

تعلیمات عربیہ

مذکورہ مسلمان

الجزء اول

کتبہ سید محمد حنفی

بمختار اہم سید محمد حنفی علیہ السلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعلیمات نبویہ

الجزء الاول

ترتیبہ
محمد کریم سلطان

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء، پبلیز کالونی فیصل آباد ٹیکس: 041-8739797
فون: 041-8730834



تعلیمات نبویہ

(الجزء الاول)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 34-8730833-041



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

تعلیمات نبویہ (الجزء الاول)	نام کتاب
محمد کریم سلطانی	تالیف
اول ۲۰۰۶ء	اشاعت
صبح نور کمپیوٹرز	کمپوزنگ
مکتبہ صبح نور	ناشر
	تعداد
	قیمت

انتساب

پیکر اخلاص

زبدۃ العارفين سلطان الاولياء عارف باللہ

حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی

-رحمۃ اللہ علیہ-

کے نام

بقول سیدی وابی زید مجرہ

جن کے فیضانِ نظر سے اُن پڑھ بھی اولیاء کرام کی صف میں داخل

ہو گئے۔ جنکے فیض و برکت سے خدام بغیر محنت و مشقت کے سلوک مجددی کے

شناور ہو گئے۔

امیدوار نظر کرم

محمد کریم سلطانی



افادات

تعلیمات نبویہ علی صاحبہا افضل الصلاة واکمل التحیہ

حضور سیدی و ابی فقیہ عصر حضرت

مفتی محمد امین صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

کے

افادات کا مجموعہ ہے

اس میں جو کمال و خوبی ہے وہ آپ کی طرف سے ہے

اور اس میں جو نقص و کجی ہے وہ میری تحریر و ترتیب میں ہے۔

محمد کریم سلطانی





إهداء

بمضور

مفسر قرآن ضیاء الامہ

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری

رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ

افسران بالا کے ہمراہ

یا

جو مشائخ کی محفل میں ہوتے

حکومتی ایوانوں میں

یا

اپنی خانقاہ یا ادارہ العلوم میں ہوتے

انکی فقیری میں کوئی فرق نہیں آتا تھا

بصد ادب پیش کندہ

محمد کریم سلطانی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ
الْفُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ!
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ!
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ!
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ!
السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مَحْبُوْبَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ!

یا رسول اللہ! یا نبی اللہ! اے میرے لہجہ آقا!

یہ آپکا ادنیٰ غلام آپ کی بارگاہ میں ایک سوغات لایا ہے اسے شرف قبولیت سے

نوازیے۔

یا رحمة للعالمین!

یہ عاجز و ناتواں آپ کے درکا منگتا آپ ہی کے خوان کرم سے پلنے والا آج آپ ہی

کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے گہرہائے تابدار لیکر حاضر خدمت ہے انہیں قبول کیجئے۔



یا امام الاولین والآخرین!

یہ بے ہنر آپ کی نگاہ کرم کا محتاج ہے آپ کی اک نظر شفقت کا طلبگار ہے۔ اے بندہ پرور آقا! آپ تو ہر ایک کو سینے سے لگاتے ہیں اس بے مایہ کو محروم نہ کیجئے۔

بس اک نظر کرم، اک نظر شفقت، اک نظر رحمت، اک نظر عنایت، بس میرے ذرہ نواز

آقا اللہ، لوجہ اللہ اک نظر پیار

آپ کے در کا ادنیٰ منگتا

بے مایہ بے ہنر

محمد کریم سلطانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَنْشَى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقَدَمِ

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّم دَائِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

أَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو مبعوث

فرمایا نبوت و رسالت کی خلعت زیبا سے سرفراز فرمایا اور آپ پر وحی کو نازل فرمایا۔

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے وحی الہی، وہ وحی متلو - قرآن کریم

ہو یا وحی غیر متلو - حدیث پاک ہو، کومن وعن اپنی امت تک پہنچا دیا۔

جو خوش نصیب قرآن و سنت پر عمل کر گیا وہ راہ نجات پا گیا اور ابدی سعادتوں سے اپنا

دامن معمور کر گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ :

خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ

”هَذِهِ سَبِيلُ اللَّهِ“

ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ : هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا وَ أَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ایک دن خط کھینچا پھر ارشاد فرمایا:

هَذِهِ سَبِيلُ اللَّهِ ! يَهْدِيكَ اللَّهُ إِلَى سَبِيلِهِ .

پھر آپ نے اس خط کے دائیں اور بائیں کئی خطوط کھینچے پھر ارشاد فرمایا:

یہ راستے ہیں ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر حضور

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

بیشک میرا یہ راستہ سیدھا راستہ ہے پس اس کی اتباع کرو اور ان دوسرے راستوں کی

اتباع نہ کرو اگر تم ان راستوں پر چلے تو یہ تمہیں صراط مستقیم سے بہت دور لے جائیں گے۔

-☆-

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا راستہ ہی نجات کا راستہ ہے۔ حضور نبی کریم

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس راستہ کو قرآن و سنت کی نورانی قندیل سے منور فرمایا ہے اس راہ

حق کا ہر گوشہ روشن و منور ہے اس نور بھرے راہ میں کسی قسم کی کمی و ابہام نہیں۔ وہ افراد سعادتوں

کے امین ٹھہرے جنہوں نے اپنی حیاتِ مستعار کے تمام لمحات اس راہِ حق میں بسر کر دیے اور کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

آئیے آج ہم بھی اس راہِ نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر چلیں جس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوا کرتا۔ آئیے قرآن و سنت کی نوری قندیل سے اپنا ظاہر و باطن منور کریں اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ارشادات کو حرفِ آخر سمجھیں۔ جس کا رشتہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے جتنا گہرا ہوگا اتنا ہی وہ فوز و فلاح سے لبریز ہوگا اور کامیابی اس کا مقدر ٹھہرے گی۔

امام زہری - رحمۃ اللہ علیہ - فرماتے ہیں:

كَانَ مَنْ مَضَى مِنْ عُلَمَائِنَا يَقُولُونَ: الْأَعْتَصَامُ بِالسُّنَّةِ نَجَاةٌ ۱

ہمارے اسلاف، علماء ربانین فرمایا کرتے تھے سنتِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر

دل و جاں سے کار بند ہونے میں نجات ہے۔

جنت اور دائمی انعامات اس کیلئے ہیں جو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے

ارشادات پر عمل کرتا ہے اور احادیث مبارکہ کا دل و جاں سے والا و شیدا ہے۔ ہاں جس نے سنت

مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو ترک کر دیا، حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی

احادیث مبارکہ کو نظر انداز کر دیا وہ اللہ تعالیٰ کے اُخروی انعامات سے محروم رہے گا اور اسے

غضبِ الہی سے کوئی بھی بچانے والا نہ ہوگا۔

(۱) مسند الدارمی (۹۷) / ۱ / ۲۳۰

سنئے!

رَأَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ يُكَبِّرُ فَقَالَ لَهُ
يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَيْعَذِبُنِي اللَّهُ عَلَى الصَّلَاةِ؟
قَالَ: لَا وَلَكِنْ يُعَذِّبُكَ اللَّهُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سعید بن المسیب - رضی اللہ عنہ - نے ایک آدمی کو صلاۃ العصر کے بعد دو رکعتیں
ادا کرتے ہوئے، اللہ کی کبریائی کرتے ہوئے دیکھا تو اس آدمی نے آپ سے عرض کی
یا ابا محمد! کیا اللہ تعالیٰ مجھے صلاۃ ادا کرنے پر عذاب دے گا تو آپ نے جواباً فرمایا: صلاۃ
ادا کرنے پر عذاب تو نہیں دے گا لیکن اللہ تعالیٰ تجھے خلاف سنت کام کرنے پر عذاب دے گا۔

-☆-

ہمارے اسلاف نے اس دین حق کو صحیح سمجھا اور اس کی صحیح ترجمانی کی اللہ تعالیٰ ایسے
اسلاف کے مزارات پر ان گنت رحمتیں نازل فرمائے۔
یاد رہے سنت مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - وہ چراغ ہے جس سے انسان کی قبر منور
ہوگی، قبر کی ظلمت نور محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے دور ہوگی۔
اللہ رب العزت ہم سب کو اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی سنت مطہرہ پر چلنے
کی سعادت ارزانی فرمائے۔

زیر نظر کتاب ”تعلیمات نبویہ“ میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ارشادات فرمودات سے براہ راست راہنمائی لی گئی ہے یہ کوشش نہیں کی گئی کہ ہم احادیث سے کیا مطلب نکال سکتے ہیں بلکہ یہ کوشش کی گئی ہے اصل فرمان رسول کیا ہے اور اس پر کیسے عمل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صدقے ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے اور سنت مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ
الْمُرْتَضَى صَاحِبِ الْوَجْهِ الْأَنْوَرِ وَالْجَبِينِ الْأَزْهَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

محمد کریم سلطانی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر کام سے پہلے





اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین دین اسلام ہے اور یہ ایک جامع اور مکمل دین ہے۔ اس دین اسلام کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہیں۔ اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے شروع کرنا چاہیے۔ جب کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے مبارک اسم سے ہوگی تو وہ کام بفضلہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچے گا اور وہ کام اللہ کے اسم کی برکات سے معمور ہوگا۔

قرآن کریم کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے کی ہے تاکہ قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے یقین کی اس دولت سے مالا مال رہیں کہ جتنا بھی عظیم الشان کام کیوں نہ ہو اس کی ابتداء اللہ کے نام سے ہو تو اس کی عظمت کو مزید چار چاند لگیں گے۔

غار حرا کی رحمت سے لبریز ساعتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر وحی الہی کا نزول ہوا۔ اس پہلی وحی میں بھی اسی چیز کی تعلیم دی گئی۔ ملاحظہ ہو

إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝

اپنے اس رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا فرمایا ہے۔

دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے امور کی ابتداء اللہ کے نام سے کیا کرتے

تھے۔

(۱) سورۃ العلق آیت نمبر ۱

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مکتوب مبارک جو ملکہ سبا کی طرف تھا اس کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے ہے۔ ملاحظہ ہو:

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَإِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ . إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلَمُوا عَلَيَّ وَأَتُونِي مُسْلِمِينَ . ۱
ملکہ سبا نے کہا:

اے سرداران قوم! میری طرف ایک عزت و کرامت والا خط پہنچایا گیا ہے۔ یہ ﴿حضرت﴾ سلیمان کی طرف سے اور وہ یہ ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلَمُوا عَلَيَّ وَأَتُونِي مُسْلِمِينَ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ تم لوگ میرے مقابلہ میں غرور و تکبر نہ کرو اور میری بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ فرمانبردار بن کر۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کشتی پر سوار ہونے لگے تو آپ نے اہل ایمان سے فرمایا اس کشتی پر سوار ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسُهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ . ۲

اللہ کے اسم مبارک سے اسکا چلنا اور اسکا لنگر انداز ہونا ہے بیشک میرا رب بہت بخشنے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

(۱) سورۃ النمل

(۲) سورہ ہود آیت ۴۱

امت کے والی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی امت کو ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرنے کی اہمیت کس احسن طریقہ سے واضح فرمائی ہے۔

ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَغْلِقْ بَابَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِي
مِصْبَاحَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ بَعُودٍ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ وَادْكُرِ اسْمَ
اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

سنن الامام احمد	رقم الحديث (١٣٣٤١)	جلد ١١	صفحہ ٢٢٥
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٣٤٣١)	جلد ٢	صفحہ ٣٦٥
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٣٤٣١)	جلد ٢	صفحہ ٢٣٢
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحديث (٣٩)	جلد ١	صفحہ ٤٩
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحديث (٦٠٥٨)	جلد ٥	صفحہ ١٢٦
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (١٢٤٢)	جلد ٢	صفحہ ٨٨
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
عمل الیوم الیلۃ (النسائی)	رقم الحديث (٤٢٦)		صفحہ ٢٢٤
صحیح البخاری (مختصر)	رقم الحديث (٣٣٠٢)	جلد ٢	صفحہ ١٠١٦
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٠١٢)	جلد ١٣	صفحہ ١٥٢



ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے گھر کا دروازہ بند کرو تو عزت و جلال والے اللہ تعالیٰ کا نام لو کیونکہ شیطان اس دروازہ کو نہیں کھول سکتا۔ جسے اللہ کا نام لے کر بند کیا گیا ہو۔

اپنا چراغ بجھاؤ تو اللہ کا نام ذکر کرو۔

اپنے برتن کو ڈھانپ لو اگرچہ لکڑی ہی اس کے دہانے پر دے دو تو اللہ کا نام ذکر کرو۔

اور اپنے پانی والے مشکیزے کا منہ بند کرو تو اللہ کا نام ذکر کرو۔

-☆-

امام بخاری - رحمۃ اللہ علیہ - کی روایت کردہ حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ. أَوْ: كَانَ جَنْحُ اللَّيْلِ. فَكُفُّوا صَبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنْ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَائَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِيَّاكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضُ عَلَيْهِ شَيْئًا.

صحیح البخاری	رقم حدیث (۳۲۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۱۲)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۵۴
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۳۰۵۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۹۰
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۱۶

ترجمة الحديث:

جب رات آجائے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پس جب عشاء کی بھی ایک ساعت گزر جائے تو انکی نگرانی چھوڑ دو اور انہیں سلا دو۔

اپنا دروازہ بند کرو تو اللہ کا نام لیکر۔
 اپنا چراغ بجھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر۔
 اپنے مشکیزے کا منہ بند کرو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر۔
 اپنے برتن کو ڈھانپو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر۔
 اگر برتن کا سرپوش نہ ملے تو کوئی اور چیز اوپر رکھ کر ڈھانپ دو۔

-☆-

اسی سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مزید ارشادات گرامی ملاحظہ ہوں:
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى أَوَّلَهُ، فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۶۴)	جلد ۴	صفحہ ۹



صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۶۵۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۲۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۶۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۶۰۸)	جلد ۷	صفحہ ۴۵۱
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۹۶۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۴
سنن الدارمی		جلد ۲	صفحہ ۹۴
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۱۰۸
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الا سناد ولم یخرجاه۔		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۰۸
قال الذہبی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۵۶۶)		صفحہ ۲۱۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۹۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۵
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۷۱۵۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۷۸
قال حسین سلیم اسد:	اشادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۲۱۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۳
عمل الیوم والیلۃ (النسائی)	رقم الحدیث (۲۸۱)		صفحہ ۲۶۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۹۸۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۴۳
المطالب العالیہ	رقم الحدیث (۲۳۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۰

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر شروع کرے۔

اگر وہ کھانے کی ابتداء میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ ﴿جب اسے یاد آئے تو﴾ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ۔
اللہ کا نام اس کھانے کے اول و آخر میں لیتا ہوں۔

-☆-

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لِأَصْحَابِهِ: لَأَمْبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ، فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ. (١٣)

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۱۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۶۰
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۷۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر - رضی اللہ عنہ - روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی اپنے گھر داخل ہو۔ پس داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لے اور کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے:

اس گھر میں تمہارے لیے رات رہنے کی کوئی جگہ نہیں اور نہ ہی اس گھر سے تمہیں کھانا ملے گا۔ اور جب آدمی گھر داخل ہو پس داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کی جگہ مل گئی۔

اور جب آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہ لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا کھانے کا موقع بھی مل گیا۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۴۱۶۱)	جلد ۲	صفحة ۱۲۱۰
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۸۸۷)	جلد ۴	صفحة ۳۳۳
قال محمود محمد محمود:	حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۱۴۹)	جلد ۳	صفحة ۲۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۲۷۹۷)	جلد ۲	صفحة ۳۱۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۱۱۶۰۷)	جلد ۷	صفحة ۴۵۱
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحديث (۵۸۲۹)	جلد ۵	صفحة ۷۳
الدر المنثور		جلد ۵	صفحة ۵۹
الادب المفرد	رقم الحديث (۱۰۹۶)		صفحة ۲۸۲

ان احادیث مبارکہ میں غور کیجئے: کام شروع کرنے سے پہلے اللہ کا نام لینا کتنا محمود ہے

۱۔ کام سراپا خیر و برکت ہوگا۔

۲۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد پر عمل ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔

۳۔ اللہ کا نام لینے والے کے نزدیک شیطان نہیں آتا اور نہ اس کے کھانے میں شریک ہوتا ہے۔ اور یہ بدیہی بات ہے جو فرد بشر شیطان سے دور ہے وہ رحمان جل جلالہ سے نزدیک ہے۔ جس گھر میں شیطان نہ ہو اس گھر میں رحمن و رحیم اللہ کے سراپا برکات فرشتے ہوتے ہیں۔

اس لیے ہمیں چاہئے ہر کام شروع کرنے سے پہلے کہہ دیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایمان باللہ





عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ "عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ،
 إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ "شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ وَشَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ
 السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ" ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ . قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! أَخْبِرْنِي
 عَنِ الْإِسْلَامِ . قَالَ : الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ
 سَبِيلًا . قَالَ :

صَدَقْتَ . فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ . قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ : أَنْ
 تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ
 وَشَرِّهِ . قَالَ : صَدَقْتَ قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ . قَالَ : أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ
 تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ . قَالَ :

فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ . قَالَ :
 فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ : أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ

رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرَ! أَتَدْرِي مَنْ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ - أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (۴۴۹۹)	جلد ۴	صفحة ۱۷۹۳
	(عن ابی هريرة)		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲)	جلد ۱	صفحة ۹
صحیح مسلم	رقم الحديث (۸)	جلد ۱	صفحة ۶۳
مصانح السنن	رقم الحديث (۱)	جلد ۱	صفحة ۱۱۲
قال المحقق:	متفق عليه		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحة ۳۹۰
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط الشيخین		
سنن ابی داود	رقم الحديث (۴۶۹۵)	جلد ۲	صفحة ۶۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۴۶۹۵)	جلد ۳	صفحة ۱۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه (۱)	رقم الحديث (۶۳)	جلد ۱	صفحة ۶۰
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
سنن ابن ماجه (۲)	رقم الحديث (۶۳)	جلد ۱	صفحة ۸۷
قال بشار عواد معروف:	اسناده صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۵۳)	جلد ۱	صفحة ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (۲۵۰۴)	جلد ۴	صفحة ۱۲۷ (مختصراً)

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں ایک دن ہم حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے۔ اچانک ایک آدمی نمودار

ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۸	صفحہ ۹۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنہ للبعوی	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۸
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۰۴۷۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۴



ہوا۔ جس کا لباس نہایت سفید اور بال شدید سیاہ تھے اور اس پر سفر کا کوئی اثر دکھائی نہ دیتا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی خدمت اقدس میں دوزانو ہو کر یوں بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے گھٹنے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھ دیئے اور عرض کی اے سراپا حمد و خوبی! مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟

حضور نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ

- ۱- تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے رسول ہیں۔
- ۲- اور تو نماز اپنے پورے حقوق کے ساتھ ادا کرے۔
- ۳- اور تو زکوٰۃ ادا کرے۔
- ۴- اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔
- ۵- اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھے حج کی استطاعت ہو۔

اس اچانک نمودار ہونے والے آدمی نے آپ کا جواب سن کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - (جو یہ حدیث بیان کرنے والے ہیں) نے فرمایا ہم اس آدمی پر بڑے متعجب ہوئے کہ یہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی سوال کے جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نودارد نے عرض کی: مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے جواباً ارشاد فرمایا: تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، یوم آخر یعنی قیامت پر اور ہر خیر و شر کی تقدیر پر (یعنی ان تمام کو

حق اور سچ جانو اور مانو) یہ جواب سن کر اس نے پھر کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ اس نے پھر عرض کی: مجھے بتائیے احسان کیا ہے؟ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسے حال میں عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے دیکھ نہ سکے تو کم از کم اس حال میں عبادت کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی مجھے بتائیے قیامت کب آئے گی؟ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: ”مَسْئُولٌ عَنْهَا“ سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں اس نے عرض کی مجھے بتائیے قیامت کی نشانیاں کون کون سی ہیں؟ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: (ایک نشانی تو یہ ہے کہ) لونڈی، خادمہ اپنی مالکہ، آقا کو جنے گی۔ (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تو دیکھے جن کے پاؤں میں جوتا نہیں جن کے جسموں پر کپڑا نہیں، تہی دست اور بکریوں کو چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھ جائیں گے۔ راوی حدیث حضرت عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا: پھر وہ نوواردان سوالات کے جوابات پا کر چلا گیا اور میں اس کے بعد کچھ دیر مزید بارگاہ مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں حاضر رہا۔ پھر حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تمہیں علم ہے سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل امین تھے تمہارے پاس اس لئے آئے تھے کہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔

-☆-

دین تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع سے قبل حضور رحمۃ للعالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خلوت سے نکل کر جلوت میں تشریف فرما ہیں۔ اپنے دیدار

حق اور سچ جانو اور مانو) یہ جواب سن کر اس نے پھر کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ اس نے پھر عرض کی: مجھے بتائیے احسان کیا ہے؟ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی ایسے حال میں عبادت کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے دیکھ نہ سکے تو کم از کم اس حال میں عبادت کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی مجھے بتائیے قیامت کب آئے گی؟ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: ”مَسْئُولٌ عَنْهَا“ سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں اس نے عرض کی مجھے بتائیے قیامت کی نشانیاں کون کون سی ہیں؟ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: (ایک نشانی تو یہ ہے کہ) لونڈی، خادمہ اپنی مالکہ، آقا کو جنے گی۔ (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تو دیکھے جن کے پاؤں میں جوتا نہیں جن کے جسموں پر کپڑا نہیں، تہی دست اور بکریوں کو چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھ جائیں گے۔ راوی حدیث حضرت عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا: پھر وہ نوواردان سوالات کے جوابات پا کر چلا گیا اور میں اس کے بعد کچھ دیر مزید بارگاہ مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں حاضر رہا۔ پھر حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تمہیں علم ہے سائل کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل امین تھے تمہارے پاس اس لئے آئے تھے کہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔

-☆-

دین تکمیل کے مراحل میں ہے۔ ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع سے قبل حضور رحمۃ للعالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خلوت سے نکل کر جلوت میں تشریف فرما ہیں۔ اپنے دیدار



سے عالم کو سیراب فرما رہے ہیں۔

نوریوں کے سردار، سید الملائکہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانی صورت میں بارگاہ اقدس میں حاضری دیتے ہیں۔ آپکی حاضری کا منظر امیر المؤمنین حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - کی زبانی سماعت فرمائیے:

اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ

اچانک ایک آدمی ہم پر طلوع ہوا۔

بارگاہ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حاضری تھی۔ آج نوریوں کا سردار عیاناً حاضری کیلئے آیا تھا۔ اسے جو خوشی اور کیف نصیب ہوا ہوگا وہ اس کے چہرے سے ظاہر تھا ملاقات کی مسرت نے اسے چاند سے بڑھ کر حسین بنا دیا تھا۔ وہ آیا بھی یوں تھا جیسے بدلی سے چاند نکلا ہو۔

شَدِيدٌ بِيَاضِ الثِّيَابِ وَشَدِيدٌ سَوَادِ الشَّعْرِ

اس کے کپڑے انتہائی سفید اور اس کے بال بہت سیاہ تھے۔

حضور فداہ ابی وامی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو سفید لباس بہت پسند تھا آج آپ کی خوشی حاصل کرنے کیلئے وہ سفید لباس زیب تن کر کے آیا تھا۔

اس کے بالوں کی رنگت اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بڑے اہتمام سے حاضر ہوا ہے۔

واقعی کسی استاد و مرشد، رہبر و رہنما کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہو تو اپنے باطن کے ساتھ

اپنے ظاہر کو بھی آراستہ کر کے حاضر ہونا چاہیے۔ جو بھی اسے دیکھتا جائے اس کی نفاست اور خوش

ذوقی کو داد دئیے بغیر نہ رہ سکے۔

لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ

اس پر آثار سفر نظر نہ آتے تھے۔

گرد و غبار اور تھکاوٹ سفر کے لوازمات سے ہے۔ سفر سے انسان کا لباس اور اسکے گیسو گرد آلود ہو جاتے ہیں اور اس کا جسم تھکاوٹ سے نڈھال ہو جاتا ہے لیکن مدینہ منورہ کے سفر میں، زیارۃ النبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تڑپ سے روح انسانی اور اجلی ہو جاتی ہے۔ روح کی توانائی اور حسن قابل دید ہوا کرتا ہے۔ خاک مدینہ کو سرمہ بنانے والے کی روح انوارِ ربانیہ سے غسل کر رہی ہوتی ہے۔ سید الملائکہ حضور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ سراپا روح تھے اس لئے آپ مزید اجلے نکھرے اور دلکش نظر آ رہے تھے۔

نور سے بنا ہوا وجود کبھی کبھی خاکی لباس پہن لیتا ہے پھر وہ اس مناسبت سے انہیں لوازمات کا اہتمام کرتا ہے جو ایک انسان کیلئے ضروری ہیں۔ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ انسانی صورت میں آئے تھے اس لئے انسانوں والا لباس پہن کر آئے تھے ورنہ اس نور کو اس لباس کی ضرورت نہیں۔ اگر جبریل امین انسانی صورت میں حاضری دے سکتے ہیں تو جبریل امین کا مخدوم و سردار اگر انسانیت کو شرف بخشنے کیلئے اس روپ میں تشریف لائے تو حیرانگی کی کون سی بات ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں بیٹھ گئے۔ آپ کا بیٹھنا انتہائی ادب سے تھا۔ آپ دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے۔

فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ

واقعی سائل اور طالب کو اپنے مقتدا کی بارگاہ میں دوزانو ہو کر بیٹھنا چاہئے۔

جبریل امین علیہ السلام نے اپنے گھٹنے نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے۔ بھری محفل میں گھٹنے سے گھٹنا مل گیا۔ اب مخدوم کے جسم سے خادم کا جسم مس کر گیا اس لمحے مخدوم نے خادم کو کیا فیض دیا ہوگا یہ مخدوم اور خادم جانے بہر حال یہ موقع بڑا نادر موقع تھا۔

ایک مرتبہ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم مجددی - رحمۃ اللہ علیہ - چچیاں شریف کی ایک مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی۔ آپ کی بارگاہ میں اس وقت ایک مولانا صاحب تھے۔ آپ انہیں کتاب دکھا رہے تھے لیکن کتاب آپ کے اپنے ہاتھ مبارک میں تھی۔ مولانا صاحب قریب ہوتے گئے یہاں تک کہ مولانا صاحب کے جسم کا کوئی حصہ حضور خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جسم مبارک کے کسی حصہ سے مس کر گیا غالب گمان ہے وہ مولانا صاحب کا گھٹنا ہوگا جو حضور کے گھٹنے سے مس کر گیا۔ بھری محفل نے یہ منظر دیکھا اور سنا کہ مولانا صاحب کے جسم کا وہ حصہ جو حضور کے جسم سے مس کر گیا تھا اس سے اللہ کی آواز آنا شروع ہوگئی۔

حضرت خواجہ محمد سلطان عالم مجددی - رحمۃ اللہ علیہ - کی بارگاہ میں ایک عام مولانا صاحب تھے جسے جسم سے جسم مس ہونے سے آپ نے ان کے جسم کو ڈاکر بنا دیا۔ زیر نظر حدیث پاک میں مسند پر حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جلوہ گر ہیں اور حاضری دینے والے نوریوں کے سردار حضرت جبریل امین ہیں اب جسم مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے جسم جبریل علیہ السلام مس ہوا تو یہاں نبیوں کے سردار - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرشتوں کے سردار کو کیا کچھ نہ دیا ہوگا۔

پھر حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں بس نہ کی بلکہ ایک مرحلہ اور طے کیا
فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ

جبریل امین نے اپنے دونوں ہاتھ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی دونوں رانوں
مبارک پر رکھ دیئے۔ جیسے آج بھی کوئی سائل لینے پر آجائے تو سخی کے گھٹنوں کو پکڑ لیتا
ہے۔ حضور جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ معلوم تعلیم دین کے پردے میں کیا لینے آئے تھے
انہیں معلوم تھا

یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

اس حدیث مبارک میں حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے حضرت
جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم امت کے لئے پانچ سوال کیئے اور حضور - صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - نے ان پانچ سوالوں کے جوابات مرحمت فرمائے۔

یہ سوالات بہت ہی اہم اور بنیادی نوعیت کے ہیں اور حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - کے جوابات مبارک میں اتنی جامعیت اور افادیت ہے کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم - نے پورے دین کا خلاصہ اور نچوڑ ذکر فرما دیا۔

اس حدیث پاک میں ہمارے دین کا جوہر پوری آب و تاب کے ساتھ ذکر کر دیا گیا
ہے اس لئے ہمارے اسلاف نے اس حدیث جبریل کو ”اُمُّ السُّنَّةِ“ کے نام سے موسوم فرمایا
ہے۔

قرآن کریم کے تمام مضامین کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں ہے اس لئے سورہ فاتحہ کو اُمُّ الْكِتَابِ
کہتے ہیں بعینہ تمام مضامین احادیث کا خلاصہ اس حدیث جبریل میں ہے اس لئے اس کو ”اُمُّ“



السُّنَّةُ“ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔

یہ سوالات کرنے والے چونکہ حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اسی مناسبت

سے اس حدیث پاک کو ”حدیث جبریل“ بھی کہا جاتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے پوچھے جانے والے پانچ سوالات یہ

ہیں:

- ۱۔ اسلام کیا ہے؟
- ۲۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟
- ۳۔ احسان کی تعریف کیا ہے؟
- ۴۔ قیامت کب آئے گی؟
- ۵۔ قیامت کی نشانیاں کون کون سی ہیں؟



قَالَ (جَبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ)
فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ
قَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)
أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ
خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: تو ایمان لائے اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یوم آخر (قیامت کے دن) پر اور تو ایمان لائے اچھی اور بری تقدیر پر۔

-☆-

اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے چھ چیزوں پر ایمان لانے کا ذکر فرمایا ہے۔



- ۱۔ اللہ پر ایمان
- ۲۔ فرشتوں پر ایمان
- ۳۔ نازل شدہ کتابوں پر ایمان
- ۴۔ رسولوں پر ایمان
- ۵۔ قیامت کے دن پر ایمان
- ۶۔ تقدیر پر ایمان

سورۃ البقرہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ "أَمِنَ بِاللَّهِ وَ
مَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ. ۱

ترجمہ:

ایمان لائے رسول کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس کتاب پر جو نازل کی گئی آپ پر
آپ کے رب کی جانب سے اور مومن (بھی ایمان لائے اس کتاب پر) یہ سب ایمان لائے
اللہ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر۔

یہاں اللہ رب العزت نے چار چیزوں پر ایمان کا ذکر فرمایا۔
قیامت پر ایمان، قرآن کریم میں اس کا ذکر متعدد مقامات پر ہے۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ "لَا رَيْبَ فِيهَا. ۲

ترجمہ:

بیشک قیامت آنے والی ہے اور اس کے وقوع میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔
تقدیر کا بھی قرآن کریم میں بالصراحت ذکر کر دیا گیا ہے۔

(۱) البقرہ آیت - ۲۸۵

(۲) الانعام آیت - ۱۲۶



فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ
صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

الْإِسْلَامُ عِلَانِيَةٌ وَالْإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ قَالَ ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا هُنَا.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں کہ

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - فرمایا کرتے تھے:

اسلام علانیہ ہے یعنی ظاہری اعمال کا نام اسلام ہے اور ایمان دل میں ہے یعنی اعتقاد کا

نام ایمان ہے۔ پھر آپ اپنے سینے مبارک کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرماتے پھر فرماتے تقویٰ
اس جگہ ہے۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
المطالب العالیہ	رقم الحدیث (۲۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۵
الدر المنثور		جلد ۶	صفحہ ۱۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۳۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۷ (مختصراً)
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳

اسلام اعمال ظاہرہ کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور تصدیق قلبی کا دوسرے احباب کو اس وقت پتہ ملے گا جب وہ زبان سے اقرار کرے گا۔ گویا ایمان اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے۔ اعمال صالحہ تو ان سے ایمان میں طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ قوت ہے جس کے باعث ایک صالح و مطیع، غیر صالح اور غیر مطیع سے ممتاز ہوتا ہے۔ کیا ایمان ان چھ تک محدود ہے یا اس کے علاوہ بھی ایسی چیزیں ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔

عارف باللہ حضور قاضی ثناء اللہ پانی پتی - رحمۃ اللہ علیہ - لکھتے ہیں:

الْإِيْمَانُ فِي الشَّرْعِ التَّصْدِيقُ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ جَمِيعًا بِمَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعِلْمٌ قَطْعًا.

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جو کچھ لے کر تشریف لائے ان سب پر دل و زبان سے تصدیق کرنا بشرطیکہ ان چیزوں کا ثبوت نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے قطعی و یقینی ہو ایمان شرعی کہلاتا ہے۔

الحاصل ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید الانبیاء رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جو کچھ لے کر تشریف لائے اسے سچا جاننا اور سچا ماننا ایمان کہلاتا ہے۔

ایمان باللہ:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝۱

ترجمہ:

اے حبیب! فرما دیجئے وہ اللہ یکتا ہے۔ اللہ صمد ہے۔ نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی

کا بیٹا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔

اللہ یکتا ہے:

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ
كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَّاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِينَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لآيَاتٍ
لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

ترجمہ:

اور تمہارا الہ ایک الہ ہے۔ نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے۔ وہ سب سے بڑا رحم فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں رات اور دن کے اختلاف میں اور وہ بحری جہاز جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں اٹھائے جو نفع پہنچاتی ہیں لوگوں کو اور جو نازل فرمایا اللہ نے آسمان سے پانی پھر زندہ کیا اس پانی کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور پھیلا دیئے اس زمین میں ہر طرح کے جانور اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اور آسمان و زمین کے درمیان پابند حکم بادل میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

-☆-

فَالِهٰكُم اِلٰهٌ وَّ اٰحِدٌ ۚ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ . ۱

ترجمہ:

پس تمہارا الہ ایک الہ ہے تو اسی کا حکم مانو اور (اے حبیب) بشارت دیجئے انکساری کرنے والوں کو۔

وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِيْ اَنْزَلَ اِلَيْنَا وَاَنْزَلَ اِلَيْكُمْ وَاِلَيْنَا وَاِلَيْكُمْ وَاٰحِدٌ ۚ وَنَحْنُ

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ . ۲

ترجمہ:

اور کہہ دیجئے ہم ایمان لائے ہیں اس قرآن پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور ان کتابوں پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی اور ہمارا الہ (معبود) اور تمہارا الہ (معبود) ایک ہے اور ہم اس کے ہر حکم پر سر جھکانے والے ہیں۔

وَالصَّفَاتِ صَفًّا فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا فَالتَّلِيَّتِ ذِكْرًا . اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَ اٰحِدٌ ۚ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَاَلْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيْنًا السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ

نِ الْكَوٰكِبِ . ۳

ترجمہ:

قسم ہے بارگاہ الہی میں صف بستہ کھڑے ہونے والے فرشتوں کی اور قسم ہے ان باجبروت فرشتوں کی جو حکم الہی نافذ کرنے میں زجر سے کام لیتے ہیں اور قسم ہے ان فرشتوں کی

(۱) سورۃ العنکبوت آیت - ۴۶

(۲) سورۃ الضفت آیت - ۶۳۱

(۳) سورۃ ص آیت - ۶۶

جو تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتے ہیں بیشک تمہارا الہ واحد ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسکا اور رب ہے مشارق کا بیشک ہم نے آراستہ کیا ہے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے۔

-☆-

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ وَمَا مِنُّ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ. ۱

ترجمہ:

(اے حبیب!) فرما دیجئے میں تو عذاب الہی سے خبردار کرنے والا ہوں کوئی الہ نہیں سوائے اللہ کے جو واحد اور قہار ہے رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کا (بھی) رب ہے وہ عزت والا اور بہت بڑا مغفرت فرمانے والا۔

-☆-

وَمَا أَمْرُهُمْ إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا إِلَهًا لَا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ. ۲

ترجمہ:

اور انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ وہ عبادت کریں الہ واحد کی۔ کوئی الہ نہیں مگر وہی (اللہ) ہے پاک ہے وہ اس سے جسے وہ (بدبخت) اس کا شریک بناتے ہیں۔

-☆-

(۱) سورۃ التوبہ آیت - ۳۱

(۲) سورۃ ص آیت - ۶۵/۶۶



اسی اللہ وحدہ لا شریک نے ایک سے زائد الہ کی ایک اور انداز میں نفی فرمادی ملاحظہ ہو:

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ إِلَّا مَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۚ

ترجمہ:

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نہ بناؤ دو الہ وہی الہ واحد ہے پس مجھ ہی سے ڈرو۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثٌ ثَلَاثَةٌ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ

يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ

ترجمہ:

یقیناً کفر کے مرتکب ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں تیسرا ہے نہیں ہے کوئی الہ

مگر اللہ جو واحد ہے اور اگر وہ باز نہ آئے اس شریک قول سے جو وہ کہہ رہے ہیں تو یقیناً پہنچے گا ان

میں سے انہیں جنہوں نے کفر کیا دردناک عذاب۔

وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انْتَهُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ

ترجمہ:

اور نہ کہو تین الہ ہیں۔ ایسا کہنے سے باز آ جاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ یقیناً اللہ الہ

واحد ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ النحل آیت-۵۱

(۲) سورۃ المائدہ آیت-۷۳

(۳) سورۃ النساء آیت-۱۷۱

قرآن کریم میں سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا تذکرہ ہے اس میں حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اپنے جیل کے ساتھیوں سے فرما رہے ہیں:

يُصَاحِبِي السِّجْنِ أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ "أَمْ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ" سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَائِكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ
سُلْطَانٍ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ .۱

ترجمہ:

اے میرے جیل کے دونوں ساتھیو! (بتاؤ) کیا بہت سے جدا جدا رب بہتر ہیں یا اللہ جو واحد ہے اور قہار ہے۔

تم عبادت نہیں کرتے اس اللہ کے علاوہ (معبودان باطل کی) مگر انکی کوئی حقیقت نہیں وہ تو چند نام ہیں جو نام رکھے ہیں تم نے اور تمہارے اجداد نے نہیں نازل فرمایا اللہ نے اس کیلئے کسی دستاویز کو نہیں ہے حکم مگر اللہ کا اور اسی نے حکم دیا ہے کہ تم عبادت نہ کرو مگر اسی ایک اللہ کی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

-☆-

روز قیامت فرمان الہی ہوگا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ .

ترجمہ:

آج کس کی حکمرانی ہے؟ آج اللہ کی حکمرانی ہے جو واحد اور قہار ہے۔



اللہ صمد ہے:

صمد کا معنی ہے الصَّمَدُ : الْمَقْصُودُ لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ ۱۔

صمد اس ذات کو کہتے ہیں کہ قضائے حاجات کیلئے جس کا قصد کیا جائے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

الصَّمَدُ : هُوَ الَّذِي يُصَمَدُ إِلَيْهِ فِي الْحَوَائِجِ وَيُقَصَدُ إِلَيْهِ فِي الرَّغَائِبِ ۲۔

صمد اس ذات کو کہتے ہیں کہ قضائے حاجات کیلئے جس کی بارگاہ کا قصد کیا جائے اور

انعامات کے حصول کیلئے جس کی درگاہ پر حاضری دی جائے۔

علامہ سید عبدالعزیز الدربینی لکھتے ہیں:

الصَّمَدُ : هُوَ السَّيِّدُ الْغَنِيُّ الَّذِي يَقْصِدُهُ كُلُّ أَحَدٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْتَاJ إِلَى أَحَدٍ ۳۔

صمد اس غنی آقا کو کہتے ہیں کہ جو ہر ایک کا مقصود ہو لیکن وہ خود کسی کا محتاج نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں:

الصَّمَدُ : الَّذِي يَحْتَاJ إِلَيْهِ كُلُّ أَحَدٍ وَهُوَ مُسْتَغْنٍ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ ۴۔

صمد اس ذات کو کہتے ہیں کل کائنات اس کی محتاج ہو اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں لیکن ساری کائنات اس کی محتاج ہے۔

(۱) المعجم الوسيط (جلد اول صفحہ ۵۲۳)

(۲) المقصد الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنى / مطبعة محمد علی صبیح مصر، صفحہ ۱۴۴

(۳) المقصد الاسنی صفحہ ۱۶ (سید عبدالعزیز دربنی)

(۴) لَوَامِعُ الْبَيِّنَاتِ / فخر الدین محمد بن عمر الرازی، مکتبہ العلیات الازعیہ قاہرہ ۱۹۷۶ء صفحہ ۳۱۷

عالم ملک و ملکوت، دنیا و آخرت سب اللہ کے محتاج ہیں۔ تمام عالم اپنی تخلیق میں اپنی بقا میں اپنی نشوونما میں اسی وحدہ لا شریک کے محتاج ہیں۔

ساری کائنات کو وجود اللہ نے دیا، کائنات کی دیکھ بھال اللہ فرما رہا ہے۔ اس کا کل انتظام دست قدرت میں ہے۔ وہ جو چاہے جب چاہے جیسا چاہے کرنے پر قادر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ
بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

ترجمہ:

اے لوگو! عبادت کرو اپنے اس رب کی جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور ان لوگوں کو بھی پیدا فرمایا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

وہی جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو بناء اور نازل فرمایا آسمان سے پانی اور نکالا اس پانی کے ذریعے پھل جو تمہارے لئے رزق ہیں پس نہ بناؤ اللہ کیلئے شریک حالانکہ تم جانتے ہو (کہ وہ شریک بننے کے اہل نہیں)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ
مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَالِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ

(۱) سورۃ البقرہ آیت - ۲۱/۲۲

(۲) سورۃ الروم آیت - ۴۰



ترجمہ:

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تمہیں رزق عطا فرمایا پھر تمہیں موت سے ہمکنار کرے گا۔ تمہیں زندہ کرے گا کیا وہ تمہارے معبودان باطل جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکتا ہو۔ پاک ہے اللہ ہر عیب سے اور بلند و بالا ہے ان سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

-☆-

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَاراً وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَاراً أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقاً وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوراً وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجاً

ترجمہ:

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے عظمت و جلال کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ اس نے تمہیں کئی مرحلوں سے گزار کر پیدا فرمایا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے پیدا فرمایا ہے سات آسمانوں کو تہ بہ تہ اور بنایا ہے چاند کو ان میں نور اور بنایا ہے ان میں سورج کو روشن چراغ۔

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى. ۲

ترجمہ:

اس زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

(۱) سورۃ طہ آیت-۵۵

(۲) سورۃ نوح آیت-۱۳/۱۶

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ وَإِذَا مَرَضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۗ

ترجمہ:

وہی اللہ نے جس نے مجھے پیدا فرمایا پھر وہ ہر لمحہ میرا ہادی ہے وہی جو مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ وہی ہے جو مجھے موت دے گا پھر زندہ فرمائے گا۔

-☆-

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إناثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ ذَكَرًا يَزُوجُهُمْ ذُكْرًا وَاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۚ

ترجمہ:

اللہ ہی کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین ہے جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ملا جلا کر دیتا ہے انہیں بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے بیشک وہ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

-☆-

(۱) سورة الشعراء آیت - ۸۱ تا ۸۸

(۲) سورة الثوري آیت - ۴۹/۵۰



إِنَّا خَلَقْنَا كُلَّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدٌ كَلِمَحٍ بِالْبَصْرِ ۱

ترجمہ:

ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا فرمایا ہے اور ہمارا حکم یکبارگی ہوتا ہے آنکھ جھپکتے نافذ ہوتا ہے۔

-☆-

اللہ حی و قیوم ہے:

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۲

ترجمہ:

اللہ کوئی الہ نہیں سوائے اس کے وہ حی ہے وہ قیوم ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بغیر اسکی اجازت کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے اور وہ احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کے ساتھ اسکے علم کا مگر جتنا وہ چاہے وسیع ہے اسکی کرسی آسمانوں اور زمین سے اور نہیں تھکتی اسے زمین و آسمان کی حفاظت وہی سب سے بلند اور سب سے عظمت والا ہے۔

(۱) سورۃ العصر آیت - ۲۹/۵۰

(۲) سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵ آیت الکرسی

اللہ حی ہے۔ حی کا معنی زندہ ہے وہ ایسی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اس کے وجود کو فنا نہیں۔

اللہ قیوم ہے کل عالم کا قیام ذات باری تعالیٰ کی وجہ سے ہے۔ کل عالم اللہ کا محتاج ہے۔ اُونگھ اور نیند سے پاک ہے جسے اُونگھ آئے یا سو جائے وہ اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے اللہ نہیں، اللہ کی ذات ایسے عوارض سے پاک اور منزہ ہے۔

المَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. ۱

ترجمہ:

الف، لام، میم، نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے وہ زندہ ہے اور سب کو زندہ رکھنے والا ہے۔

-☆-

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. ۲

ترجمہ:

اللہ وہی ہے جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو قرار گاہ اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں پس تمہاری صورتوں کو حسین تر بنا دیا ہے اور طیبات سے تمہیں رزق عطا فرمایا۔ سن لو! وہ اللہ تمہارا رب ہے بڑی برکت والا ہے اللہ سب جہانوں کا پالنے والا ہے وہ

(۱) سورۃ آل عمران آیت - ۲/۱

(۲) سورۃ المؤمن آیت ۶۳/۶۵



حی ہے (ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا) نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے پس عبادت کرو اسی کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۗ

ترجمہ:

اور توکل کیجئے اسی حی پر جسے موت نہیں آنی اور اس کی حمد سے اسکی تسبیح کیجئے۔

-☆-

جب کچھ بھی نہ تھا اللہ تھا اور جب زمین و آسمان فنا ہو جائیں گے پھر بھی اللہ ہوگا۔ اللہ دائمی ہے اس کی ذات کو فنا نہیں وہ باقی ہے ازل سے ہے ابد تک ہے بلکہ ازل و ابد اسکی ذات کے سامنے نقطہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔

اللہ علیم ہے:

اللہ تعالیٰ علیم ہے اسکا علم لامتناہی ہے اللہ عالم بالا و پست کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ کائنات کا کوئی ذرہ کوئی قطرہ ایسا نہیں جس کا علم علیم و خبیر کو نہ ہو۔

انسان کا علم ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اس کے علم کی کمند نظام شمسی سے باہر جا رہی ہے۔ یہ اجرام فلکی تو اس کے علم کی زد میں ہیں لیکن اس کے باوجود انسان کے علم کا اللہ تعالیٰ کے علم سے موازنہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام حضرت خضر علیہ السلام کے پاس پہنچے اور فرمایا:

(۱) سورۃ الفرقان آیت-۵۸

جئتُ لتُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ أَنَّ التَّوْرَةَ بِيَدَيْكَ
وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا
لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَآخَذَ طَائِرٌ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا عَلِمِي
وَعِلْمُكَ فِي جَنْبِ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ.

ترجمة الحديث:

میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں جو رشد و ہدایت کا علم آپ کو مرحمت فرمایا گیا ہے
اس میں سے مجھے بھی تعلیم دیجئے۔

حضرت خضر - علیہ السلام - نے فرمایا:

(اے موسیٰ) کیا آپ کیلئے کافی نہیں کہ توراہ شریف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ
کے پاس موجود ہے اور اللہ کی طرف سے وحی آپ کے پاس آتی ہے۔
اے موسیٰ! میرے پاس ایسا علم بھی ہے جو آپ کیلئے مناسب نہیں اور آپ کے پاس
بھی علم ہے جو میرے لئے مناسب نہیں۔

پس اس دوران ایک پرندہ نے اپنی چونچ سے سمندر کا کچھ پانی لیا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: (اے موسیٰ) میرے علم اور تمہارے علم کی اللہ کے علم
سے ایسی نسبت ہے جیسے اس پرندے نے اپنی چونچ سے جو پانی لیا اس کی نسبت سمندر سے ہے۔

سبحان اللہ موسیٰ و خضر کے علم کی نسبت علم الہی سے کیسی ٹھہری۔ ان دونوں بزرگوں کے علم تک رسائی کے نصیب ہے جب ان کا علم ایک سمندر معلوم ہوتا ہے۔ تو اللہ علیم وخبیر کے علم کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۱

ترجمہ:

اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-☆-

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۲

ترجمہ:

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ ہی تمہیں تعلیم عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-☆-

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ:

اللہ نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور وہی ہر چیز کے علم والا ہے۔

-☆-

(۱) سورۃ البقرہ آیت-۲۳۱

(۲) سورۃ البقرہ آیت-۲۸۲

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ترجمہ:

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کرتا ہے۔
بیشک وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

-☆-

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

ترجمہ:

اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَسْرُونَ وَ مَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ اللہ سینوں کے بھیدوں کا علم رکھتا ہے۔

-☆-

فَيَنْبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

ترجمہ:

پس اللہ تعالیٰ بیان فرمائے گا تمہیں جو کچھ تم کیا کرتے تھے بیشک وہ سینوں کے بھیدوں کا علم رکھتا ہے۔

(۱) سورۃ الحجرات آیت-۱۶

(۲) سورۃ ہود آیت-۵



ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۱

ترجمہ:

پھر اللہ انہیں بتائے گا قیامت کے دن جو وہ دنیا میں عمل کرتے ہیں بیشک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝۲

ترجمہ:

کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے باطن اور انکی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور بیشک اللہ علام الغیوب ہے۔

-☆-

ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۳

ترجمہ:

پھر تمہیں لوٹایا جائے گا عالم الغیب والشہادۃ کی طرف پس وہ تمہیں بتائے گا جو تم عمل کیا کرتے تھے۔

-☆-

(۱) سورۃ مزمر آیت - ۷

(۲) سورۃ المجادلہ آیت - ۷

(۳) سورۃ الجمعہ آیت - ۸

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الرَّحْمَنُ

الرَّحِيمُ.

ترجمہ:

وہ اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے اور وہ رحمان ورحیم

ہے۔

اللہ علیم ہے اسکے علم کی وسعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جو کچھ ہو چکا ہے اسے جانتا

ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے اسے جانتا ہے اور جو کچھ ہوگا اسے بھی وہ جانتا ہے۔

اسکا علم بالا جمال نہیں بلکہ اس کا علم بالتفصیل ہے اور کائنات کا کوئی گوشہ اس کے علم محیط

سے خارج نہیں۔

اللہ ہر چیز کا رب ہے:

قرآن کریم کی ابتداء میں سورۃ فاتحہ کے آغاز میں ہی اللہ وحدہ لا شریک نے اپنی

ربوبیت کا اعلان فرمایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ترجمہ:

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

رب کے معنی ملاحظہ ہوں:

تَبْلِيغُ الشَّيْءِ إِلَى كَذَا: إِذْ بِحَسْبِ اسْتِعْدَادِهِ الْإِزْلِي شَيْئًا فَشَيْئًا. ۲

(۱) سورۃ الحشر آیت-۲۲

(۲) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی (سید محمود آوسی متوفی ۱۲۷۰ھ) ادارۃ الطباعتہ المینر یہ جلد ۱ صفحہ ۷۳)



کسی چیز کو اس کی ازلی استعداد اور فطری صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال تک پہنچانا۔

حضرت ابراہیم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کے باری میں قرآن کریم میں ہے: اذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ اَسْلِمُ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۙ

ترجمہ:

جب حضرت ابراہیم سے آپ کے رب نے فرمایا گردن جھکا دو تو آپ نے عرض کی میں رب العالمین کے ہر حکم کے سامنے گردن جھکاتا ہوں۔

جب اللہ کو رب مان لیا اور یہ یقین کامل ہوا کہ وہی کل کائنات کو نوازنے والا اور اسکی تربیت فرمانے والا ہے تو پھر فوراً اسی کے حکم پر سر تسلیم خم کیا جاتا ہے۔

اللہ نے اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو حکم دیا تو وہاں بھی اپنی ربوبیت کا اقرار کروایا: قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ .

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) اعلان فرما دیجئے بیشک میری نماز، میری قربانی، میری حیات و میری ممات اللہ رب العالمین کیلئے ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا حکم الہی پر اپنا سر جھکانے والا ہوں۔

-☆-

قُلْ إِنْ هُدَى اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ وَأَمْرٌ لِّنُسُلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ

ترجمہ:

فرمادیتے ہیں بیشک اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے ہر حکم پر اپنی گردنیں جھکا دیں۔

-☆-

قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ ۚ

ترجمہ:

ان سے پوچھئے کون ہے آسمان اور زمین کا رب؟ خود ہی فرمادیتے ہیں وہ اللہ ہے۔

-☆-

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۚ

ترجمہ:

اللہ مشرق و مغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں پس اسے ہی اپنا کارساز

بنائے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ فَبَايَ الْإِلَٰهَ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۚ

(۱) سورة الانعام آیت-۷۱

(۲) سورة الرعد آیت-۱۶

(۳) سورة المزمل آیت-۹

سورة الرحمن آیت-۱۷



ترجمہ:

اللہ دو مشرقوں اور دو مغربوں کا رب ہے۔ پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

-☆-

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۗ

ترجمہ:

پس مجھے قسم ہے مشارق و مغارب کے رب کی بیشک ہم قدرت والے ہیں۔

-☆-

قرآن کریم میں اللہ رب العالمین نے اپنے آپ کو رب المشرق والمغرب (مشرق و مغرب کا رب) رب المشرقین رب المغربین (دو مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب) رب المشارق والمغرب (سب مشرقوں اور مغربوں کا رب) فرمایا ہے۔
ایسے اسلوب میں یہ حکمت کا فرما ہے۔

وہ جہت جدھر سے سورج نکلتا ہے اسے مشرق اور جہاں سورج غروب ہوتا ہے اسے مغرب کہتے ہیں جب صرف ان سمعتوں کا خیال رکھا گیا تو رب المشرق والمغرب فرمایا۔
موسم گرما اور موسم سرما میں سورج نکلنے اور غروب ہونے کی جگہیں مختلف ہوتی ہیں جب ان دو موسموں کا خیال رکھا گیا تو رب المشرقین ورب المغربین فرمایا گیا۔

سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے کی جگہ روزانہ بدلتی رہتی ہے جب ہر روز کے طلوع

(۱) سورة المعارج آیت - ۴۰

وغروب کو مد نظر رکھا گیا تو رب المشارق و رب المغرب (سب مشرقوں اور سب مغربوں کا رب) کہا گیا ہے۔

اللہ رب العزت نے عرش کو بھی پیدا فرمایا ہے اور وہ اس عرش کا بھی رب ہے۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ!

ترجمہ:

(اے حبیب!) اگر یہ لوگ منہ موڑ لیں تو فرما دیجئے اللہ مجھے کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی الہ

نہیں اسی پر میرا توکل ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

—☆—

فَتَعَلَى اللَّهِ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ. ۲

ترجمہ:

پس بلند و برتر ہے اللہ جو حق بادشاہ ہے نہیں ہے کوئی الہ سوائے اس کے وہی عزت

والے عرش کا رب ہے۔

—☆—

(۱) سورۃ التوبہ آیت-۱۲۹

(۲) سورۃ المؤمنون آیت-۱۱۶



ترجمہ:

اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

-☆-

زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم، جن و انس، نوری و ناری سب مخلوق کا خالق اللہ ہے اور سب کا رب بھی وہی ہے۔ انہیں ازلی استعداد کے مطابق کمال سے نوازنے والا اللہ ہے۔ یہ ساری چیزیں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں لیکن اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر اللہ کی تربیت سب سے انوکھی اور جدا ہے۔ جو مرتبہ کمال آپ کو عطا کیا گیا اس کی نظیر کہیں بھی نہیں اللہ کی عطا کا نقطہ کمال دیکھنا ہو ذات محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا مشاہدہ کیجئے۔ غار حرا کی خلوتوں میں پہلی وہی کے نزول کے وقت جو نوازشات برسیں جس کا اظہار بھی اسی مبارک لفظ رب سے فرمایا گیا۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

ترجمہ:

اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا فرمایا۔ پیدا فرمایا انسان کو علق سے۔ پڑھیے اور آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا سب سے بڑا کریم ہے جس نے تعلیم دی قلم کے ذریعے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

-☆-



پہلی وحی میں اللہ رب العزت نے ربک آپکا رب فرما کر آپکو رفعت کمال تک پہنچانے کا اعلان فرمایا۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۱

ترجمہ:

(اے میری حبیب!) آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا بڑا غنی رحمت والا ہے۔

-☆-

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۲

ترجمہ:

ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک آپ کا رب حکمت والا اور علم

والا ہے۔

-☆-

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا

فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۳

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) مجھے قسم ہے اس رب کی جو آپ کا رب ہے۔ یہ اس وقت تک

(۱) سورۃ الانعام آیت - ۱۳۳

(۲) سورۃ الانعام آیت - ۸۳

(۳) سورۃ النساء آیت - ۶۵



مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ کو فیصلہ تسلیم نہ کر لیں اور آپ کے حکم کے سامنے اپنے سروں کو جھکا دیں۔

-☆-

اللہ رب العزت کل کائنات کا رب ہے۔ ہر ایک کو اسکی استعداد کے مطابق مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے لیکن یہاں قسم کا انداز نہ رہتا ہے۔ مجھے قسم ہے اس رب کی جو آپ کا رب ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچایا۔

اللہ کی ربوبیت کا شاہکار ذات محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہے اور اللہ نے اس بھری کائنات میں سب سے بلند مرتبہ عطا فرمایا تو اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو عطا فرما۔

ان کمالات کو دیکھ کر اور آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے مومنین کو ہر لمحہ محو پرواز دیکھ کر کوئی عارف کہہ اٹھا تو بالکل بجا کہا

بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ

كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

آپ رفعتوں اور بلند یوں سے سرفراز ہوئے تو اپنے خداداد کمال کے ذریعے اور آپ نے کفر و نفاق کے پردوں کو اپنے جمال با کمال سے چاک کر دیا۔ آپ کے جملہ خصائل حسن و جمال سے آراستہ ہیں۔ اے اہل ایمان آپ پر اور آپکی آل پر درود و سلام کا نذرانہ پیش ہو۔

اللہ کا کوئی بیٹا نہیں:

بیٹا باپ کے مال میں شرکت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک ہے اس لئے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ بیٹا باپ کے جسم کا ٹکڑا کہا جاتا ہے۔ اللہ جسم اور جسمانییت سے پاک ہے اس کا وجود حصوں میں تقسیم ہونے سے پاک ہے۔ اس لئے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔

تو والد و تناسل کسی کے فانی ہونے کی دلیل ہے اللہ باقی ہے حی لا یموت ہے اس لئے وہ اولاد سے پاک ہے۔ بیٹا بوقت ضعف بڑھاپے اور پیری کے زمانے میں سہارا بنتا ہے۔ اللہ کو کسی سہارے کی کوئی ضرورت نہیں اس کی ذات ضعف و عجز سے منزہ ہے اس لئے وہ اولاد سے پاک ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا

أَحَدٌ. (سورة الاخلاص)

ترجمہ:

اے حبیب فرما دیجئے وہ اللہ یکتا ہے وہ صمد ہے اسکی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اسکا کوئی شریک ہے۔

-☆-

إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ ۝ وَاحِدٌ ۝ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ. ۱

ترجمہ:

بیشک اللہ واحد ہے پاک ہے وہ ذات کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔

(۱) سورة النساء آیت - ۱۷۱



قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبَّرَهُ تَكْبِيرًا

ترجمہ:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی اس کا کوئی
شریک ہے فرمانروائی میں اور نہ ہی اس کا کوئی مددگار ہے عجز میں اور اسی اللہ کی کبریائی خوب
بیان کرو۔

جن بد نصیبوں نے کسی کو اللہ کا بیٹا قرار دیا اور اللہ کے بارے میں یہ نامناسب بات کہی
کہ اس کے بیٹے بھی ہیں۔

ان کے بارے میں قرآنی آیات میں جلال الہی ملاحظہ ہو:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا. لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِذَا تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ
مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا وَمَا يُنْبِغِي لِلرَّحْمَنِ
أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا. إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا.

ترجمہ:

کفار کہتے ہیں بنا لیا ہے رحمان اللہ نے بیٹا۔ اے کافرو! تم بہت عیب دار بات لائے ہو۔
قریب ہے آسمان پھٹ جائیں اس خرافات سے اور زمین شق ہو جائے اس (بیہودگی) سے بلند و بالا
پہاڑ کا نپتے ہوئے گر پڑیں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ رحمان کا بیٹا ہے اور رحمان کیلئے یہ مناسب نہیں
کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کی بارگاہ میں بندہ بن کر حاضر ہوگی۔

(۱) سورۃ بنی اسرائیل آیت - ۱۱۱



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

كَذَبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَالِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَالِكَ وَأَمَّا
تَكْذِيبُهُ أَيَّامَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ
إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ أَيَّامَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (۴۹۷۴)	جلد ۳	صفحة ۱۶۰۳
صحیح البخاری	رقم الحديث (۴۹۷۵)	جلد ۳	صفحة ۱۶۰۳
اتحاد السادة المتقين		جلد ۱	صفحة ۴۴۸
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۷۳۳)	جلد ۱۰	صفحة ۱۷۵
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۷۳۵)	جلد ۱۰	صفحة ۲۰۵
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۶۵۲۰)	جلد ۵	صفحة ۲۵۹
(عن عبد الله بن عباس)			
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۸۴۸)	جلد ۳	صفحة ۱۲۸
قال شعيب الارنوط: حديث صحيح			
صحیح البخاری	رقم الحديث (۳۱۹۳)	جلد ۲	صفحة ۹۸۶
سنن النسائی	رقم الحديث (۲۰۷۴)	جلد ۴	صفحة ۱۱۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۲۰۷۷)	جلد ۲	صفحة ۸۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۰)	جلد ۱	صفحة ۱۴



ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرزند آدم مجھے جھٹلاتا ہے اس کے لئے یہ بات مناسب نہیں وہ مجھے گالی دیتا ہے اسے ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔

بہر حال اس کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے

اللہ مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے اس نے پہلی مرتبہ مجھے پیدا فرمایا۔ (سن لیجئے) پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے آسان تر نہیں ہے۔ اور اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے اپنے لئے بیٹا بنایا ہے۔

(سن لیجئے) میں یکتا ہوں ساری کائنات میری محتاج ہے میں کسی کا محتاج نہیں ہوں میں وہ ہوں میرا کوئی بیٹا نہیں اور نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی میرا کوئی شریک و مثیل ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۰۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۴۱
قال احمد محمد شاكر:	حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۹۵)	جلد ۸	صفحہ ۳۶۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
شرح السنن للبغوی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۸۹۱۶)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۵۴
مصانح السنن	رقم الحدیث (۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۹

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا.

ترجمة الحديث:

اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں کچھ اس طرح ہے ”بہر حال اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ کہنا ہے کہ میرا بیٹا ہے۔ میری ذات اس بات سے پاک ہے کہ میں بیوی رکھوں یا بیٹا بناؤں۔“

اتنا کچھ ہونے کے باوجود رحیم کریم اللہ اس عالم رنگ و بو میں اپنی نوازشات اسی طرح جاری رکھے ہوئے کہ اپنے اور بیگانے سب سیراب ہو رہے ہیں۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢١)	جلد ١	صفحة ١٢
مصابيح السنن	رقم الحديث (١٨)	جلد ١	صفحة ١١٩
صحیح البخاری	رقم الحديث (٢٢١٢)	جلد ٣	صفحة ١٦٢٩
	(کتاب التفسیر البقرہ) (باب : وقالوا اتخذ الله وله سبحانه)		
کنز العمال	رقم الحديث (٣٨٩١٣)	جلد ١٣	صفحة ٣٥٢



عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَىٰ أَدَىٰ يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ .

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٣)	جلد ١	صفحة ١٢
قال الالباني:	متفق عليه		
صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٠٩٩)	جلد ٣	صفحة ١٩٢٢
صحیح البخاری	رقم الحديث (٤٣٤٨)	جلد ٣	صفحة ٢٣٠٣
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٩٠١٥)	جلد ٦	صفحة ٢٢٢
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٦٣٢)	جلد ٢	صفحة ٢٠٤
(عن عبد الله بن قيس)			
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط البخاری		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٨٠٣)	جلد ١٤	صفحة ١٢١
مصباح السنن	رقم الحديث (٢٢)	جلد ١	صفحة ١٢٠
قال المحقق:	متفق عليه		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٩٤٩)	جلد ١٣	صفحة ٥٢١
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٩٥٢٣)	جلد ١٣	صفحة ٥٣٣
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحديث (٢٠٢٥٠)	جلد ١١	صفحة ١٤٥
فتح الباری	رقم الحديث (٤٣٤٨)	جلد ١٦	صفحة ٢٢٦



ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا: اذیت ناک بات کو سن کر صبر کرنے والوں میں اللہ سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے۔ لوگ اس کے لئے بیٹا ثابت کرتے ہیں وہ پھر بھی انہیں عنایت سے نوازتا ہے اور انہیں رزق عطا فرماتا ہے۔

اللَّهِ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ هُوَ:

اللہ تعالیٰ کی ایک شان یہ بھی ہے وہ جس چیز کا ارادہ فرمائے اسے کر گزرتا ہے اس کے ارادہ میں کوئی حائل ہونے والا نہیں۔ اس کا اپنا فرمان مبارک ہے:

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ

ترجمہ:

اس کا حکم یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے فرماتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔



انسان کو چاہیے وہ ہمیشہ اللہ کا بندہ بن کر رہے اللہ کی نافرمانی اسے زیب نہیں دیتی وہ اللہ اتنا زبردست اور طاقت والا ہے۔ یہ انسان کیا انسان جس زمین پر چلتا ہے اور جو آسمان اسے اپنے اوپر نظر آتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کرنا چاہے تو کسے فرمائے گا فوراً ہر چیز تباہ ہو جائے گی۔



إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ

ترجمہ:

ہمارا فرمان کسی چیز کیلئے جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں اسے کہہ دیتے ہیں ”کُنْ“ ہو جا ”فَيَكُونُ“ پس وہ ہو جاتی ہے۔

-☆-

إِنَّ رَبَّكَ فَاعِلٌ لِّمَا يُرِيدُ ۚ

ترجمہ:

بیشک آپ کا رب کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

-☆-

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۚ

ترجمہ:

بیشک اللہ تعالیٰ کرتا ہے جس کا ارادہ فرماتا ہے۔

-☆-

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ فَاعِلٌ لِّمَا يُرِيدُ ۚ

ترجمہ:

عرش کا مالک ہے بڑی شان والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۱) سورة النحل آیت - ۴۰

(۲) سورة هود آیت - ۱۰۷

(۳) سورة الحج آیت - ۱۳

(۴) سورة البروج آیت - ۱۶



انسان کو کبھی بھی اترانا نہیں چاہئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا چاہئے یہ ارشاد گرامی کتنا واضح ہے۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا. ۱

ترجمہ:

اے حبیب! فرما دیجئے کون بچا سکتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ سے اگر وہ تمہیں عذاب دینے کا ارادہ کر لے یا اگر وہ تم پر رحمت فرمانا چاہے (تو کون ہے جو رحمت چھین سکے) اور نہیں پائیں گے وہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر کوئی دوست اور نہ مددگار۔

-☆-

حضرت مجدد الف ثانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا قول:

امام ربانی محبوب سبحانی منور و مجدد الف ثانی - رحمۃ اللہ علیہ - کی زبانِ قلم سے ایمانیات کے بارے میں نکلے ہوئے کلمات سماعت فرمائیے کم لفظوں میں اس سے بہتر تشریح ایمان آپ کو کہیں اور نہیں ملے گی۔

جان لیں کہ

اللہ تعالیٰ اپنی قدیم ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام اشیاء اس کی ایجاد سے موجود ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے عدم سے وجود میں آئیں پس اللہ تعالیٰ قدیم و ازیلی ہے

(۱) سورۃ الاحزاب آیت - ۱۷

اور باقی تمام اشیاء حادث اور نئی پیدا شدہ ہیں اور جو قدیم و ازلی ہے وہ باقی و ابدی ہے اور جو حادث و نیا پیدا شدہ ہے وہ فانی اور ہلاک ہونے والا ہے یعنی وہ زوال کے میدان میں ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں نہ وجوب و جود میں اور نہ عبادت کے مستحق ہونے میں۔ وجوب و جود (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لائق نہیں) اور عبادت کا استحقاق اس کے سوا کسی کیلئے درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ صفات کاملہ رکھتا ہے جن میں سے

- | | | | |
|----|------|----|-------|
| ۱۔ | حیات | ۲۔ | علم |
| ۳۔ | قدرت | ۴۔ | ارادہ |
| ۵۔ | سمع | ۶۔ | بصر |
| ۶۔ | کلام | ۷۔ | تکوین |

بھی ہیں یہ صفات ازلی اور قدیمی ہیں اور جل شانہ کی ذات کے ساتھ قائم ہیں۔

حوادث کے ساتھ تعلقات ہونا صفات کے قدیم ہونے میں خلل نہیں ڈالتا اور متعلق کا حدوث ان صفت کی ازلیت کے لئے مانع نہیں ہے فلاسفہ نے اپنی بیوقوفی سے اور معتزلہ نے اپنے اندھے پن سے متعلق کی حدوث کو متعلق کے حدوث سے وابستہ کر دیا ہے اور وہ صفات کاملہ کی نفی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا جاننے والا نہیں سمجھتے کہ وہ تغیر کو مستلزم ہے جو کہ حدوث کی علامت ہے ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ صفات ازلی ہوتی ہیں اور متعلقات حادثہ کے ساتھ صفات کا تعلق حادث ہوتا ہے۔

نقائص کی صفات اللہ تعالیٰ کی جناب سے مسلوب ہیں اور اللہ تعالیٰ جو اہر و اجسام و اعراض کے لوازمات و صفات سے پاک ہے۔

زمان و مکان اور جہت کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے یہ سب اسکی مخلوق ہیں۔ وہ آدمی بے خبر ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو عرش کے اوپر کہتا ہے اور اس کے لئے فوق کی جہت تجویز کرتا ہے۔ عرش اور اسکے علاوہ اور بھی تمام چیزیں سب حادث ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ مخلوق اور حادث کی کیا مجال ہے کہ وہ خالق و قدیم کا مکان ٹھہرے اور اسکی قرار گاہ بنے ہاں اتنا ضرور ہے کہ

عرش اللہ تعالیٰ کی سب سے اشرف مخلوق ہے اور اس میں نورانیت اور صفائی تمام ممکنات سے زیادہ ہے وہ لازمی طور پر آئینہ کا حکم رکھتا ہے کہ خالق جل و علاء کی عظمت اور کبریائی کا ظہور اس جگہ ظاہر ہوتا ہے اسی ظہور کے تعلق کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کا عرش کہتے ہیں ورنہ عرش وغیرہ سب اشیاء اس کی مخلوق ہونے میں برابر ہیں لیکن عرش میں ظہور کی قابلیت ہے اور دوسروں میں نہیں۔ آئینہ جو آدمی کی شکل دکھاتا ہے نہیں کہہ سکتے کہ وہ شخص آئینہ میں ہے بلکہ شخص کی نسبت آئینہ اور تمام اشیاء متقابلہ کے ساتھ برابر ہے تفاوت قابل کی تعریف سے ہے۔ آئینہ کسی چیز کی صورت دکھا سکتا ہے اور دوسری چیزوں میں یہ قابلیت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے اور نہ جسمانی نہ جوہر ہے اور نہ عرض محدود اور متناہی نہیں نہ طویل اور نہ عریض نہ دراز اور نہ کوتاہ نہ فراخ نہ تنگ بلکہ واسع ہے نہ اس وسعت کے ساتھ جو ہمارے فہم میں آسکے۔

وہ محیط ہے لیکن وہ احاطہ نہیں جس کا ادراک کیا جاسکے۔

وہ قریب ہے لیکن وہ قرب نہیں جو ہماری سمجھ میں آسکے۔

وہ ہمارے ساتھ ہے لیکن وہ معیت نہیں جو مشہود و معروف ہے۔



ہم ایمان لاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ واسع، محیط اور قریب ہے ہمارے ساتھ ہے لیکن ان صفات کی کیفیت ہم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ کسی چیز سے متحد نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی چیز اس سے متحد ہوتی ہے۔ اللہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ کوئی چیز اس میں حلول کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کیلئے اجزا اور حصص کا ہونا محال ہے اور ترکیب و تحلیل اللہ کی بارگاہ میں ممنوع ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کوئی مثل اور کفو نہیں نہ اسکی بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا اللہ تعالیٰ کی ذات بے چوں بے چگوں بے شبہ اور بے نمونہ ہے اس قدر ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے وہ اپنی صفات کاملہ سے متصف ہے جن سے اس نے اپنی تعریف کی ہے لیکن جو کچھ ہمارے فہم و ادراک عقل و تصور میں آسکے اللہ تعالیٰ اس سے منزہ اور برتر ہے۔

دور بینانِ بارگاہِ الست جزدیں بے نبردہ اندکہ ست

بارگاہِ الست کے دور ہیں بھی صرف اتنا جان سکے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی وہ دولت نصیب فرمائے جو اس نے اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائی اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلنا نصیب فرمائے۔

(۱) مکتوب، امام ربانی مجدد الف ثانی متوفی ۱۵۳۴ھ - مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی دفتر دوم مکتوب ۴۷

ذات الہی میں غور و خوض منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا. مَنْ خَلَقَ كَذَا. حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ فَلْيُسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيُنْتِهِ.

ترجمة الحديث:-

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پڑھنا چاہئے اور رک جانا چاہئے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث ۳۳۵، ۳۳۶	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث ۶۱	جلد ۱	صفحہ ۸۵
سلسلۃ الحدیث الصحیحہ	رقم الحدیث ۱۱۷	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث ۳۲۷۶	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۹
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث ۱۰۳۹۹، ۹۸	جلد ۶	صفحہ ۱۷۰



عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَبَا مَا كَذَبَا. حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ. خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ.

ترجمة الحديث:-

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے روایت کیا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

(اے حبیب!) آپ کی امت کے کچھ افراد مسلسل کہتے رہیں گے کہ یہ کیسے ہوا؟ یہ کیسے ہوا؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے یہ اللہ اس نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا تو اللہ کو کس نے پیدا فرمایا؟

-☆-



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - لَا يَزَالُونَ يَسْئَلُونَكَ يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَيْنَا نَأْفِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ نَبِيُّ نَاسٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَأَخَذَ حَصَى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا قَوْمُوا صَدَقَ خَلِيلِي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ترجمة الحديث:-

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! لوگ تجھ سے مسلسل دینی مسائل پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کچھ لوگ کہیں گے یہ اللہ (اس نے ساری کائنات کو بنایا) تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں: میں مسجد میں تھا کہ چند اعرابی آگئے انہوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ! یہ اللہ ہے (ساری کائنات کا خالق) تو اللہ کو کس نے پیدا فرمایا؟ راوی کہتا ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں لیں اور انہیں کنکریاں ماریں پھر فرمایا اٹھ جاؤ اٹھ جاؤ - میری خلیل - صلی اللہ علیہ وسلم - نے سچ فرمایا تھا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث ۳۲۹	جلد ۱	صفحہ ۱۲۴
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث ۲۳۳	جلد ۱	صفحہ ۷۹



عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَسَأَلُوهُ
 إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاطَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ
 قَالَ ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ. وَفِي رَوَايَةٍ مَحْضُ الْإِيمَانِ. (رواه مسلم)

ترجمة الحديث:-

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ
 وسلم - کے اصحاب میں سے کچھ لوگ آئے انہوں نے آپ سے عرض کی؛
 ہم اپنے دل میں (ایسے خیال اور سو سے) پاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اسے بیان
 کرے اسے یہ پہاڑ معلوم ہوتے ہیں۔

حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا، کیا تم واقعی ایسا پاتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ!

آپ نے ارشاد فرمایا:

یہ صریح ایمان ہے یہ خالص ایمان ہے۔

-☆-



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَحَدْتُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حُمَلَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ. (رواه ابوداؤد)

ترجمة الحديث:-

حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کی؛ میں اپنے دل میں ایسی باتیں ایسے خیالات پاتا ہوں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں وہ زبان سے ادا کروں۔

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:
الحمد لله - شکر ہے اللہ کا جس نے اس کے امر کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا۔





وبهذا الإسناد قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا اللَّهُ خَلَقْنَا فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟) قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَجَالِسٌ يَوْمًا إِذْ قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ: هَذَا اللَّهُ خَلَقْنَا فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَجَعَلْتُ أُصْبِعِي فِي أُذُنِي ثُمَّ صَحْتُ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ).

ترجمة الحديث:-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: لوگ سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا، یہ اللہ جس نے ہمیں پیدا فرمایا تو اللہ عز و جل کو کس نے پیدا فرمایا۔
 راوی حدیث کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل عراق کے ایک آدمی نے مجھ سے کہا: اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا تو اللہ عز و جل کو کس نے پیدا فرمایا؟
 حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: میں اپنی انگلی اپنے کان میں ٹھونس کر پھر میں چیخ اٹھا۔ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، اللہ واحد ہے صمد ہے اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ اسے کسی نے جنا اور نہ اس کا کوئی مثیل و شریک ہے۔



ایمان با لرسول

قَالَ (جَبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ
قَالَ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

أَنْ تُوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ.
حضرت جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے بتائے ایمان کیا

ہے؟

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا

تو ایمان لائے اللہ پر، اس کے ملائکہ (فرشتوں) پر، اس کی کتابوں پر، اسکے رسولوں

پر اور یوم آخر (قیامت کے دن) پر اور تو ایمان لائے اچھی اور بری تقدیر پر۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ "أَمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ

وَرُسُلِهِ لَا نَفَرَقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ.

ایمان لائے یہ رسول کریم اس کتاب پر جو آپ کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اور

مومنین (بھی ایمان لائے)۔ یہ سب ایمان لائے اللہ پر اس کے ملائکہ پر اسکی کتابوں پر اور

اسکے رسولوں پر (اور وہ کہتے ہیں) ہم رسولوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے۔

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُزِرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ

الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مَنْ يَشَاءُ

فَامِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَاَنْ تُوْمِنُوْا تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ.

نہیں ہے اللہ کی شان کہ چھوڑے رکھے مومنوں کو اس حال پر جس پر اب تم ہو جب تک الگ الگ نہ کر دے پلید کو پاک سے اور نہیں ہے اللہ (کی شان) کہ آگاہ کرے تمہیں غیب پر لیکن اللہ غیب کے علم کے لئے چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لے آئے اور تقویٰ اختیار کیا تو تمہارے لئے اجر عظیم ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَّلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِنْهُمْ اَوْلٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسولوں پر اور ان رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کیا (کسی کا انکار نہیں کیا) یہ وہ خوش قسمت افراد ہیں جنہیں اللہ ان کا اجر عطا فرمائے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

اجر و ثواب تو منجانب اللہ ہوا کرتا ہے اور جسے بھی اجر ملتا ہے اللہ وحدہ کی جناب سے ملا کرتا ہے لیکن یہاں صراحت سے فرمایا کہ اللہ ان کو اجر سے نوازے گا تو یہ کوئی عمومی اجر نہیں بلکہ کسی خصوصی اجر کی طرف اشارہ ہے اور یہ الفاظ مبارکہ اللہ کے راضی ہونے کا پتہ بتاتے ہیں اور یقیناً اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

رسولان کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والے صدیق و شہید ہیں

انبیاء و رسل صلوات اللہ علیہم پر ایمان لانے والے خوش نصیب افراد کو اللہ کیا کیا دیتا ہے قرآنی الفاظ سے اسکی مہک محسوس کیجئے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ
لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ.

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسولوں پر یہ وہ خوش نصیب ہیں جو اپنے پروردگار کے ہاں صدیق اور شہید ہیں اور انہیں کے لئے انکا اجر ہے اور انہیں کے لئے انکا خصوصی نور ہے۔

صدیق اور شہید کا مرتبہ معمولی نہیں یہ وہ خوش قسمت افراد ہیں جن کا مرتبہ انبیاء کرام کے بعد ہے۔ یہ مراتب ویسے ہی نہیں مل جاتے بلکہ ساری زندگی تلوار کی دھار پر گزار کر ان مراتب رفیعہ کو حاصل کیا جاتا ہے لیکن وہ کریم اللہ، اللہ اور اسکے رسولوں پر ایمان کی بدولت ہی اہل ایمان کو صدیق و شہید کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ بات یہیں ختم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں انکا اضافی اجر عطا فرماتا ہے اور انہیں نور کی خصوصی دولت سے بھی سرفراز فرماتا ہے۔

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

تیزی سے آگے بڑھوا اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی
چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی کی طرح ہے جو تیار کی گئی ہے ان کے لئے جو ایمان لے آئے
ہیں اللہ پر اور اسکے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل و کرم ہے عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ
فضل عظیم والا ہے۔

دائمی انعامات و نوازشات کا گھر جنت ہے رضائے الہی کا مقام جنت ہے اسے ان
لوگوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

ٹھنڈے دل سے اس آیت کریمہ میں غور کیجئے جتنا غور ہوگا اتنا ہی عنایت و رحمت الہی
پر ایمان قوی ہوگا۔

ہر قوم کے لئے ایک رسول

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے ہر قوم کے لئے ایک رسول مبعوث فرمایا جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کی اطاعت کی وہ کامیاب ٹھہریں اور جن قوموں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا وہ اللہ کی گرفت و عذاب میں آگئیں۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قَضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ.

ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے بس جب (اللہ کے) رسول انکے پاس آئے (اور اس قوم نے انہیں جھٹلایا) تو فیصلہ کر دیا گیا انصاف کے ساتھ اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا گیا۔

جو قوم اللہ کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی ہے اسکے ہر ارشاد کو دل و جان سے تسلیم کرتی ہے تو اللہ وحدہ لا شریک اس قوم کے سر پر عزت و کرامت کا تاج سجاتا ہے اور اللہ قیادت و سیادت انکا مقدر ٹھہراتا ہے لیکن وہ بدنصیب قومیں جنہوں نے اللہ کے ان مقربین کو جھٹلایا انکا مذاق اڑایا انکی تضحیک اپنا شیوا بنایا تو ایسی قوموں پر عذاب الہی مسلط کر دیا گیا۔ اسی عذاب نے انکی جڑ تک کاٹ کر رکھ دی۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ کے الفاظ واضح اعلان فرما رہے ہیں کہ دنیا کی کوئی بستی اور کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اللہ نے اپنا رسول نہ بھیجا ہو بلکہ ہر قوم و ملت کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا۔

رسول قوم کی زبان میں

انسانیت میں تنوع ہے یہی اسکا حسن ہے۔ گلدستہ اسی وقت کہلاتا ہے جب مختلف رنگ کے پھول ہوں۔ اللہ نے انسان کو مختلف رنگ و نسل، زبان و بیان اور لب و لہجہ دے کر پھر ایک وحدت میں پرویا یہی اشرف المخلوقات کا روپ ہے۔

جس رنگ و نسل اور لب و لہجہ کی قوم تھی اللہ نے جب ان میں اپنا کوئی رسول بھیجا تو اسے وہی زبان و بیان دے کر بھیجا کیونکہ ہم جنسیت سے انس ہوتا ہے انس ہو تو بات کو غور سے سنا جاتا ہے۔ اللہ حکیم ہے **فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ** حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

اور ہم نے نہیں بھیجا کسی قوم کی طرف کوئی رسول مگر اس قوم کی زبان دیکر بھیجا تا کہ انکے سامنے راہ ہدایت کھول کر بیان کر دے بس اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز فرماتا ہے اور وہ اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

رسول اپنی قوم کے ہر فرد کا رسول ہوا کرتا ہے اسکی رسالت کے فیوضات جزوی نہیں ہوا کرتے بلکہ وہ اپنا فیض ہر ایک پر ڈالتا ہے۔ اگر رسول اس زبان میں نہ آتا بلکہ کوئی اور زبان بولتا تو پڑھے لکھے لوگ تو شاید اسکی بات کو سمجھ جاتے ان پڑھ اور دیگر مشاغل میں مصروف اس کی بات

نہ سمجھ سکتے یا سانی تعصب اس قوم کو اس کی آواز سننے سے روک دیتا یہ سب عوارض ایک رسول کی شخصیت سے استفادہ کی راہ میں حائل ہو جاتے اور اس کے مشن کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے۔

اس لئے علیم و حکیم اللہ نے ہر قوم کا ایک رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تو دیا لیکن انہیں کی زبان میں دیا تا کہ کل کوئی کسی قسم کی حجت پیش نہ کر سکے۔

تمام رسول مرد تھے

مرد کوئی اعتبار سے عورت سے برتر و افضل ہے۔ عورت کو کوئی ایسے عوارض لاحق ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عورت امور صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتی ہے۔ مردان عوارض سے پاک ہوتا ہے جس کی وجہ سے قیادت و سیادت عورت کی نسبت مرد کو سونپی گئی ہے۔

نبی پوری قوم کا قائد ہوا کرتا ہے اپنی قوم کے لئے مکمل نمونہ ٹھہرتا ہے ہر لمحہ ہر گھڑی قوم کی راہنمائی فرماتا ہے اس لئے اللہ وحدہ لا شریک نے انبیاء و رسل کو مردوں کے روپ میں مبعوث فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ.
اور ہم نے آپ سے قبل منصب رسالت سے سرفراز نہیں فرمایا مگر مردوں کو ہم انکی طرف وحی فرماتے ہیں پوچھ لیجئے اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ.

اور ہم نے آپ سے قبل منصب رسالت سے سرفراز نہیں فرمایا مگر مردوں کو روشن نشانیاں اور کتابیں دیکر ہم وحی فرماتے ہیں ان کی جانب پس پوچھ لیجئے اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے۔

بعض کو بعض پر فضیلت

اللہ رب العزت نے اپنی خصوصی نوازشات سے انبیاء و رسل کو سرفراز فرمایا اور بعض انبیاء کو بعض کمالات میں ممتاز کر دیا۔ یہ سارے شرف و کمالات اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں ان میں کسب کو کوئی دخل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے انبیاء اکرام کو مختلف کمالات میں بلند فرمایا اور بعض انبیاء کو بلند فرما دیا۔

کسی کو صفیٰ بنایا، مسجود ملائکہ ٹھہرایا

کسی کو خلیل جیسے وصف سے سرفراز فرمایا

کسی کو بلا واسطہ کلام سے نوازا

کسی کی زبان میں وہ کیف رکھ دیا کہ اس کی تلاوت کو سن کر پہاڑ بھی اسکے ساتھ تسبیح میں

مصروف ہو جاتے۔

وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ

عَلَى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا.

اور آپ کا رب بہتر جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے اور یقیناً ہم نے بعض انبیاء کو

بعض پر فضیلت دی اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ

بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ وَآتَيْنَا عِيسَىٰ بَنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ .

یہ وہ عظیم المرتبت رسول ہیں ہم نے فضیلت دی ان میں سے بعض کو بعض پر اور ان میں سے کسی سے اللہ نے (بلا واسطہ) کلام فرمایا اور ان میں سے بعض کے درجات بلند کر دیئے اور ہم نے عطا فرمائیں عیسیٰ ابن مریم کو روشن نشانیاں اور ہم نے انکی تائید فرمائی روح القدس (جبریل امین) سے۔

تمام انبیاء پر ایمان

قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ.

فرمادیتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو حضرت ابراہیم و اسماعیل اسحاق و یعقوب اور انکی اولاد (میں جو بھی نبی ہیں) پر نازل کیا گیا اور ہمارا ایمان ہے اس پر جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ اور کل انبیاء کرام کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے ہم ان انبیاء میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے یعنی کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرتے اور ہم اسی اللہ کے مسلم بندے ہیں۔

تمام انبیاء کرام پر بالا جمال ایمان لانا ضروری ہے یعنی دل و جان سے یہ اقرار کرنا کہ اے اللہ! ہمارا ان سب انبیاء اور رسل پر ایمان ہے جن کا تو نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا اور ان پر بھی ایمان ہے جن کا بالصراحت ذکر ہمیں معلوم نہ ہو سکا ہم تیرے بندے ہیں۔ بندے کا کام فقط بندگی ہے تقاضائے بندگی ہے کہ جس جس کے سر پر تو نے نبوت کا تاج سجایا ہم سب ان کے حضور اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا

أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ أُولَئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ
غَفُورًا رَحِيمًا.

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ فرق
کردیں اللہ اور اسکے رسولوں کے درمیان اور کہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہیں بعض رسولوں پر اور
بعض کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کفر و ایمان کے درمیان ایک اور راہ بنا لیں یہی وہ
بد نصیب لوگ ہیں جو حقیقت میں کافر ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے کافروں کے لئے رسوا
کردینے والا عذاب اور وہ خوش قسمت لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اسکے تمام رسولوں پر اور ان
رسولوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کیا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ انکا اجر و ثواب
عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے نبی

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع فرمایا کیونکہ تمام مخلوقات کی ہدایت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ ہے۔ اس کے لئے اللہ رب العالمین نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑے اہتمام سے تخلیق فرمایا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اس کا اظہار فرمایا۔ قرآنی الفاظ ملاحظہ ہوں:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

اور (اے حبیب!) یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

یہاں اللہ رب العزت اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے فرما رہا ہے ان لمحوں کو یاد کیجئے جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: كَانَ.....رَمْزًا إِلَى أَنَّ الْمُقْبَلُ عَلَيْهِ بِالْخِطَابِ لَهُ الْحِظُّ الْأَعْظَمُ فَهُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَقِيقَةِ الْخَلِيفَةَ الْأَعْظَمَ وَلَوْلَاهُ مَا خَلِقَ آدَمَ وَلَاوَلَا.

اس بات کی طرف رمز ہے کہ جسے مخاطب کیا جا رہا ہے اس کے لئے اس خلافت میں حظ اعظم ہے۔ پس حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - درحقیقت اللہ کے خلیفہ اعظم ہیں اور اگر آپ

نہ ہوتے تو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا نہ کیا جاتا اور نہ کسی اور کو وجود بخشا جاتا۔
ملائکہ چونکہ لوح محفوظ پر نظر رکھتے ہیں انہوں نے وہاں اولاد آدم کے کارنامے ملاحظہ
کئے جب کل انسانیت کو ملاحظہ کیا تو عمومی داستان فتنہ و فساد قتل و غارت سے عبارت نظر آئی فوراً
بول اٹھے:

اتَّجَعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ.

اے اللہ! کیا زمین میں اسے خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد پھیلانے گا اور خون بہائے
گا حالانکہ ہم تیری حمد سے تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیری ہی تقدیس کا ورد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا: اِنِّي اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ.

جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر انسانوں پر تھی ان کے کارنامے انہیں نظر آ رہے تھے دنگا و فساد جنگ
و جدل، بے رحمی و نا انصافی، عہد شکنی و بے وفائی، غرور و تکبر اور نام و نمود کی حرص یہ سب کچھ دیکھ کر
متعجب ہوئے کہ خلافت اللہ کے تقاضے کچھ اور ہیں اور انکی عادات کچھ اور اس لئے فوراً بول اٹھے

اتَّجَعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ

لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس وقت ان افراد کو دیکھ رہی تھی جو تھے تو انسانوں کے
روپ میں لیکن فرشتوں سے افضل تھے۔ انکی صورت تو خاک کی لیکن ان کی روح نورانی وہ ظاہر اتو
انسان لیکن معنی ملائکہ سے آگے بہت آگے۔ اسی لئے فرمایا: اِنِّي اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ.

اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ خلیفۃ اللہ کی حقیقت تک رسائی فرشتوں کے بس کی بات نہیں بلکہ
اسرار الہیہ ہے اور انکی حقیقت اللہ علیم و خبیر خوب جانتا ہے۔

اس خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی نعمت علم عطا فرمائی۔ علم و عرفان کی دولت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدر ٹھہری اور علم و حکمت کے دریا آدم میں موجزن ہو گئے۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

اور اللہ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام اسماء کی تعلیم دے دی۔

خلیفۃ اللہ اپنی تعلیم میں مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ اس کا معلم خود عَالَمُ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ جَل جلالہ ہوا کرتا ہے۔

غور فرمائیے! وہ اللہ جو کن فرما کر کائنات کو وجود بخشے جب اس نے کن فرما کر سیدنا آدم

علیہ الصلوٰۃ والسلام میں علم و حکمت انڈیلا ہوگا تو سینہ آدم کا عالم کیا ہوگا۔

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ.

پھر اللہ نے انہیں اسماء کو ملائکہ پر پیش کیا پھر فرمایا اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ان

اسماء کے بارے میں مجھے بتاؤ۔

ان ملائکہ میں عام ملائکہ نہیں بلکہ بڑے بڑے باعظمت ملائکہ بھی تھے۔

ان ملائکہ میں سید الملائکہ حضرت جبریل امین بھی

حضرت اسرافیل و حضرت میکائیل بھی

حاملین عرش اور مقربین بھی

دنیا کا نظام چلانے والے بادلوں اور ہواؤں کے منتظم بھی

لوح محفوظ کے کاتب احکام الہیہ کو دوسروں تک پہنچانے والے بھی

لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے سکا۔ یہ سب اس سینے کی وسعت کا اندازہ



نہیں لگا سکتے تھے جس میں علم کے موتی خود اللہ نے رکھے ہوں یہ فرشتے یہ نوری اس لباسِ خاکی میں ملبوس اپنے سے افضل و برتر کی عظمت و بزرگی کا کیسے اندازہ لگا سکتے تھے۔

فرشتے فوراً سمجھ گئے تائید الہی ان کی شامل حال ہوئی بیک زبان بولے

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ.

اے ہمارے اللہ! تیری ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے ہمارے پاس کوئی علم نہیں صرف اتنا ہی ہے جتنا تو نے ہمیں عطا فرمایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

اللہ وحدہ لا شریک نے اپنے خلیفہ حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا

يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ.

اے آدم! بتا دیجئے انہیں ان چیزوں کے نام

فرمان الہی جب آدم علیہ السلام کے کانوں سے ٹکرایا آپ کی زبان مبارک وا ہوئی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک کیا کھلی کہ علم و حکمت کا سمندر موجزن ہو علوم و معارف کے وہ دریا بہے کہ فرشتے انگشت بندھاں تھے۔ ہاں ہاں

خلیفۃ اللہ، اللہ کے حکم سے جب زبان کھولتا ہے تو ان اسرار و رموز سے پردہ سرکا دیا کرتا ہے جہاں تک کسی مخلوق کی رسائی نہیں ہوتی۔

جب حکم الہی کی تعمیل ہو چکی سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسماء کی خبر دے چکے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنَّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا نہیں کہا تھا میں نے تم سے کہ میں خوب جانتا ہوں آسمان اور

زمین کے غیب کو اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

اس وقت تذکرہ خلافت آدم کا ہے اور خلیفۃ اللہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکم الہی اپنی خداداد عظمت کا عملاً اظہار کر چکے ہیں۔ اللہ وحدہ لا شریک کا جواب پر از حکمت ہے

إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ.

میں آسمان اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا باقی غیب تو بعد کی بعد ہیں سب سے پہلا غیب خلافت الہیہ، حقیقت

آدم ہے۔ حقیقت آدم وہ غیب ہے جس غیب تک رسائی ملائکہ کے بس کی بات نہیں

اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ ہم جنس ہم جنس کو جانتا ہے بلکہ اس سے انس ہوا کرتا ہے تو

اگر کبھی کوئی خلیفۃ اللہ غیب سے پردہ سر کا دے تو جائے تعجب نہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی - رحمۃ اللہ علیہ - اور حجۃ الاسلام حضرت

امام محمد بن محمد غزالی - رحمۃ اللہ علیہ - تحریر فرماتے ہیں:

اعْلَمُ أَنَّ جَوْهَرَ الْإِنْسَانِ فِي أَوَّلِ الْفِطْرَةِ خَلِقَ خَالِيًا سَادِجًا لَا خَبْرَ مَعَهُ

عَنْ عَوَالِمِ اللَّهِ وَالْعَوَالِمِ كَثِيرَةٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَهُ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَمَا

يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ إِنَّمَا خَبْرُهُ عَنِ الْعَوَالِمِ بِوَاسِطَةِ الْأَدْرَاكِ فَكُلُّ

أَدْرَاكِ مِنَ الْأَدْرَاكِاتِ إِنَّمَا خَلِقَ لِيَطَّلَعَ الْإِنْسَانُ بِهِ عَلَى عَالَمٍ مِنَ الْمَوْجُودَاتِ

وَنَعْنِي بِالْعَوَالِمِ أَجْنَاسَ الْمَوْجُودَاتِ.

فَأَوَّلُ مَا يُخْلَقُ فِي الْإِنْسَانِ حَاسَةُ اللَّمْسِ فَيُدْرِكُ بِهَا أَجْنَاسًا مِنَ

الْمَوْجُودَاتِ كَالْحَرَارَةِ وَالْبُرُودَةِ وَالرَّطُوبَةَ وَالْيُبُوسَةَ وَاللِّينَ وَالْخَشُونَةَ وَغَيْرَهَا

وَاللَّمْسُ قَاصِرٌ "عَنِ الْأَلْوَانِ وَالْأَصْوَاتِ قَطْعًا بَلْ هِيَ كَالْمَعْدُومَةِ فِي حَقِّ اللَّمْسِ
ثُمَّ تَخْلُقُ لَهُ حَاسَةً الْبَصْرِ فَيُدْرِكُ بِهَا الْأَلْوَانَ وَالْأَشْكَالَ وَهُوَ أَوْسَعُ عَوَالِمِ
الْمَحْسُوسَاتِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ السَّمْعُ فَيَسْمَعُ الْأَصْوَاتَ وَالنَّغَمَاتِ ثُمَّ يُخْلَقُ لَهُ الذَّوْقُ
وَكَذَلِكَ إِلَى أَنْ يُجَاوِزَ عَالَمَ الْمَحْسُوسَاتِ فَيُخْلَقُ فِيهِ التَّمْيِيزُ وَهُوَ قَرِيبٌ "مِنْ
سَبْعِ سِنِينَ وَهُوَ طُورٌ" آخِرٌ مِنْ أَطْوَارِ وَجُودِهِ فَيُدْرِكُ فِيهِ أُمُورًا زَائِدَةً عَلَى عَالَمِ
الْمَحْسُوسَاتِ لَا يُوجَدُ مِنْهَا شَيْءٌ "فِي عَالَمِ الْحِسِّ.

ثُمَّ يَتَرَقَّى إِلَى طُورٍ آخَرَ فَيُخْلَقُ لَهُ الْعَقْلُ فَيُدْرِكُ الْوَاجِبَاتِ
وَالْجَائِزَاتِ وَالْمُسْتَحِيلَاتِ وَأُمُورًا لَا تُوجَدُ فِي الْأَطْوَارِ الَّتِي قَبْلَهُ.

وَوَرَاءَ الْعَقْلِ طُورٌ "آخِرٌ تَنْفِخُ فِيهِ عَيْنٌ" أُخْرَى يَبْصُرُ بِهَا الْغَيْبَ وَمَا
سَيَكُونُ فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَأُمُورًا أُخْرَى الْعَقْلُ مَعْرُوفٌ "عَنْهَا كَعَزْلِ قُوَّةِ التَّمْيِيزِ
عَنِ ادْرَاكِ الْمَعْقُولَاتِ وَكَعَزْلِ قُوَّةِ الْحِسِّ عَنْ مُدْرَكَاتِ التَّمْيِيزِ وَكَمَا أَنَّ
الْمُمَيِّزَ لَوْ عَرِضَ عَلَيْهِ مُدْرَكَاتُ الْعَقْلِ لَابَاهَا وَاسْتَبَعَدَهَا فَكَذَلِكَ بَعْضُ
الْعُقَلَاءِ أَبِي مُدْرَكَاتِ النَّبُوَّةِ وَاسْتَبَعَدَهَا وَذَلِكَ عَيْنُ الْجَهْلِ إِذْ لَا مُسْتَنْدَلَهُ إِلَّا
أَنَّهُ طُورٌ "لَمْ يَبْلُغْهُ وَلَمْ يُوَلَدْ فِي حَقِّهِ فَظَنَّ أَنَّهُ لَيْسَ مَوْجُودًا فِي نَفْسِهِ.....

فَكَمَا أَنَّ الْعَقْلَ طُورٌ "مِنْ أَطْوَارِ الْإِدْمِي تَحْصُلُ فِيهِ عَيْنٌ "يَبْصُرُ بِهَا أَنْوَاعًا
مِنَ الْمَعْقُولَاتِ وَالْحَوَاسِّ مَعْرُوفَةٌ عَنْهَا فَكَذَلِكَ النَّبُوَّةُ عِبَارَةٌ "عَنْ طُورٍ
يُحْصَلُ فِيهِ عَيْنٌ "لَهَا نُورٌ" يَظْهَرُ فِي نُورِهَا الْغَيْبُ وَأُمُورٌ "لَا يُدْرِكُهَا الْعَقْلُ.

(١) اثبات النبوة - از حضرت مجدد الف ثانی بحوالہ - المنقذ من الضلال - از حضرت امام غزالی

تم جان لو کہ انسان کا جو ہر اول فطرت میں سادہ اور خالی پیدا کیا گیا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے عوالم کی کچھ خبر نہیں اور عوالم بہت زیادہ ہیں کہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیرے پروردگار کے لشکروں کو وہی جانتا ہے اور اسکو عوالم کی خبر ادراک کے واسطے سے آتی ہے پس ادراکات میں سے ہر ادراک کی تخلیق صرف اس لئے ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان عالم موجودات سے مطلع ہو اور عوالم سے ہماری مراد اجناس موجودات ہیں پس انسان میں سب سے پہلے لمس کا حاسہ پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے وہ موجودات کی اجناس پاتا ہے جیسے گرمی، سردی، تری، خشکی، نرمی، سختی وغیرہ کا ادراک کرتا ہے اور لمس کی قوت رنگوں اور آوازوں کے ادراک سے بالکل قاصر ہے بلکہ یہ لمس کے حق میں معدوم کی طرح ہے۔

پھر اسکے اندر دیکھنے کی قوت پیدا کی جاتی ہے جس کے ذریعے وہ رنگوں اور شکلوں کا ادراک کرتا ہے۔ یہ عالم محسوسات میں سب سے زیادہ وسیع ہے پھر اسکے سننے کی قوت کھول دی جاتی ہے جس سے وہ آواز اور نعمات سنتا ہے اور پھر اس کے لئے چکھنے کی قوت پیدا کی جاتی ہے اور یہاں تک کہ عالم محسوسات سے تجاوز کر جاتا ہے تو اسکے اندر تمیز پیدا کی جاتی ہے جبکہ وہ سات سال کی عمر کے قریب ہوتا ہے اور یہ اسکی وجود کے مختلف اطوار میں سے ایک طور ہے۔ جس کے ذریعے وہ ان امور کا ادراک کرتا ہے جو کہ محسوسات کے علاوہ ہیں اور عالم حس میں اس میں سے کچھ بھی نہیں پایا جاتا اور پھر ایک اور درجہ پر ترقی کرتا ہے اور اسکے لئے عقل پیدا کی جاتی ہے جو واجبات ممکنات اور مستحیلات اور ان دیگر امور کا ادراک کرتا ہے جو اسکے قبل کے درجے میں حاصل نہیں ہوتے اور عقل کے اوپر ایک اور درجہ ہے جس میں اسکی دوسری آنکھ کھل جاتی ہے اسکے ذریعے غیب کو اور مستقبل میں ہونے والے واقعات اور دیگر ایسے امور کو دیکھتا ہے جس سے عقل معزول ہے اور جس طرح کہ قوت



حس تمیز کے مُذَرَّکات سے معزول ہے اور جس طرح کہ تمیز کرنے والے کے سامنے مُذَرَّکات عقل پیش کئے جائیں تو وہ اسکا انکار کر دے اور اسے بعید جانے چنانچہ اس طرح بعض عقلا نے مدرکات نبوت کا انکار کیا اور اسکو مستبعد جانا اور یہ عین جہل ہے اس لئے کہ اس کے استناد کا سبب بجز اسکے کچھ نہیں کہ یہ ایسا درجہ ہے جہاں تک وہ پہنچا نہیں اور نہ اسکے حق میں پیدا کیا گیا ہے پس اس نے گمان کیا کہ وہ فی نفسہ موجود نہیں اور جس طرح عقل انسان کے درجات میں ایسا درجہ ہے کہ اس میں ایسی نظر حاصل ہو جاتی ہے جس کے ذریعہ سے معقولات کی مختلف قسموں کا ادراک کرتا ہے اور حواس اس سے معزول ہوتے ہیں اور اس طرح نبوت سے مراد وہ درجہ ہے جس میں ایسی نظر حاصل ہوتی ہے کہ اس کے نور میں غیب اور وہ دیگر امور ظاہر ہوتے ہیں جن کا ادراک عقل نہیں کر سکتی۔

-☆-

اس سے معلوم ہوا جسے مغیبات پر اطلاع نہیں اور جو غیب نہیں جانتا وہ اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے مثلاً عالم فاضل، فطین، سکار، محقق، حکمران اور دانشور لیکن اللہ کا نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ نبوت اور علم غیب لازم و ملزوم ہیں۔

نبی کا تمام مخلوقات سے فائق و افضل ہونا مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے علمی اعتبار سے نبی کی عظمت کا اظہار کیا اور اب عملی طور پر ہر نبی کے شرف و کمالات کا اظہار ہو رہا ہے۔ ملاحظہ ہو

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ.

اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا اے فرشتو! آدم کو سجدہ کرو پس سب ملائکہ نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کیا اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور تکبر کی راہ اختیار کی اور

کافر ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے جیسے ہی ملائکہ کو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب ملائکہ فوراً سجدہ میں گر گئے۔

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ.

پس ملائکہ نے سب کے سب نے اور یکبارگی سجدہ کیا۔

اے کائنات! تو نے بڑے بڑے منظر دیکھے لیکن یہ تو بتا

کہیں تکریم آدم جیسا منظر دیکھا

خاک کے پتلے کے سامنے نوری سر جھکائے حالت سجدہ میں ہیں۔

جبریل و میکائیل حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سر بسجود ہیں

حاملین عرش اور مقربین، خلیفۃ اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں

عالم بالا کے تمام ملائکہ یہاں تک کہ جنت کے منتظم و نگراں بھی اس دنیا میں پہلے نبی کو

سجدہ کر رہے ہیں۔

اے اللہ عظمت و کبرائی فقط تیرے لئے

ہاں وہ عظیم ہے جسے تو عظمت عطا کر دے

وہ بھی عزت و بزرگی والا جس کے سامنے تو کل نوری مخلوق کو سجدہ ریز کر دے۔

وَلِكِ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِكَ الشُّكْرُ أَوْلًا

وَآخِرًا وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنْ بَعَثْتَهُ إِلَى الْخَلْقِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

ایمان بالقدر



ایمان بالقدر

تقدیر پر ایمان

مسئلہ تقدیر یہ ہے ہمارا اس پر ایمان ہے

نُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ.

ہمارا تقدیر پر ایمان ہے وہ تقدیر بندے کے حق میں خیر ہو یا شر۔

تقدیر کے معنی اندازہ کے ہیں۔

آج کوئی عمارت بنائی جاتی ہے انجینئر حضرات اندازہ لگاتے ہیں کہ اس عمارت میں

اتنا سیمنٹ لگے گا اتنا سر یا استعمال ہوگا اتنی لکڑی استعمال ہوگی پھر یہ عمارت اتنے آدمیوں کے

لیے کافی ہوگی اور یہ عمارت پچاس سال تک رہے گی اس کے بعد یہ عمارت گر جائے گی..... الخ

انسانی اندازے غلط ہو سکتے ہیں بلکہ غلط ہوتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے اندازہ

سے زائد سیمنٹ لگے ہو سکتا ہے سر یا ان کے اندازہ سے کم لگے ہو سکتا ہے وہ عمارت چالیس سال

بعد زمین بوس ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اللہ تعالیٰ کا اندازہ ہے۔ یہ اس کے علم و قدرت سے

عبارت ہے یہ آدمی اتنے سال زندہ رہے گا حادثاتی موت آئے گی یا طبعی موت مرے گا اتنا

رزق حاصل کرے گا ایسے اعمال کرے گا۔ زندگی بھر برائیاں کرتا رہے گا لیکن زندگی کے آخری

لمحات میں توبہ کرے گا اور سزاوار جنت ہوگا۔ انسانی اندازے تو غلط ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا

اندازہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا علم کائنات کے ہر ذرے کو محیط ہے اس کا علم کامل و مکمل ہے اور قادر مطلق ہے گویا تقدیر پر ایمان اللہ کے علم پر ایمان ہے اور اسکی قدرت پر ایمان ہے دل و جان سے اقرار کرتے ہیں کہ اے خالق و مالک ہمارا تیری تقدیر پر ایمان ہے وہ تقدیر ہمارے حق میں بری ہو یا اچھی ہمارا اس پر ایمان ہے ہاں تیری جناب میں درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مقدر میں محرومی ہے تو اپنے فضل و کرم سے محرومیاں مٹا دے اور ہمارے مقدر میں دائمی انعامات اور ابدی سعادتیں لکھ دے کیونکہ تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ. دعاء تقدیر بدل دیتی ہے۔

-☆-

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ((كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)).

(مسلم: ۱۶/۲۶۵۳)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ ارشاد فرمایا اس کا عرش پانی پر تھا۔

-☆-

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ - ((اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، قَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ.

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ

وسلم - نے ارشاد فرمایا:

حضرت آدم و موسیٰ علیہما السلام - نے اپنے رب کی بارگاہ میں دلائل دیئے تو آدم - علیہ

السلام - حضرت موسیٰ - علیہ السلام - پر دلائل میں غالب رہے - حضرت موسیٰ علیہ السلام - نے فرمایا کہ

آپ وہ آدم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح سے پھونکا - اور سجدہ

کروایا آپ کے لئے اپنے فرشتوں سے - آپ کو جنت میں سکونت بخشی - پھر آپ نے اپنی لغزش کی

وجہ سے لوگوں کو زمین کی طرف اتارا -

-☆-

فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ،

وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَابِحَ فِيهَا تَبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكُمْ وَجَدْتُ اللَّهَ

كَتَبَ التَّوْرَةَ أَنْ أُخْلِقَ. قَالَ مُوسَى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتُ

فِيهَا ﴿وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى﴾؟! قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا

كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى - صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا)). (مسلم: ۲۶۵۲/۱۳)

حضرت آدم - علیہ السلام - نے فرمایا کہ آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے منتخب

فرمایا اپنی رسالت اور اپنے کلام سے۔ اور آپ کو تخیال عطا فرمائیں جن میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔ اور آپ کو ہم کلامی سے قرب بخشا، فرمائیے کہ میری پیدائش سے کتنا عرصہ پہلے آپ نے پایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو لکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ چالیس سال پہلے۔ حضرت آدم نے فرمایا تو کیا توریت میں یہ بھی دیکھا کہ آدم نے اپنے رب کی فرمانبرداری سے لغزش کی تو کامیاب نہ ہوئے، فرمایا ہاں آپ نے فرمایا تو آپ اس لغزش پر ملامت کرتے ہیں۔ جس کا کر لینا میرے مقدر میں میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھا جا چکا تھا۔ فرمایا نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم، موسیٰ، علیہ السلام۔ پر دلائل میں غالب رہے۔

—☆—

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَمَلَهُ، وَأَجَلَهُ، وَرِزْقَهُ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ أَهْلَ النَّارِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ)). (مسلم: ۱/۲۶۴۳)

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ رہتا ہے پھر اتنی مدت منجمد خون ہوتا ہے اور پھر اتنی مدت گوشت کا ٹکڑا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتیں بتا کر

بھیجتا ہے تو فرشتہ اس کے کام، اس کی موت کا اس کا رزق اور بد بخت ہے یا نیک بخت ہے سب کچھ لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے اور تم میں بعض دوزخیوں کے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ سامنے آتا ہے اور جنتیوں کے کام کرتا ہے پھر اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں بعض جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اچانک تقدیر کا لکھا ہوا اس کے سامنے آتا ہے اور دوزخیوں کے کام کر لیتا ہے۔ پھر وہاں ہی پہنچتا ہے۔

—☆—

قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ

أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ)). (بخاری: ۶۶۰۷)

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے فرمایا (کبھی ایسے ہوتا ہے کہ) بندہ عمل اہل نار کے کرتا ہے اور وہ ہے اہل جنت سے، اور (کبھی) عمل اہل جنت کے کرتا ہے اور وہ ہے اہل نار سے۔ اعمال کا اعتبار صرف انجام پر ہے۔

—☆—

وَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّوْنِ، أَدْرَكَ ذَلِكَ

لَا مُحَالَءَ، فَرَزْنَا الْعَيْنِ النَّظْرُ، وَزَنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَتَمَنَّى وَتَشْتَهِي،

وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ، أَوْ يُكَذِّبُهُ)). (مسلم: ۲۰/۲۶۵۷)

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے آدمی پر اس کا زنا

کا حصہ لکھا ہے۔ جسے وہ یقیناً پائے گا لہذا آنکھ کا زنا نظر ہے۔ اور زبان کا زنا گفتگو ہے نفس تمنا اور خواہش کرتا ہے۔ ستر اس خواہش کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے۔

—☆—

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((مَنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَيْهَمَةُ بِبَيْهَمَةٍ جَمْعَاءَ، هَلْ تُحْسُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟! حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا))، ثُمَّ قَالَ: ﴿فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾.

(بخاری: ۱۳۵۸، ۱۳۵۹)

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

کہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور بے عیب بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں کوئی ناک، کان کٹا پاتے ہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ کی فطرت ہے جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ کی خلق میں تبدیلی نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے۔

—☆—

عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ - تَعَالَى - : الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ، فَقَالَ: مَا اَكْتُبُ؟! قَالَ: الْقَدْرَ: مَا كَانَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ)). (ترمذی: ۲۱۵۵)

حضرت عبادہ ابن صامت - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔ پھر فرمایا اس کو لکھ، بولا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ، تب اس نے جو کچھ ہو چکا اور جو ہمیشہ تک ہوگا لکھ دیا۔

-☆-

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ، أَتَدْرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنِي: ((هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ، وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ، وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا)).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ ایک بار حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - اپنے کا شانہء اقدس سے تشریف لائے کہ دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ فرمایا کہ کیا جانتے ہو یہ کیا کتابیں ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ تو دہنے ہاتھ کی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ کتاب رب العالمین کے پاس سے آئی ہے۔ جس میں تمام جنتیوں کے نام اور ان کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر آخر تک کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے۔ لہذا ان میں کبھی بھی نہ زیادتی کی جائے گی، اور نہ کمی کی جائے گی۔

-☆-

ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ: ((هَذَا كِتَابٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ، فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ، وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ، وَلَا يُنْقَضُ مِنْهُمْ أَبَدًا)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ، فَنَبَذَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: ((فَرَعَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ. ﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾. (ترمذی: ۲۱۴۱)

پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے آئی ہے۔ اس میں دوزخیوں اور ان کے باپ دادوں اور قبیلوں کے نام ہیں اور پھر آخر تک ٹوٹل لگا دیا گیا۔ اب ان میں کبھی زیادتی، کمی نہیں ہو سکتی۔ صحابہ نے عرض کیا عمل کا ہے میں رہا یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر اس معاملہ سے فراغت ہو چکی۔ فرمایا سیدھے رہو قرب الہی حاصل کرو۔ کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے۔ اگرچہ پہلے کوئی بھی کام کرے اور یقیناً دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کوئی عمل کرے۔ پھر حضور۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے اشارہ فرما کر انہیں چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ایک ٹولہ جنتی اور دوسرا ٹولہ دوزخی ہے۔

—☆—

عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رُقِيَّ نَسْتَرُقِيهَا، وَدَوَّاءٌ نَتَدَاوِي بِهِ، وَتُقَاةٌ نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا؟! قَالَ: ((هِيَ أَيْضًا مِنْ قَدْرِ اللَّهِ)). (ترمذی: ۲۰۶۵)

حضرت ابو خزامہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے راوی ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - مطلع فرمائیے جو منتر ہم کرتے ہیں۔ جو دو انہیں اور پرہیز ہمارے استعمال میں آتے ہیں کیا یہ اللہ کی تقدیر پلٹ دیتے ہیں۔ فرمایا! یہ خود اللہ کی تقدیر سے ہیں۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ، فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَ وَجْهَهُ، فَقَالَ: ((أَفْبَهَذَا أَمْرُكُمْ، أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ عَلَيْكُمْ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ! عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَازَعُوا فِيهِ)). (ترمذی: ۲۱۳۳)

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ ہم مسئلہ تقدیر پر جھگڑ رہے تھے۔ تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا کیا تمہیں اس چیز کا حکم دیا گیا ہے یا میں اسی کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا۔ تم سے پہلے لوگوں نے جب اس مسئلہ پر جھگڑے کئے تو ہلاک ہی ہو گئے۔ میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں نہ جھگڑو۔

-☆-

عَنْ أَبِي مُوسَى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةِ قَبْضَتِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ، مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ، وَالْأَبْيَضُ، وَالْأَسْوَدُ، وَبَيْنَ ذَلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ)). (ابوداؤد: ۴۶۹۳)

حضرت ابو موسیٰ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - سے سنا ہے کہ اللہ نے آدم کو زمین کی تمام زمینوں سے لے کر بنایا، اور آدم کے بچے زمین کی ہر جگہ پر پیدا ہوئے، اور ان کی رنگتیں زمین کی رنگتوں کے مطابق ہو گئیں، اور ان کی طبیعتیں بھی زمین کی طبیعتوں کے مطابق ہو گئیں۔

وسلم۔ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اللہ تعالیٰ نے آدم۔ علیہ السلام۔ کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی۔ لہذا اولاد آدم زمین کے اندازے پر آئی۔ ان میں سرخ، سفید، کالے اور درمیانے۔ اور نرم و سخت، پلید و پاک ہیں۔

—☆—

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ : ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَا ضَلَّ، فَلِذَلِكَ أَقُولُ : جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ)). (ترمذی: ۲۶۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمر۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا کی۔ پھر ان پر اپنی شعاع نور ڈالی۔ جسے اس نور سے کچھ پہنچا وہ ہدایت پا گیا۔ جو اس سے رہ گیا وہ گمراہ ہو گیا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ قلم اللہ کے علم پر سوکھ چکا۔

—☆—

وَقَالَ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبَّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ))، فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ! آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ، فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ : ((نَعَمْ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ، يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ)). (ترمذی: ۲۱۴۰)

اور حضرت انس۔ رضی اللہ عنہ۔ نے فرمایا کہ رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اکثر یہ

فرماتے تھے، اے دلوں کے پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہم آپ پر اور آپ کی تمام لائی ہوئی چیزوں پر ایمان لا چکے تو کیا اب بھی آپ ہم پر خوف کھاتے ہیں۔ فرمایا ہاں لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ ہیں جد ہر چاہے انہیں پھیر دے۔

—☆—

عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ، حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ)). (ابن ماجہ: ۸۱)

حضرت علی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے۔

(۱): - گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲): - میں (محمد - صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں، مجھے اللہ نے حق سے بھیجا۔

(۳): - مرنے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لائے۔

(۴): - تقدیر پر ایمان لائے۔

—☆—

عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ، جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً)).

(ترمذی: ۲۱۴۷)

حضرت مطرب بن عکامس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے متعلق زمین میں مرنے کا فیصلہ فرمادیتا ہے تو اس کے لئے وہاں ضروری کام ڈال دیتا ہے۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: ((مِنْ آبَائِهِمْ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))، فَقُلْتُ: وَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: ((مِنْ آبَائِهِمْ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))، (ابوداؤد: ۴۷۱۷)

حضرت عائشہ - رضی اللہ عنہا - نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - مسلمانوں کے بچے - (کہاں جائیں گے) فرمایا وہ اپنے آباء (باپ دادا) سے ہیں۔ تو میں بولی! یا رسول اللہ بغیر عمل؟ فرمایا اللہ جانتا ہے وہ کیا کرنے والے تھے۔ میں نے عرض کیا تو کفار کے بچے؟ فرمایا وہ اپنے آباء (باپ دادا) سے ہیں۔ میں بولی بغیر کچھ کئے؟ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرنے والے تھے۔

-☆-

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((إِنَّ اللَّهَ - عَزَّ وَجَلَّ - فَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِّنْ خَمْسٍ مِّنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ، وَمَضَجِعِهِ، وَآثَرِهِ، وَرِزْقِهِ))، (احمد: ۱۹۷/۵)

حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں بندہ کے متعلق پانچ چیزوں سے فارغ ہو چکا ہے۔

اس کی موت سے۔

اس کے عمل سے

اس کے آرام کرنے کی جگہ۔

اس کے اثر (نشان قدم)۔

اور اس کے رزق سے۔

—☆—

عَنْ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ وَقَعَ نَفْسِي شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ، فَحَدَّثَنِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي؟ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ اللَّهَ -عَزَّوَجَلَّ- عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ، عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ، كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِّنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَلَوْ مَتَّ عَلَيَّ غَيْرُ هَذَا لَدَخَلْتُ النَّارَ.

ابن دیلیمی نے فرمایا کہ میں ابی ابن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دل میں تقدیر کے متعلق شکوک پڑھ گئے مجھے کوئی حدیث سنائیے شاید اللہ میرے دل سے وہ دور فرمادے۔ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان پر ظلم نہیں اور اگر ان پر رحم فرمادے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہے۔ اور اگر تم احد برابر

سونا اللہ کی راہ میں خیرات کرو تو اللہ قبول نہ کرے گا جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ۔ اور یہ نہ جان لو کہ جو تمہیں پہنچا وہ تم سے بچ سکتا نہ تھا اور جو تم سے بچ گیا وہ تمہیں پہنچ نہ سکتا تھا اور اگر تم اس کے سواء کسی اور عقیدے پر مرے تو آگ میں جاؤ گے۔

—☆—

قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَ

ذَلِكَ. (احمد: ۵/۳۱۷)

فرماتے ہیں پھر میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس گیا تو انہوں نے بھی یہ ہی فرمایا،

پھر میں حذیفہ ابن یمان کے پاس گیا تو انہوں نے بھی یہ ہی فرمایا،

پھر میں زید بن ثابت کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسی طرح نبی کریم - صلی اللہ

علیہ وسلم - سے حدیث بیان کی۔

—☆—

وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْهِ السَّلَامَ،

فَقَالَ: إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحَدَثَ، فَلَا تُقْرَأُ مِنِّي السَّلَامَ،

فإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي

أُمَّتِي - أَوْ: فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - خَسْفٌ، أَوْ مَسْخٌ، أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ)).

(ابوداؤد: ۴۶۱۳)

حضرت نافع نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے پاس آیا بولا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔ فرمایا میں نے سنا ہے وہ بدعتی ہو گیا۔ اگر واقعی وہ بدعتی ہو گیا تو اسے میرا سلام نہ کہنا۔ میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کو فرماتے سنا کہ میری امت میں یا اسی امت میں دھنسا صورت بدلنا، پتھر برسنا ہوگا قدریوں میں (یعنی جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں)۔

—☆—

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسْمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْضًا مِّنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: ذُرِّيَّتِكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبَيْضُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَقَالَ: رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ: دَاوُدُ فَقَالَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتُ عُمُرَهُ قَالَ: سِتِّينَ سَنَةً قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً.

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم - علیہ السلام - کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے تا قیامت ان کی اولاد کی روئیں نکلیں جنہیں اللہ پیدا فرمانے والا ہے اور ان میں ہر انسان کی دو آنکھوں کے بیچ نور کی چمک دی پھر انہیں آدم پر پیش فرمایا۔ وہ بولے اے رب یہ کون ہیں فرمایا تمہاری اولاد ان میں ایک شخص کو دیکھا تو ان کی آنکھوں کے درمیان کی چمک پسند آئی۔ بولے اے رب یہ کون ہے فرمایا حضرت داؤد بولے اے رب ان کی عمر کتنی مقرر فرمائی ہے فرمایا ساٹھ سال۔ عرض کیا مولا میری عمر میں سے چالیس سال انہیں بڑھا دے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَلَمَّا أَنْقَضِي عُمُرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوْلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ: أَوْلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ فَجَحَدَ آدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ فَأَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِيءٌ وَخَطِيءٌ ذُرِّيَّتُهُ)). (ترمذی: ۶: ۳۰۷)

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے فرمایا کہ جب آدم - علیہ السلام - کی عمر ماسوائے چالیس سال پوری ہوئی تو ان کی خدمت میں ملک الموت حاضر ہوا آدم بولے کیا ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں؟ فرمایا کیا وہ تم اپنے فرزند داؤد کو نہ دے چکے۔ حضرت آدم انکاری ہوئے اس لئے ان کی اولاد انکار کرنے لگے۔ حضرت آدم بھول کر درخت سے کھا گئے لہذا ان کی اولاد بھولنے لگی۔ حضرت آدم نے خطا کی تو ان کی اولاد خطائیں کرنے لگی۔

-☆-

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ حِينَ خَلَقَهُ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنَى فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيضَاءَ كَأَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرَى، فَأَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَأَنَّهُمُ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلذِّي فِي يَمِينِهِ: إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي وَقَالَ لِلذِّي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَى: إِلَى النَّارِ وَلَا أَبَالِي)).

(احمد: ۶/۲۳۱)

حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ان کے داہنے کندھے پر دستِ قدرت لگایا جس سے سفید رنگ کی اولاد چیونٹیوں کی طرح نکالی اور ان کے بائیں کندھے پر مارا تو کالی

اولاد کو نلے کی طرح نکالی۔ پھر داہنے والوں کے متعلق فرمایا کہ یہ جنت کی طرف ہیں۔ مجھے پرواہ نہیں، بائیں کندھے والوں کے متعلق فرمایا یہ دوزخ کی طرف ہیں مجھے پرواہ نہیں۔

—☆—

وَعَنْ أَبِي نَضْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— يُقَالُ لَهُ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ— دَخَلَ أَصْحَابَهُ يَعُودُونَ لَهُ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالُوا لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ— صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— ((خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتَّى تَلْقَانِي)) قَالَ بَلَى، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ— صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ— يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ— عَزَّ وَجَلَّ— قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَأُخْرَى بِالْيَدِ الْأُخْرَى، وَقَالَ: هَذِهِ لِهَذِهِ، وَهَذِهِ لِهَذِهِ وَلَا أَبَالِي)). وَلَا أُدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا.

(احمد: ۵/۶۸)

حضرت نضرہ سے روایت ہے کہ حضور۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے صحابہ میں سے ایک صاحب جنہیں عبد اللہ کہا جاتا تھا ان کی بیمار پرسی کے لئے ان کے دوست گئے وہ رورہے تھے۔ تو یہ حضرت بولے کیوں روتے ہو؟ کیا تم سے حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اپنی مونچھیں کٹواؤ پھر اس کے پابندر ہو یہاں تک کہ مجھے بلو۔ وہ بولے ہاں لیکن میں نے رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل نے اپنے داہنے ہاتھ میں ایک مٹھی لی اور دوسرے ہاتھ میں اور فرمایا کہ یہ اس کے لئے ہے اور یہ اس کے لئے ہے اور مجھے پرواہ نہیں اور مجھے خبر نہیں کہ میں کون سی مٹھی میں تھا۔

—☆—



وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: ((أَخَذَ اللَّهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنِعْمَانَ يَعْنِي: عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَاهَا فَفَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قَبْلًا قَالَ: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ. أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُلْهِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ﴾. (احمد: ۱/۲۷۲)

حضرت ابن عباس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے

ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے نعمان یعنی عرفات میں عہد لیا اس طرح کہ ان کی پشت سے ساری اولاد نکالی۔ انہیں حضرت آدم کے سامنے چیونٹیوں کی طرح بکھیر دیا پھر آدم - علیہ السلام - کے سامنے گفتگو فرمائی۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب بولے ہاں (اللہ نے فرمایا) یہ شہادت ہم نے اس لئے لی۔ کہ ہمیں قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس سے غافل تھے یا یہ نہ کہہ دو کہ شرک تو صرف ہمارے باپ دادوں نے کیا ہم تو ان کے بعد کی پیداوار ہیں (یہ نہ کہہ دینا) کیا تو ہم کو باطل پرستوں کے جرموں سے ہلاک فرماتا ہے۔

-☆-



علم الساعة



علم الساعة

قَالَ : فَأَخْبِرُنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ .

ترجمة الحديث:

حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے قیامت کی خبر دیجئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسئول عنہا سائل سے اعلم نہیں۔

-☆-

حضرت جبریل امین نے حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے جتنے سوال کئے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ان کے جوابات بڑے واضح ارشاد فرمائے لیکن علم الساعة کے بارے میں جواب کا انداز بدل گیا۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ اگر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس کا جواب مرحمت فرمادیتے تو ہر ایک کو قیامت کے وقوع کا علم ہو جاتا جو منشاء قدرت کے خلاف ہے۔

ایک موقع پر ایک اعرابی نے بھی یہی سوال کیا تھا

متی الساعة؟ یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس وقت بھی جواب مختلف انداز سے دیا

اس سے سوال کر دیا:



ما اعددت لها. تو نے اس قیامت کے بارے میں تیاری کیا کی ہے؟
یہاں بھی اگر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - قیامت کی تاریخ بتا دیتے تو ہر ایک کو وقوع
قیامت کا علم ہو جاتا۔ یہ قرآنی منشاء کے خلاف ہے۔

لاتاتیکم الساعة الابغثة.

قیامت تمہارے پاس اچانک آئے گی۔

بعض کا خیال ہے کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو وقوع قیامت کا علم نہیں ہے۔
یہ خیال کسی طور پر بھی درست نہیں ہے
کیونکہ

جبریل امین علیہ السلام کے جتنے سوالات ہیں سب کا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم - کو علم ہے اگر کسی حکمت کے تحت جواب کا انداز بدل دیا جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا
کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اس کا جواب بھی معلوم نہیں تھا۔

جبریل امین - علیہ السلام - اس جواب کے بعد علامت قیامت بولتے ہیں۔ اگر
قیامت کا علم ہی نہیں تھا تو علامات قیامت کیسے بیان کر دیں۔ علامات اسی کی بیان کی جاتی ہیں
جس کا علم ہوتا ہے۔



حیات النبی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء
والمرسلين قائد الغر المحجلين وعلى آله بدور الدجى واصحابه نجوم
الهدى ومن تبعهم الى يوم الدين. اما بعد!

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا وجود مبارک سراپا رحمت
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین، تمام جہانوں کیلئے رحمت بنایا ہے۔ سارے جہاں
حضور کے خوانِ رحمت سے پل رہے ہیں۔ اس بھری کائنات میں جہاں بھی رحمت کا بسیرا ہے
جس جگہ بھی رحمت و شفقت کی بہاریں ہیں یہ سب حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا صدقہ ہے۔
کائنات میں چہل پہل رحمت کے طفیل ہے اگر رحمت نہ رہے تو کائنات تباہ و برباد
ہو کر پردہ عدم میں چلی جائے۔ رحمت کا مرکز و محور وجود مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہے۔

توبات بالکل واضح ہوئی کہ اگر یہ جہاں رنگ و نور میں دھلا ہوا ہے تو وجود مصطفیٰ - صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ہے اور حضور حیاة حقیقیہ سے متصف ہیں۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو

چمن دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے



زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں
 آج بھی ملائکہ و فرشتے
 سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ .

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۸۱۶)		صفحہ ۱۸۲۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۳۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۴

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۵
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۰۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۱
موارد النظمان	رقم الحدیث (۲۳۹۲)		صفحہ ۵۹۲
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۲	صفحہ ۵۱۷
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۵
عمل اليوم والیلة للنسائی / رقم الحدیث (۶۶)			صفحہ ۱۶۷
شرح النیة للبغوی	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
قال الحاکم:	صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۰

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - رفعتِ شان کیلئے کچھ فرشتوں کو سیاح بنا دیا وہ روئے زمین کی سیر و سیاحت کرتے ہیں اور اس کرۂ ارضی کا چکر لگاتے ہیں جہاں بھی حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا امتی حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرتا ہے یہ فرشتے فوراً اس سلام کو دربارِ مصطفوی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں پہنچا دیتے ہیں۔

اے نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیارے امتی تیری کس درجہ نیک بختی ہے کہ توجہ بھی بارگاہِ خیر الواری - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں نہایت ادب و احترام سے کہتا ہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس سلام کو خود سنتے ہیں اور اسی آن ملائکہ سیاحین بارگاہِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر عرض کر دیتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلاں آدمی آپ پر سلام پیش کر رہا ہے۔

جب ایک امتی کے سلام کو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خود بھی سنتے ہوں اور فرشتے بھی عرض کرتے ہوں تو پھر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کس شفقت و پیار سے اس سلام کا جواب دیتے ہوں گے اور جب ایک مرتبہ ہی دربارِ نبوی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے سلام کا جواب آ گیا تو تیرے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آج بھی اپنے روضہ اقدس کے اندر زندہ ہیں یہ وہاب و معطی اللہ کا خصوصی عطیہ ہے اللہ کے عطیہ پر کسی کو لب کشائی کی اجازت نہیں۔

یہ سیاح فرشتے حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر سلام کی تلاش میں رہتے ہیں۔

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آج بھی
جہاں سے بھی درود شریف بھیجا جائے پہنچ جاتا ہے

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ ؛ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي .

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ - رضی اللہ عنہ - کے فرزند ارجمند حضرت امام حسن مجتبیٰ - رضی اللہ عنہ - سے
روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: (اے میرے امتیو!) تم

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۶۶۵)

قال الالبانی: صحیح لغيره

قال المنذرى: رواه الطبرانی في الكبير باسناد حسن

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۴۷۵) جلد ۲ صفحہ ۴۹۶

قال المحقق: حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۷۲۹۵) جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۲

قال البيهقي: رجاله رجال الصحيح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۸۰۴) جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۳

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن

جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود شریف بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ تک پہنچتا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا دربار گہر بار کس درجہ فیوض و برکات سے لبریز ہے اور حاضری دینے والے افراد پر کس درجہ لطف و کرم کی برکھا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے دربار اقدس کے انتظامات کسی بھی بادشاہ کے دربار سے کم نہیں فرمائے بلکہ یہ دربار اقدس جملہ رعنائیوں سے اور پوری آب و تاب سے اس عالم گیتی پر اپنی نوازشات فرما رہا ہے۔

آج حیرت انگیز ایجادات کا دور ہے اس دور میں ہم ایک جگہ بیٹھے بیک وقت کئی ذرائع سے رابطہ کر لیتے ہیں۔ قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی عزت و عظمت کے کہ غیر سائنسی دور میں بھی اللہ ذوالجلال والا کرام نے آپ کی خاطر کیا کیا انتظام فرمائے۔ یہ انتظامات زندہ نبی کیلئے ہیں جو آج بھی اپنے روضہ اقدس میں زندہ و جاوید ہیں اور صدیوں سے آپ کی بارگاہ میں جو خوش قسمت بھی درود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہے وہ درود شریف بارگاہ خیر الوریٰ میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت قائم و دائم رہے گا۔

دنیا کے انتظامات میں خلل آسکتا ہے خرابی و فساد سے نظام نظام معطل ہو سکتا ہے لیکن جب انتظام فرمانے والا ساری کائنات کا خالق و مالک ہو اور ہر چیز پر قادر ہو تو وہ نظام اس قسم کے نقائص و عیوب سے منزہ ہوا کرتا ہے۔

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر آج بھی
فرشتہ مقرر رہے جو درود شریف بھیجنے والوں کا
نام لے کر درود شریف پہنچاتا ہے

إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمَاءَ الْخَلَائِقِ، فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى
قَبْرِى إِذَا مِتُّ فَلَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّى عَلَى صَلَاةِ الْإِقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! صَلَّى عَلَيْكَ
فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ : فَيُصَلِّى الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى ذَاكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ
وَاحِدٍ عَشْرًا.

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو سننے کی
طاقت عطا فرمائی ہے اور جب میرا وصال ہوگا تو وہ میرے روضہ اقدس پر قائم ہوگا۔ جب بھی
کوئی مجھ پر درود شریف بھیجے گا تو وہ فرشتہ عرض کرے گا

اے سراپا حمد و خوبی! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود شریف بھیجا ہے۔
حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

رب تبارک و تعالیٰ اس درود بھیجنے والے آدمی پر ہر درود شریف کے بدلے دس مرتبہ صلوات بھیجے گا۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں اور اپنی امت کے تمام اعمال پر مطلع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی امت کے احوال سے باخبر رکھنے کیلئے جہاں خود آپ کو بے پناہ کمالات عطا فرمائے وہاں آپ کے روضہ اقدس پر ایک فرشتہ بھی مامور فرما دیا یہ دربانِ درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلایق کے اسماع (تمام مخلوق کو سننے کی طاقت) رکھتا ہے ہر چھوٹے اور بڑے کی آواز کو جانتا ہے۔ جب دربارِ درِ مصطفیٰ کا یہ عالم ہے تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اپنی ذات اطہر و برتر کا عالم کیا ہوگا۔ جب کبھی کوئی امتی آپ کی ذات اقدس پر درود شریف کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو یہ فرشتہ فوراً عرض کرتا ہے یا رسول اللہ! فلاں آدمی فلاں کا بیٹا آپ پر درود شریف پڑھ رہا ہے۔ یہ فرشتہ ہر فرد کے نام سے واقف ہے ہر رنگ و نسل کے نام سے واقف ہے جہاں سے بھی کوئی صلاۃ بھیجے یہ فرشتہ اس صلاۃ کو سن کر بارگاہِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں عرض کر دیتا ہے۔ یہ زندہ و جاوید نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنے روضہ اقدس میں اپنے امتیوں کا درود شریف سن کر کتنے خوش ہوتے ہونگے۔

اسماع الخلاق:

اس موکل فرشتے کو تمام مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے صرف طاقت ہی نہیں بلکہ وہ بالثقیل تمام لوگوں کی باتیں سنتا ہے کیونکہ کسی وقت بھی کوئی دوران گفتگو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کر سکتا ہے یہ فوراً اس سلام کو سن کر بارگاہ

خیر الوریٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں پیش کر سکتا ہے۔ یہ فرشتہ کس شان والا ہے؟
غور کیجئے!

اس وقت دنیا میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں اور ایک وقت میں کتنے لوگ باتیں کرتے ہیں ان میں سے جو بھی جس وقت سلام عرض کرتا ہے روضہ اقدس پر مامور فرشتہ فوراً سن لیتا ہے اور بارگاہ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں عرض کرتا ہے کہ فلاں فلاں کا بیٹا آپ پر دور دشریف بھیج رہا ہے۔

کبھی کبھی انسان درود شریف پڑھتے وقت اتنی مدھم آواز سے پڑھتا ہے کہ ساتھ بیٹھنے ہوئے آدمی کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کیا کر رہا ہے لیکن دربار مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے قربان جائیں وہ اتنی مدھم آواز کو بھی سن لیتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ

بعض لوگوں کے باپ کا کسی کو علم نہیں ہوتا اور وہ غلط آدمی کو اس کا باپ تصور کر لیتے ہیں کہ دربار مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی برکت ملاحظہ ہو کہ وہاں مامور فرشتہ ہر آدمی کے نام سے واقف ہے نام سے ہی نہیں بلکہ باپ کے نام سے بھی واقف ہے۔

جب دربان فرشتے کے علم کا یہ عالم ہے تو خود سرور عالم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی وسعت کا عالم کیا ہوگا۔ اس دربار کی معلومات تک کوئی نہیں پہنچ سکتا تو آقا و مولیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معلومات تک کسی کی رسائی ہوگی۔



عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم

إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بِقَبْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ اللَّهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ، فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ
أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ: هَذَا فَلَانُ ابْنُ فَلَانٍ قَدْ صَلَّى
عَلَيْكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمار بن یاسر - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم - نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے روضہ اقدس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ اللہ
تعالیٰ نے اسے الخلائق (تمام مخلوقات) کے سننے کی طاقت عنایت فرمائی ہے۔ قیامت تک مجھ پر
جو فرد بھی درود شریف بھیجے گا یہ فرشتہ مجھے درود شریف پڑھنے والے کا نام اس کے باپ کا نام بتائے
گا اور کہے گا: (یا رسول اللہ!) یہ فلاں بن فلاں ہے جس نے آپ پر درود شریف بھیجا ہے۔

- ☆ -

جلد ۲ صفحہ ۲۹۳

جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۱

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۶۶۷)

مجمع الزوائد / رقم الحدیث (۱۷۲۹۱)

قال الہیثمی وبقیۃ: رجالہ رجال الصحیح

روضہ اقدس پر متعین یہ فرشتہ کتنے نصیبوں والا ہے در مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی دربانی ہزاروں بادشاہیوں سے افضل و برتر ہے یہ دربان مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - در مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی برکت سے کس درجہ باکمال ہے کہ تمام مخلوق کی آوازوں کو سنتا ہے اور ہر ایک کے درود شریف کو سنتا ہے اور اسکی اطلاع حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں پہنچاتا ہے۔

غور کیجئے!

ایک ہی وقت میں کتنے لوگ درود شریف کا نذرانہ بارگاہ خیر الوریٰ میں پیش کرتے ہیں۔ بسا اوقات لاکھوں افراد بیک وقت درود شریف پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ فرشتہ ہر ایک کی آواز کو پہنچانتا ہے اور ہر ایک کے درود شریف کی تعداد جانتا ہے اور پھر ایک ایک کا نام مع ولدیت کے پیش کر دیتا ہے۔

اگر ایک دربارن کو اللہ تعالیٰ یہ کمالات عطا فرماتا ہے کہ بیک وقت لاکھوں نہیں کروڑوں کی آوازیں سنتا ہے کروڑوں نہیں اربوں کی آوازیں سنتا ہے اور ہر ایک کو مع اسکی والدیت کے جانتا ہے تو جس دربار کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس پر کرم کیا خود اس دربار کے مکین محبوب رب العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے کمالات کا عالم کیا ہوگا۔ یقیناً حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہر ایک کی آواز کو سنتے ہیں اپنے امتیوں کی صداوں کو سنتے ہیں اور باذن اللہ اپنے روضہ اقدس میں جلوہ گری فرماتے ہوئے کرم بھی فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَاصِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ : إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَهُمْ ، فَوَاللَّهِ! مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ .

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اپنے اس گھر میں داخل ہوا کرتی جس میں حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہیں (یعنی روضہ اقدس) اس حال میں کہ میں پردہ نہ کیا کرتی اور میں کہتی یہ میرے سر تاج حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہیں۔

اور یہ میرے ابا حضرت ابوبکر صدیق - رضی اللہ عنہ - ہیں جب حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ ذوالجلال کی قسم! میں جب بھی اس حجرے میں داخل ہوئی تو پردہ کر کے داخل ہوئی حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۷۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۴
قال الالبانی:	رجالہ رجال الصحیح كما قال البیهقی		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۵۳۶)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۴۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۶۰۹
قال الحاکم:	حدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۵۷
قال البیهقی:	رواه احمد ورجالہ رجال الصحیح		

یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل ہے آپ نے پوری امت کو راہ ہدایت بتایا کہ جو قبور میں چلے جاتے ہیں وہ عدم محض نہیں ہو جاتے بلکہ جیسے ان کا رتبہ و مقام ہے ویسے ہی وہ زندہ و جاوید ہیں۔

جب تک حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پہلو میں صرف حضرت ابو بکر - رضی اللہ عنہ - مدفون رہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے روک ٹوک اس حجرہ مبارکہ میں داخل ہو جاتیں اور فرماتیں ایک اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہیں اور دوسرے میرے ابا جان ہیں دونوں سے پردہ کیسا؟ اور جب حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - ساتھ دفن ہو جاتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باپردہ داخل ہوتیں حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

اہل قبور اپنی اپنی شان کے مطابق زندہ ہیں تو جو بھی ان کو السلام علیکم کہے گا تو یہ انشاء اللہ جواب سے نوازیں گے کیونکہ سلام کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔ یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہ - کا ایمان ہے۔ وہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو حیا بقیہ سے متصف مانتی ہیں۔ ان کا ایمان ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ان کی ہر حرکت کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان کی آمد و رفت سے باخبر ہی نہیں بلکہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صدقے آپ کے یار بھی حیا سے سرفراز ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہ - حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - سے اسی طرح پردہ کرتی ہیں جس طرح وہ اس دنیا میں پردہ کیا کرتی تھیں۔ حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - کے وصال فرمانے سے انکی زندگی وحیثیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی
سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام
خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۱۴۱۰)	صفحہ ۲۵۰
وقال النووي:	رواه ابوداود باسناد صحیح	
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	صفحہ ۱۷۵ جلد ۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۴۱)	صفحہ ۵۷۰ جلد ۱
قال الالبانی:	حسن	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۵۹)	صفحہ ۵۷۵ جلد ۹
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۷۰)	صفحہ ۴۰۲ جلد ۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۵)	صفحہ ۲۹۱ جلد ۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۹۶)	صفحہ ۲۵۲ جلد ۱۰
قال البیہقی:	رجالہ ثقات	

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

-☆-

وہ امتی کتنے نصیبوں والا ہے جسے بارگاہ خیر الواری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلام کا جواب آئے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جس کو سلامتی کی دعا دے دیں یقیناً وہ دونوں جہاں میں سلامت رہے گا۔ دنیا کی آفات سے دنیاوی پریشانیوں سے سلامت رہے گا۔ وقت نزع تک ایف سے یوں سلامت رہے گا کہ اپنا ایمان سلامت لے جائے گا اور پھر میدان حشر میں قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون رکھے گا اور جو قیامت کی ہولناکیوں سے بچ گیا وہ نجات ابدی پا گیا۔

اے میرے مسلم بھائی! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی دعائیں لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بڑی محبت و پیار سے اور ایمان و یقین سے اپنے دل کو حاضر کر کے اپنی زبان سے ادا کر دے

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۶
قال المحقق:	حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۶
قال محمد حسن	اسنادہ حسن		

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

تو دیکھ دینے کے تاجدار سے جواب آئے گا اور جب وہاں سے جواب آ گیا تو دونوں جہاں کے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

صرف اب ہی نہیں بلکہ جب بھی حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی یاد آئے آپ کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کر دے یہ نذرانہ کل قیامت کو کام آئے گا اور تیری ابدی سعادتوں کا ضامن ہوگا۔

روح سے مراد قَالَ الْحَافِظُ

الثَّالِثُ : اِنَّ الْمُرَادَ بِالرُّوْحِ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِذَالِكَ۔

اس حدیث پاک میں روح سے مراد وہ فرشتہ ہے جو روضہ اقدس پر متعین ہے۔

اب مفہوم یہ ہوگا: جب بھی کوئی مسلم مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ روضہ اقدس پر متعین فرشتہ کو میری بارگاہ میں حاضری کی اجازت دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس سلام عرض کرنے والے کو جواب دوں۔ یہ فرشتہ اسی ذات اقدس - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے۔ جو زندہ جاوید ہے اور جو حیات حقیقہ سے متصف ہے۔ اگر نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - زندہ نہ ہوں تو فرشتہ کے حاضر ہونے کا کیا معنی؟ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صرف سلام سنتے ہی نہیں بلکہ باذن اللہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں جو ذات سلام کو سن کر اس کا جواب عطا فرمائے وہ یقیناً حیات حقیقہ سے متصف ہے اور ان کے زندہ ہونے میں کسی اہل ایمان کو تردد و شکوہ نہیں ہے۔

(۱) فتح الباری ۶/۲۸۸

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

ان المراد بالسلام قولهم الصلوة والسلام عليك يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وفيه دليل على انه صلى الله عليه وآله وسلم حي حياة مستمرة لان الكون لا يخلو من مسلم يسلم عليه وى كل لحظة وقد ثبت بالاحاديث الصحيحة انه صلى الله عليه وآله وسلم وسائر الانبياء احياء حياة حقيقة.
 وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا، فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلْيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلْيُصَلِّحَنَّ ذَاتَ الْبَيْنِ وَلِيُذْهِبَنَّ الشُّحُنَّ، وَلِيَعْرِضَنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَلَا يَقْبَلُهُ ثُمَّ لَيَنْ قَامَ عَلَى قَبْرِى فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ؛ لِأَجْبَتُهُ.

ترجمة الحديث:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم (- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -) کی جان ہے ضرور نازل ہونگے عیسیٰ بن مریم امام مقسط (انصاف کرنے والے حکمران) بن کر اور عدل کرنے والے فیصل بن کروہ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور اختلاف والوں کے درمیان صلح کروائیں گے۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۳۳) جلد ۶ صفحہ ۵۲۴
مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۶۵۸۴) جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۲
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح

(۱) نسیم الریاض شرح الشفاۃ ۳/۳۹۹

زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بلکہ

تمام انبیاء کرام علیہم السلام

اپنے اپنے مزارات میں نمازیں ادا فرماتے ہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : «الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ» فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں صلوات (نمازیں) ادا فرماتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے بالکل واضح الفاظ میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زندہ ہونے کا اعلان فرمادیا۔

الانبیاء احياء " انبیاء کرام زندہ ہیں یہ دو ٹوک اور واضح اعلان ہے کہ جن خوش نصیب افراد کے سروں پر نبوت کا تاج ہے جنہیں اللہ الکریم نے نبی بنا کر مبعوث فرمایا وہ دنیا سے جانے کے وعدہ ختم

نہیں ہو گئے اس دنیا سے رخصتی سے ان کی حیات کا چراغ گل نہیں ہو گیا بلکہ وہ زندہ و پائندہ ہیں ان کو زندہ ماننا ایمان کی نشانی ہے۔

ایمان حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ارشادات، فرمودات، تعلیمات کو دل و جاں سے حق اور سچ ماننا ایمان کہلاتا ہے اس صحیح و صریح حدیث پاک میں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو زندہ کہا گیا ہے۔ اب ان کو زندہ ماننا ہی ایمان ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو زندہ نہ ماننا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے۔

اب اگر کوئی آدمی اس صریح ارشاد کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو زندہ نہ مانے یا انکی زندگی کو حقیقی زندگی نہ جانے بلکہ تاویل کر کے حقیقت کا انکار کرے تو اسے بہر حال اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ یاد رہے ایمان ہی سب سے بڑی دولت ہے اگر ایمان ملے تو اللہ کے جملہ انعامات کی امید کی جاسکتی ہے اگر ایمان ہی نہیں تو پھر اسکی ابدی و سرمدی رحمتوں کو کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس حدیث پاک کی صحت کے بارے میں اس دور کے ایک بہت بڑے نقاد کے الفاظ ملاحظہ ہوں: شارح بخاری الحافظ ابن حجر عسقلانی - رحمۃ اللہ علیہ - کی سنئے:

ان الانبياء افضل من الشهداء والشهداء احياء عند ربهم مكذالك الانبياء فلا بعد ان يصلوا ويجوا، ويتقربوا الى الله بما استطاعوا مادامت الدنيا - وهي دار تكليف - باقيه.....

وقد جمع البيهقي كتابا لطيفا في "حياة الانبياء في قبورهم" اور د فيه حديث انس الانبياء احياء في قبورهم يصلون..... وقال صححه البيهقي. علامہ محمد بن علی بن محمد الشوکانی السلفی المتوفی ۱۲۵۰ھ لکھتے ہیں:

انه حَيٌّ فِي قَبْرِهِ وَوَرَمَهُ لَا تَفَارِقُهُ لِمَا صَحَّ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ أَحْيَاءَ فِي قُبُورِهِمْ. ۲

(۱) فتح الباری ۶/۲۸۷

(۲) تحفة الذاکرین، دارالکتب العربیہ بیروت ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۹ء



حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنے قبر انور میں زندہ ہیں اور آپ کی روح مبارک آپ سے جدا نہیں ہوئی کیونکہ حدیث صحیح میں ہے: انبیاء کرام اپنے اپنے مزارات میں زندہ ہیں۔

عن داود بن ابی صالح قال اقبل مروان يوماً فوجد رجلاً واضعاً جہہ علی القبر فأخذ برقبتہ وقال أقدری ماتصنع؟ قال نعم فأقبل علیہ فاذا هو ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولم ات الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لا تبکوا علی الذین اذا ولیہ اہلہ ولكن ابکوا علیہ اذا ولیہ غیرہ.

ترجمة الحديث:

داؤد بن صالح کہتے ہیں ایک دن مروان روضہ رسول پر حاضر ہوا تو اس نے دیکھا ایک آدمی اپنا چہرہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی قبر انور پر رکھے ہوئے ہے تو مروان نے اسکی گردن سے اسے پکڑا اور کہا ”کیا تمہیں علم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو“ اس آدمی نے کہا: ہاں مجھے علم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں پھر جب اس آدمی نے اپنا چہرہ مروان کی طرف کیا تو وہ میزبان رسول حضرت ابو ایوب انصاری - رضی اللہ عنہ - تھے تو آپ نے فرمایا میں حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں کسی بت کے پاس تو نہیں آیا۔ میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے سنا حضور فرما رہے تھے: دین پر اس وقت نہ رونا جب اس کے والی اس کے اہل ہوں بلکہ اس وقت دین پر رونا جب اسکے والی نا اہل ہوں۔

جلد ۴ صفحہ ۵۱۵

المستدرک علی الصحیحین

قال الحاکم: صحیح الاسناد

جلد ۴ صفحہ ۵۱۵

تلخیص المستدرک

قال الذہبی: صحیح

علم النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

اما بعد! ایمانیات کے باب میں جیسے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اللہ کا نبی ماننا ضروری ہے اور حضور کو خاتم النبیین یعنی سب سے آخری نبی ماننا ضروری ہے اسی طرح اس بات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ

اگرچہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے کسی مخلوق سے کوئی علم حاصل نہیں کیا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ مبارک کو علم و حکمت سے معمور فرما دیا اور اتنا وسیع علم عطا فرمایا کہ مخلوق کی کیا مجال کہ اس علم کی گہرائی تک پہنچ سکے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ۝۱**

اور (اے حبیب!) اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی آپ پر کتاب اور حکمت اور علم عطا فرما دیا ہر اس کا جسے آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا یہ آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش کا کوئی کنارہ نہیں وہ جب دینے پر آتا ہے تو بے حساب دیتا ہے۔ اللہ کی کرم نوازیوں کے سامنے انسانی عقل و خرد بے بس نظر آتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کا جو بن ملاحظہ ہو:

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

اور (اے حبیب!) اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا۔

الکتاب میں جو علوم ہیں اس کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ خود خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ۚ

اور (اے حبیب!) نازل کیا ہم نے آپ پر الکتاب کو اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ

ہدایت اور رحمت (بھی) ہے اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے۔

ہر علمی کتاب میں کچھ نہ کچھ علم تو ہوتا ہی ہے لیکن پھر بھی افادہ اور استفادہ کیلئے

معلم (پڑھانے والا) اور متعلم (پڑھنے والا) کی قابلیت کا بڑا دخل ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! وہ کتاب جسے تبیانا لکل شیء (ہر چیز کا بیان) اللہ قرار دے اور اس

کتاب کی تعلیم دینے والا خود رب العالمین ہو اور اس علم کو اخذ کرنے والا رحمۃ العالمین۔ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم۔ ہو تو اس علم کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے الکتاب پر ہی بس نہ کیا بلکہ الحکمت سے بھی نوازا اس الحکمت میں کیا کچھ علوم

و معارف دیئے اسے بجز اللہ اور مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے اور کون جان سکتا ہے؟

(۱) النساء - ۱۱۳/۴

(۲) النحل - ۸۹/۱۶

اے میرے اللہ! جب تو دیتا ہے تو تیرے دینے کی وسعت کو دیکھ کر انسانی عقل در ماندہ ہو جاتی ہے۔ جب تیری کرم نوازی کا بادل برستا ہے تو تیرے کرم کو دیکھ کر انسانی سوچ و خرد کے سب پیمانے ٹوٹے نظر آتے ہیں بھلا دو تین انچ کا دماغ تیری عطا و بخشش کے جو بن کا اندازہ کیسے لگا سکتا ہے۔

اے میرے اللہ! جب تو نے اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے سینہ میں علم کے دریا انڈیلے تو کتاب و حکمت پر اکتفا نہ کیا بلکہ فرمایا: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ. اور (اے حبیب!) آپ کے رب نے جو کچھ بھی آپ نہ جانتے تھے ہر اس کا علم آپ کو عطا فرما دیا۔

وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا.

اور یہ اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل و کرم ہوا ہے۔

علامہ ابن جریر طبری اسی آیت کریمہ کی تفسیر لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وَمِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَعَ سَائِرِ مَا تَفَضَّلَ بِهِ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمِهِ إِنَّهُ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَهُوَ الْقُرْآنُ الَّذِي فِيهِ بَيَانٌ لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ مَعَ الْكِتَابِ الْحِكْمَةَ وَهِيَ مَا كَانَ فِي الْكِتَابِ مُجْمَلًا. ذَكَرَهُ مِنْ حَلَالِهِ وَحَرَامِهِ وَأَمْرِهِ وَنَهْيِهِ وَأَحْكَامِهِ وَوَعْدِهِ وَوَعِيدِهِ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ خَيْرِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ ۚ

یعنی اے مصطفیٰ (- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -)! اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں احسانات

(۱) ضیاء القرآن تفسیر ابن جریر طبری ۵/۱۷۷

سے آپ پر یہ بھی خاص احسان فرمایا کہ آپ کو قرآن جیسی کتاب سے نوازا جس میں ہر چیز کا بیان ہے نیز اس میں ہدایت کا نور بھی ہے اور پسند و نصیحت بھی ایسی جامع کتاب کے ساتھ حکمت یعنی قرآن کے حلال و حرام اور اوامر و نواہی وغیرہ کے اجمال کی تفصیل بھی نازل کی نیز آپ کو ان امور کا علم عطا فرمایا جن کا پہلے آپ کو علم نہ تھا۔

یعنی گزرے ہوئے اور آنے والے لوگوں کی خبروں کا علم جو کچھ ہوا (مَا كَانَ) اور جو کچھ ہونے والا (وَمَا هُوَ كَائِنٌ) ہے اس کا علم بھی عنایت فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ
وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

اے نبی کریم! بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارتیں دینے والا، غضب الہی سے خبردار کرنے والا، اللہ کے اذن سے داعی الی اللہ اور ایسا آفتاب بنا کر بھیجا ہے جو دوسروں کو منور فرمانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں لفظ ”شاہد“ پر غور کیجئے۔

علامہ راغب صاحب المفردات لکھتے ہیں:

الشَّهَادَةُ وَالشَّهْوُودُ: الْحَضُورُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ إِمَّا بِالْبَصْرِ أَوِ الْبَصِيرَةِ ۲

یعنی شہادت وہ ہوتی ہے کہ انسان وہاں موجود بھی ہو اور اسے دیکھے بھی خواہ آنکھوں کی

بینائی سے یا نور بصیرت سے۔

(۱) الاحزاب

(۲) المفردات

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ
وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا.

بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہ بنا کر بشارتیں دینے والا اور عذاب الہی سے خبردار
کرنے والا بنا کر تاکہ (اے لوگو!) تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم) پر اور تم ان کی مدد کرو اور دل سے ان کی تعظیم کرو اور تسبیح بیان کرو اللہ کی صبح اور شام۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۚ
بے شک ہم نے بھیجا ہے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول تم پر گواہ بنا کر جیسے ہم نے
فرعون کی طرف ایک عظمت والا رسول بھیجا تھا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۚ
تو کیا حال ہوگا ان کا جب ہم لے آئیں گے ہر امت سے ایک گواہ اور (اے حبیب!)
ہم لے آئیں آپ کو ان سب پر گواہ۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا
عَلَىٰ هَؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ
لِّلْمُسْلِمِينَ ۚ

(۱) الفتح - ۹

(۲) المزمل - ۱۵

(۳) النساء - ۴۱

(۴) النحل - ۸۹/۱۶

اور اس دن جب ہم اٹھائیں گے ہر امت سے ایک گواہ ان پر انہیں میں سے اور ہم لے آئیں گے آپ کو بطور گواہ ان سب پر اور ہم نے اتاری ہے آپ پر کتاب اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور یہ سراپا ہدایت و رحمت ہے اور خوش خبری ہے اہل اسلام کیلئے۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ

(اے اہل اسلام) اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تاکہ تم گواہ بنو لوگوں پر اور ہمارا رسول کریم تم پر گواہ ہو۔

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو شاہد اور شہید فرمایا ہے۔

آئیے ان کے معنی پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو حق پہچاننے کی سعادت عطا فرمائے۔

صاحب المنجد لکھتے ہیں۔

شَهِيدًا، شَهِودًا الْمَجْلِسَ: حَضْرَهُ وَشَهِدَ الشَّيْءَ عَائِنَهُ، اَطَّلَعَ عَلَيْهِ. (المنجد)

شہید، شہوداً، شہوداً: اس کا معنی مجلس میں حاضر ہونا ہے کسی چیز کا معائنہ کرنا اور اس پر مطلع ہونا ہے۔

الشَّهِيدُ: الَّذِي لَا يَغِيبُ شَيْءٌ عَنْ عِلْمِهِ.

شہید وہ ہے جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہ ہو۔

صاحب المصباح المنیر لکھتے ہیں:

شَهِدْتُ الشَّيْءَ : اَطَّلَعْتُ عَلَيْهِ عَائِنْتُهُ،

شَهِدْتُ الشَّيْءَ کا معنی ہے بس اس پر مطلع ہوا اور میں نے اس کا معائنہ کیا۔

اس کے بعد الشاہد کا معنی لکھتے ہیں۔

الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ أَيُّ الْحَاضِرُ يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُهُ الْغَائِبُ.

شاہد اس چیز کو دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔ یعنی شاہد حاضر ہے اور اسے اس چیز کا علم

ہے جس کا غائب کو علم نہیں۔

الرائد میں اس کا معنی لکھا ہے:

شَهِدَ ، شَهُوداً :

۱ . الْمَجْلِسِ أَوْ الْقِتَالِ : حَضْرَهُ

۲ . الشَّيْءِ : عَائِنَهُ

۳ . الشَّيْءِ : اَطَّلَعَ عَلَيْهِ - الرَّائِدُ

۱ . شَهِدَ شَهُوداً الْمَجْلِسِ أَوْ الْقِتَالِ

کے معنی ہیں حاضر ہونا۔

۲ . الشَّيْءِ : معائنہ کرنا

۳ . الشَّيْءِ : مطلع کرنا

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

الشَّهَادَةُ وَالشُّهُودُ : الْحَضُورُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ أَمَّا بِالْبَصْرِ أَوْ الْبَصِيرَةِ . (المفردات)

شہادت اور شہود کا معنی ہے مشاہدہ کے ساتھ حاضر ہونا وہ مشاہدہ نور بصر سے ہو یا نور بصیرت سے۔

درج بالا نگارشات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو مشاہدہ فرمانے والا معائنہ فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

شَاهِدًا قَالَ سَعِيدٌ "عَنْ قَتَادَةَ : شَاهِدًا عَلَى أُمَّتِهِ بِالتَّبْلِيغِ وَعَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِتَبْلِيغِ أَنْبِيَائِهِمْ وَنَحْوِ ذَلِكَ."

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: اللہ نے آپ کو اپنی امت پر شاہد بنا کر بھیجا کہ آپ نے ان تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور باقی تمام امتوں پر بھی شاہد بنا کر بھیجا کہ ان کے انبیاء نے اللہ کے پیغامات ان تک پہنچا دیئے۔

علامہ بیضاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: شَاهِدًا : عَلَى مَنْ بُعِثَ إِلَيْهِمْ بِتَصْدِيقِهِمْ وَتَكْذِيبِهِمْ وَنَجَاتِهِمْ وَضَلَالِهِمْ. ۲

آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ان پر جن کی طرف آپ کو مبعوث فرمایا گیا ہے آپ شاہد ہیں انکی تصدیق و تکذیب کے اور نجات و ضلال کے۔

علامہ ابوالحسن علی الماوردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : شَاهِدًا عَلَى أُمَّتِكَ. ۳

(۱) القرطبی - ۲۰۰/۱۴

(۲) البیضاوی ۲/۲۳۸

(۳) الماوردی - ۴/۴۱۰

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں: ہم نے آپ کو آپ کی امت کا شاہد بنا کر بھیجا۔

محمی السنۃ امام بغوی لکھتے ہیں: **أَيُّ شَاهِدًا لِلرُّسُلِ بِالتَّبْلِيغِ**۔
ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے تمام رسولان کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کہ انہوں نے اپنی اپنی امت کو پیغام حق پہنچا دیا۔

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: **شَاهِدًا عَلَى اللَّهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَأَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ**،
وَعَلَى النَّاسِ بِأَعْمَالِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔^۲

ہم نے آپ کو اللہ کی وحدانیت کا شاہد بنا کر بھیجا اور یہ کہ اس وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ کو شاہد بنا کر بھیجا لوگوں کے اعمال پر تا کہ قیامت کے دن آپ ان کے اعمال کی گواہی دیں۔

احمد مصطفیٰ المراغی لکھتے ہیں: **يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ إِنَّا بَعَثْنَاكَ شَاهِدًا عَلَى مَنْ بُعِثَتْ إِلَيْهِمْ تُرَاقِبُ أحوَالَهُمْ وَتَرَى أَعْمَالَهُمْ وَتَحْمَلُ الشَّهَادَةَ بِمَا صَدَرَ مِنْهُمْ مِنْ تَصْدِيقٍ وَتَكْذِيبٍ وَسَائِرِ مَا يَفْعَلُونَ مِنَ الْهُدَى وَالضَّلَالِ وَتَوَدِّي ذَالِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**۔^۳

اے رسول معظم! ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے شاہد بنا کر ان پر جن کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے آپ ان کے احوال کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کے اعمال کو دیکھتے ہیں جو کچھ ان

(۱) معالم التنزیل از بغوی - ۵۳۵/۳

(۲) تفسیر ابن کثیر - ۸۹۱/۳

(۳) تفسیر المراغی - ۱۲/۲۲

سے صادر ہو رہا ہے تصدیق و تکذیب سے اور ہدایت و گمراہی میں سے جو کچھ وہ کرتے ہیں آپ سب کو بطور شہادت اٹھائے ہوئے ہیں اور اسے قیامت کے دن ادا فرمائیں گے۔

علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں: **شَاهِدًا عَلٰی مَنْ بُعِثَ اِلَيْهِمْ تَرٰقِبُ اَحْوَالِهِمْ وَتَشَاهِدُ اَعْمَالَهُمْ وَتَوَدِّيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقْبُولًا.**

اے حبیب! ہم نے آپ کو ان لوگوں پر شاہد بنا کر بھیجا جن کی طرف آپ کو مبعوث فرمایا گیا آپ انکے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور انکے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

علامہ نیساپوری لکھتے ہیں: **اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَاهِدًا عَلٰى وُجُوْدِهِ بَلْ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِهِ.**

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اپنے وجود بلکہ اپنی وحدانیت کا گواہ بنا کر بھیجا۔

وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ شَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا بِاَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ وَشَاهِدٌ فِي الْاٰخِرَةِ بِاَحْوَالِ الْحَاصِلِ الدُّنْيَا مِنَ الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ وَالصَّلَاحِ وَالْفَسَادِ.

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - دنیا میں احوال آخرت کے یعنی جنت جہنم میزان اور پل صراط کے گواہ ہیں۔

(۱) تفسیر نیساپوری - ۲۲/۲۲

(۲) تفسیر نیشاپوری ۲۲/۲۲

آخرت میں احوال دنیا کے یعنی اطاعت و معصیت اور صلاح و فساد کے (کون اطاعت کرتا رہا اور کون معصیت کرتا رہا اور کس نے صلاح کی کوشش کی اور کون فساد پھیلاتا رہا)۔

اللہ کے مقرر کئے ہوئے اس ”شاہد“ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی شان شہادت کے بارے میں عمدۃ المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

باشد رسول شما بر شما گواہ زیر آنکه او مطلع است بنور نبوت بر رتبه هر متدين بدین خود که در کدام درجه دین من رسیده و حقیقت ایمان او چیست و حجابے که بدهاں از ترقی محجوب مانده است کرام است پس اومی شناسد گناهاں شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا.

ترجمہ:

تمہارے رسول تم پر گواہی دیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوت کے نور سے اپنے دین کے ہر ماننے والے کے رتبہ کو کہ میرے دین میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور وہ کونسا پردہ ہے جس سے اس کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک و بد سارے اعمال کو اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب پہچانتے ہیں۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن ۱/۱۰۱ بحوالہ تفسیر فتح العزیز

وسعتِ نگاہِ نبوت

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اپنے ہر امتی پر شاہد ہیں اس کے تمام اعمال کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور گزشتہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تمام امتوں پر بھی شاہد ہیں۔ آپ انکے تمام اعمال کا معائنہ بھی فرما رہے ہیں۔

گزشتہ امتوں کے شاہد تب ہی بن سکتے ہیں جب آپ کا وجود مسعود اس وقت بھی موجود ہو۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے پوچھا جاتا ہے:
یا رسول اللہ! آپ کب نبی تھے؟ تو آپ جواباً فرماتے ہیں:
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ.

صفحہ ۸۴۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۵۸۱)	صحیح الجامع الصغیر
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۷۴	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۵۳۹۷)	تحفة الاشراف
صفحہ ۵۳۳	جلد ۸	رقم الحدیث (۶۳۵۰)	جامع الاصول
		حدیث حسن صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۹۵	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۶۵۷۶)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح رجالہ آئمتہ مشاہیر	قال حمزہ احمد الزین:

ترجمة الحديث:

میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

-☆-

سبحان اللہ! اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی عزت و عظمت پر قربان جائیں۔

آپ چونکہ تمام امتوں کے شاہد انکے اعمال کا مشاہدہ و معائنہ فرمانے والے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود مسعود کو حضرت آدم علیہ السلام سے بھی پہلے تخلیق فرمایا کہ آپ اپنی نگاہوں سے عالم بالا میں ہونے والے تغیرات کا مشاہدہ فرما سکیں۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنی امت کے اعمال کا مشاہدہ بھی فرماتے ہیں اس لئے وصال مبارک کے بعد آپ کے جسد اطہر کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۰۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۵۷
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۵۸۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۵۷۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰۳
قال الالبانی:	حدیث صحیح		

حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْحَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ فَقَالَ رَجُلٌ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ يَعْنِي بَلَيْتَ؟
فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

صفحہ ۳	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	تحفة الاشراف
صفحہ ۱۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۰۸۵)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
		اسنادہ صحیح	قال بشار عواد:
صفحہ ۳۲۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۹۶)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۷۸	جلد ۱		المستدرک للحاکم
		هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری	قال الحاکم:
صفحہ ۲۷۸	جلد ۱		السنن بزیل المستدرک
			قال الذہبی علی شرط البخاری
صفحہ ۲۲۹	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۶۱)	مشکاة المصابیح
صفحہ ۳۵۳	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۹۹۳)	سنن الکبریٰ للبیہقی
صفحہ ۲۰۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	سنن الدارمی

ترجمة الحديث:

حضرت اوس بن اوس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے فضیلت والا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن قیامت کیلئے پہلا صور پھونکا جائے گا۔ پس اس جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو تمہارے درود پاک میرے پاس پیش ہوتے ہیں۔

سنن النسائی	رقم الحديث (۱۳۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۸۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۱۳۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۳
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۵۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۵۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۹
قال الالبانی: المعجم الكبير	صحیح رقم الحديث (۵۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۶
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۲	صفحہ ۵۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۹۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۰
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۶۱۰۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۷۴
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			
سنن ابوداؤد	رقم الحديث (۱۰۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۲
صحیح سنن ابوداؤد	رقم الحديث (۱۰۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
قال الالبانی: صحیح			

ایک آدمی نے عرض کیا:

یا رسول اللہ! آپ پر درود پاک کیسے پیش ہوگا حالانکہ وصال مبارک کے بعد آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام طاہرہ کو کھائے۔

-☆-

بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام مبارک کی شان ہی نرالی ہے انکے اجسام مبارک حفاظت الہیہ میں آنے کے بعد اللہ ذوالجلال کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ.

ترجمة الحديث:

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات مقدسہ میں نمازیں ادا فرماتے ہیں۔
انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عبادت سے محبت ہے صلاۃ (نماز) سے لگاؤ ہے دنیا تو

صفحہ ۱۸۷	جلد ۲	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۶۲۱)
صفحہ ۱۳۷	جلد ۶	مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۶۷۰)
		قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح
صفحہ ۳۸۶	جلد ۸	رقم الحدیث (۱۳۸۱۲)
		رواہ ابو یعلیٰ والبرز ار رجال ابی یعلیٰ ثقات
		قال الیثمی:

دنیا رہی عالم برزخ میں بھی عبادات میں مگن رہتے ہیں وجہ واضح ہے صلاۃ کے ذریعے انہیں مزید قرب الہی نصیب ہوتا ہے اور وہ نادر کیفیت طاری ہوتی ہے جو صرف حالت صلاۃ سے وابستہ ہے اس لئے تجلیات الہیہ کا مزہ لینے کیلئے وہ اپنے اپنے مزارات میں بھی صلاۃ (نماز) میں مشغول رہتے ہیں۔

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبَلْتِي هَهُنَا؟ وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رَكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وِرَاءِ ظَهْرِي.

صفحہ ۲۸۹	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۳۷۱۲)	شرح السنۃ للبعغوی قال المحقق:
صفحہ ۱۲۷	جلد ۸	رقم الحدیث (۸۰۱۱)	مسند الامام احمد قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۲۵۰	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۶۳۳۷)	صحیح ابن حبان قال الارنؤوط:
صفحہ ۷۳	جلد ۶	رقم الحدیث (۷۴۱)	دلائل النبوة للہیثمی صحیح البخاری
صفحہ ۲۳۰	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۳۸۲۱)	تحفة الاشراف
صفحہ ۱۹۲	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۲۲۲)	صحیح مسلم

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: کیا تم میرا چہرہ صرف ادھر قبلہ کی طرف دیکھتے ہو اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع پوشیدہ نہیں ہے اور میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

-☆-

رکوع تو رکوع رہا نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نمازیوں کے دلوں کی کیفیت سے بھی واقف ہیں۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنے روضہ اقدس میں بکثرت صلوات (نمازیں) ادا فرماتے ہیں کیونکہ صلاۃ (نماز) میں اس کیفیت میں مزید نکھارا جاتا ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تمام امت کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے مشاہدہ کے مطابق شہادت دیں گے اس لئے آپ نے فرمایا: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: **أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالِ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ.**

جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۳۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۵۶۵
مصانح السنہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۸۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں کہ حضور کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا - (اے اہل ایمان!) جب تم رکوع کرو اور سجد کرو تو رکوع و سجد کو پورے حقوق کے ساتھ ادا کیا کرو۔ پس اللہ کی قسم! میں یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہوں اپنے بعد اور بسا اوقات فرماتے ہیں تمہیں دیکھ رہا ہوں اپنے پشت پیچھے۔

-☆-

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - شاہد بن کراس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے آپ اپنی قیامت تک آنے والی امت کے شاہد ہیں اس لئے آپ نے فرمایا:

فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي.

اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے بعد بھی دیکھ رہا ہوں۔

اللہ وحدہ لا شریک نے جب حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو شاہد بنایا تو اس کا مکمل

انتظام بھی فرمایا۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا ارشاد ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ . قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ : فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتَفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدَيَّيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتَلَاؤَ كَذَلِكَ نُرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبدالرحمن بن عائش فرماتے ہیں کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے عزت و جلال والے رب کا احسن صورت میں دیدار کیا اس نے مجھ سے پوچھا ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔

میں نے عرض کی (اے میرے رب!) تو بہتر جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میرے کندھے کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی پس جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں تھا مجھے اس کا علم ہو گیا۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۷
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
مصابیح السنن	رقم الحدیث (۵۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰

(یہ بیان فرما کر) نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:
 وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ
 الْمُوقِنِينَ.

اور ایسے ہی ہم نے مشاہدہ کروایا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ملکوت السموات
 والارض کا تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے جتنا غور ہوگا اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ نبی کریم - صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم - کیلئے یقیناً وہ لمحات بہت قیمتی ہیں جب ان کے پروردگار کا انہیں دیدار نصیب ہوا۔
 وہ معبود حقیقی جس کی خاطر غار حرا کی خلوتوں میں مناجات کے کیف بکھیرے اسی جبل
 نور پر دعائے نیم شبی کا طویل سلسلہ ہوا جس اللہ کیلئے آپ نے اپنا آرام چھوڑا نرم و گداز بستر کو
 خیر باد کہا گھر چھوڑ کر پہاڑ کی چوٹی میں قیام کیا۔

جس معبود حقیقی کیلئے مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی پھر مدینہ منورہ کی
 دس سالہ زندگی بھی آرام و سکون کی زندگی نہیں بلکہ وہ زندگی گھوڑوں کی پیٹھ پر اور تلوار کی چھاؤں
 میں بسر کی۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر اور پیوند والے کپڑے پہن کر وقت گزارا، کیوں اور کس لئے
 فقط اس لئے کہ یہ آپ کے معبود کا حکم تھا اور اس اللہ کے فرمان کی تعمیل تھی۔

آج وہی اللہ احسن صورت میں جلوہ گر ہے اس وقت مازا غی نگاہوں کا کیا عالم ہوگا
 جب سامنے جلوہ الہی ہوگا اور پھر اللہ آج دریائے جو دو سخا بہانے پر ہے اپنا قدرت کا ہاتھ اپنے
 حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے کندھوں کے درمیان رکھا اس خزانے لٹانے والے اللہ نے

اس حالت میں اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو کیا دیا ہوگا اس کی ماوشما کو کیا خبر رحمت دو عالم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے صرف اتنا فرمایا کہ مجھے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس ہوئی۔ اس ٹھنڈک پر زندگی کی ساری بہاریں قربان جائیں بلکہ عالم بالا و پست کی ہر نعمت نثار جائے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ زبان مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کھلی اور صرف اتنا بیان کیا کہ

مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

جب معلم خود اللہ ہو علم و حکمت سے لبریز کرنے والا خود خالق مالک ہو تو اس علم کی وسعت گہرائی کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اللہ رب العزت اپنا قدرت کا ہاتھ جس کے کندھوں میں رکھے اور اس کی ٹھنڈک سینے میں محسوس ہو۔

اور جو خود کہہ دے اللہ کی اس عطا سے مجھے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔ اس ذات اقدس کے علم و عرفان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اس کی شان سخاوت کا مقام کیا ہوگا۔

اسی لئے تو مفسر قرآن علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

یہ ہے ”کل عالم کا شاہد“ کے منصب پر فائز ہونے والے کو شاہد بنایا جا رہا ہے جب اس منصب پر فائز فرمانے والا اللہ ہو اور اس کے لئے براہ راست علم و عرفان عطا فرمانے والا بھی اللہ ہو تو پھر کس چیز کی کمی رہ جائے گی۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے معائنہ و مشاہدہ کا اندازہ ان ارشادات گرامی سے لگائیے:

حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهُرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ
فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو زید بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہمیں
صلوة الفجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ
صلوة الظهر آگئی پس آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور صلاۃ (نماز) پڑھائی پھر منبر پر جلوہ
افروز ہوئے پس آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا یہاں تک صلوٰۃ العصر آگئی پھر آپ منبر سے
نیچے تشریف لائے اور صلوٰۃ العصر پڑھائی پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ نے ہمیں خطبہ
ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

پس آپ نے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا (ماکان اور ماہو کائن) کی ہمیں خبر
دی پس جو ہم میں (اس خطبہ مبارکہ کو) زیادہ یاد رکھنے والا تھا وہ ہم میں زیادہ عالم بن گیا۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۳۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۹
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۷۸۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۵۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۸۵۵۴)	جلد ۵	صفحہ ۶۸۵
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۱

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَاتَرَكَ شَيْئًا
يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ
مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَرَاهُ
فَإذْ كُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٦٦٣٦)	جلد ١٥	صفحہ ٥
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٢٢٣٠)	جلد ٢	صفحہ ٢٩٥
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٢٢٣٠)	جلد ٣	صفحہ ٥
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٨٩١)	جلد ٥	صفحہ ٣١٠
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٣١٦٤)	جلد ١٦	صفحہ ٥٤٥
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (٨٥٣٦)	جلد ٥	صفحہ ٢٨٦
قال الحاکم:	هذا حديث صحیح علی شرط الشيخین		
صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٦٠٣)	جلد ٣	صفحہ ٢٠٦٥ (الفاظ مختلف)
شرح السنن للبلغوی	رقم الحديث (٢٢١٥)	جلد ١٥	صفحہ ٣
قال المحقق:	هذا حديث صحیح		
مسند ابی داؤد الطیاسی	رقم الحديث (٢٣٣)		صفحہ ٥٨

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ - رضی اللہ عنہ - روایت فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس وقت سے لے کر قیامت کے وقوع تک ہونے والی ہر چیز کا ذکر کر دیا اور کسی کو ترک نہیں فرمایا جس نے انکو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جس نے انکو بھلا دیا اس نے بھلا دیا۔

میرے یہ اصحاب اس واقعہ کو خوب جانتے ہیں۔

ان میں سے بعض چیزوں کو بھول گیا تھا لیکن جب میں نے انکو دیکھا تو یاد آ جاتی ہیں جس طرح کوئی شخص کسی کا چہرہ دیکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

-☆-

صحیح مسلم میں مروی یہ احادیث مقدسہ بتاتی ہیں کہ

اللہ کے مقرر کئے ہوئے ”شاهد“ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے لئے قیامت تک تمام

عالم آئینہ کی طرح رکھ دیا گیا ہے اس کائنات کی کوئی چیز نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ پاک سے پوشیدہ نظر نہیں آتی۔

مزید اطمینان قلب کیلئے بخاری شریف میں مروی ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا مِنْ بَدَا الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلَ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ.

ترجمة الحديث:

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق -رضی اللہ عنہ- بیان فرما رہے تھے:

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے تھے پس حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ابتداء خلق سے لے کر اہل جنت کے اپنی جنتوں میں داخل ہونے اور اہل نار کے اپنی منازل میں وارد ہونے تک ہمیں بتا دیا پس جس نے اسے یاد رکھا تھا اس نے یاد رکھا اور جس کے مقدر میں اسے بھول جانا تھا وہ اسے بھول گیا۔

سبحان اللہ! اللہ کے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی وسعت علم کو دیکھئے۔ ایک مجلس

میں ابتداء خلق سے لے کر جنتیوں کے جنت جانے تک سب کچھ بیان کر دیا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۱۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۹۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۴۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۰۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن			
مصانح السنہ	رقم الحدیث (۴۴۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۸۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۹۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۴
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۷۰)	جلد ۸	صفحہ ۳۱

ایک ہی مجلس میں یہ سب کیسے ممکن ہوا؟

اسے ہی تو معجزہ کہتے ہیں۔ ایک نبی سے خرق عادت کا ظہور معجزہ کہلاتا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ذات اقدس سراپا معجزہ ہے اگر حیران ہونا ہو تو ان خوش قسمت افراد پر حیران ہوئے جنہوں نے اسے یاد رکھا۔ نبی کریم کی شان مبارک تو وراء ہے۔ آپ کے کتنے (اس مجلس میں شریک ہونے والے) ہی غلام ایسے ہونگے جو قیامت تو کیا قیامت کے بعد بھی جنتیوں کے جنت جانے تک ہر چیز کو جانتے ہیں۔

صاحب سر رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حذیفہ بن الیمان۔ رضی اللہ عنہ۔ کی زبانی بھی سماعت فرمائیے:

قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَسْرَأَ لِي فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۹۱)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۸۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۸۲
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۵۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۳۳
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۸۵۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۶۶۶
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین		

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سے سب سے بڑا جاننے والا ہوں ہر اس فتنے کا جو میرے اور قیامت کے درمیان ہونے والا ہے۔ اس علم کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ حضور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بطور راز وہ کچھ بتایا ہے جو کسی اور کو نہیں بتایا۔

-☆-

اللہ وحدہ لا شریک کے ”شاہد اعظم“ حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - قیامت تک ہونے والے ہر فتنے سے باخبر ہیں اور اپنے خصوصی صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - کو اس کی خبر بھی دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ مرتبہ دینے والا اللہ ہے۔ اللہ وحدہ لا شریک نے جب یہ مرتبہ اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو عنایت فرمایا تو پورے طور پر عنایت فرمایا اس سلسلہ میں جو عوارض لاحق ہو سکتے تھے ان کا بھی مداوا فرما دیا۔

جو انسان مشاہدہ کر رہا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ بیدار ہو اگر وہ سویا ہوا ہو تو مشاہدہ کیسا؟

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آرام بھی فرماتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت سے اس حالت میں بھی آپ کے مشاہدہ میں انقطاع نہیں ہوا۔

ایک اور فرمان رسول ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟
قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا
قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - اتَّانَمُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟
قَالَ يَا عَائِشَةُ - إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

صحیح سنن نسائی	صحیح	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
قال النسائي:	صحیح	جلد ۱	صفحہ ۳۷۱
سنن النسائي	رقم الحديث (۱۶۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۱۶۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۷
قال الالباني:	صحیح	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
صحیح البخاری	رقم الحديث (۱۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
صحیح البخاری	رقم الحديث (۲۰۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۶
صحیح البخاری	رقم الحديث (۳۵۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۰۳
سنن الترمذی	رقم الحديث (۴۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۲
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح	جلد ۲	صفحہ ۳۰۲
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۱۳۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
قال الالباني:	صحیح	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۷۷۱۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۲۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین - رضی اللہ عنہ - سے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی رمضان المبارک میں نماز تہجد کے بارے میں سوال کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نماز تہجد رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پہلے چار رکعت (نماز تہجد) ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں استفسار مت کر۔ پھر چار رکعت (صلاة التہجد) ادا فرماتے ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں استفسار مت کر پھر آپ تین رکعت (نماز وتر) ادا فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہ - بیان فرماتی ہیں: میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے استفسار کیا! کیا آپ وتر سے پہلے سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھ سو جاتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔

-☆-

انسان جب سوتا ہے اسے کسی چیز کی خبر نہیں رہتی لیکن حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سوتے ضرور ہیں لیکن سونے میں بھی باخبر ہیں۔ آپ کا دل انور جاگ رہا ہوتا ہے اور جس ذات اقدس - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا دل انور ہمیشہ جاگتا رہے ان کی شان شہادت اور ان کے علم و عرفان کا عالم کیا ہوگا۔

کُلُّ شَيْءٍ كَمَا شَاهَدَهُ

قَالَ (رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):
 إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ
 أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
 رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ آخُذَ
 قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحِطُّمُ بَعْضُهَا
 بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ.

سنن النسائي	رقم الحديث (١٣٦٨)	جلد ٣	صفحة ١٣٠
صحیح البخاری	رقم الحديث (١٠٣٦)	جلد ١	صفحة ٣١٢
صحیح البخاری	رقم الحديث (١٢١٢)	جلد ١	صفحة ٣٦١
صحیح مسلم	رقم الحديث (٩٠١)	جلد ٢	صفحة ٣٠٦
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٢٦٣)	جلد ٢	صفحة ١١٠
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
قال بشار عواد:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان دونوں کو گرہن نہ کسی کی موت سے لگتا ہے اور نہ کسی کی حیات سے پس جب تم اس گرہن کو دیکھو تو نماز ادا کرو یہاں تک کہ تم سے گرہن دور کر دیا جائے۔ اور حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۶۹۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۰۲
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۴۲)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۴۵)	جلد ۷	صفحہ ۸۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۴۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۳
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۱۱۴۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۵
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		

ارشاد فرمایا: میں نے اپنے اس مقام میں ہر اس چیز کو دیکھ لیا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے تم نے مجھے دیکھا جب میں آگے بڑھا تو میں نے ارادہ کیا کہ جنت سے ایک گچھا پکڑ لوں اور جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تو میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض بعض کو کھائے جا رہا ہے۔

-☆-

اس مقام میں کیا خصوصیت تھی اسے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ مبارک کہ

رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ

میں نے اپنے اس مقام میں ہر اس چیز کا مشاہدہ کر لیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بتاتے ہیں کہ یہ مشاہدہ کچھ خصوصیات رکھتا ہے جس ذات اقدس کی نگاہوں کے سامنے ہر چیز ہوا گر وہ کبھی ایسا فرما دے تو اس میں ضرور کوئی نہ کوئی حکمت ہے اور اللہ اور اسکے رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی حکمتوں سے ہر ایک کا واقف ہونا ضروری نہیں ہے۔

مشارق و مغارب کا مشاہدہ

عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي
الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان - رضی اللہ عنہ - بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ
- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۹۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۷۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۹

یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے سونا اور چاندی دونوں خزانے عطا فرمائے۔

-☆-

زمین کا خالق و مالک اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس زمین میں جیسا تصرف چاہے کر دے کسی کی کیا مجال کہ لب کشائی کر سکے۔

وَ الْأَرْضَ فَرَشْنَا هَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ.

اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے پس ہم بہت اچھے بچھانے والے ہیں۔

اس پھیلی ہوئی زمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کیلئے جمع بھی فرما دیا ہے اور آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ پاک سے اس کا کوئی بھی گوشہ پوشیدہ نہیں۔

فَرَأَيْتَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس کے مشرق و مغرب کا مشاہدہ بھی فرمایا یعنی کل

زمین کا مشاہدہ فرمایا۔

فَرَأَيْتَ مَشْرِقَهَا وَمَغْرِبَهَا.

میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا ہے نہیں فرمایا بلکہ فرمایا:

فَرَأَيْتَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کا مشاہدہ کر لیا۔ ہر دن کے سورج کے نکلنے

اور غروب ہونے کی جگہ کو دیکھ لیا جو نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس باریک بینی کا خیال

رکھے اس کے مشاہدہ کا عالم کیا ہوگا۔

اس حدیث پاک میں قیامت تک آنے والے مشارق و مغارب کا مشاہدہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔

یعنی اے میری امت! جب میں نے زمین کا مشاہدہ کیا تو فقط ایک لمحہ کیلئے مشاہدہ نہیں کیا قیامت تک آنے والا ہر دن اور آنے والی ہر رات میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ اس حدیث پاک میں الارض سے زمین ہی نہیں بلکہ زمین کے باسی بھی مراد ہو سکتے ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس زمین میں بسنے والی ہر قوم کے مشرق، عروج اور مغرب، زوال کو دیکھ لیا ہے کسی بھی قوم کا عروج و زوال میری نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو

قبر میں صلاۃ (نماز) پڑھتے ہوئے دیکھنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي عَلِيٍّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ
وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا جس رات مجھے سیر کروائی گئی (معراج کی رات) میں موسیٰ علیہ الصلاۃ
والسلام کے ہاں آیا کثیب احمر کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے صلاۃ (نماز) ادا فرما رہے تھے۔

سنن النسائي	رقم الحديث (١٦٢٤)	جلد ٣	صفحة ٢١٢
سنن النسائي	رقم الحديث (١٦٢٨)	جلد ٣	صفحة ٢١٢
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٣٤٥)	جلد ٣	صفحة ٥٢٣
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٢٣٣٣)	جلد ١٠	صفحة ٣٨٠
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٢١٣٩)	جلد ١٠	صفحة ٣٨٨
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ پاک کا کمال دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مزار کے اندر ہیں آپ انکی جملہ کیفیات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔
وہ صلاۃ (نماز) پڑھ رہے ہیں اس کا بھی مشاہدہ اور وہ حالت قیام میں ہیں اس کا بھی مشاہدہ ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اپنے مزار مقدسہ میں زندہ ہیں اور جب چاہیں صلوات (نمازیں) بھی ادا فرماتے ہیں اور اسی حدیث پاک سے یہ بات بھی یہاں عیاں ہوتی ہے کہ بزرگان دین کے مزارات پر جانا خود نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی سنت مبارکہ ہے۔

قبر میں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی لیکن حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہر قبر ایک جیسی نہیں ہوتی کسی کی قبر بند پنجرہ ہوتی ہے لیکن انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور انکے طفیل خصوصی اطاعت گزاران کے مزارات جنت کے باغات ہوتے ہیں اور تا حد نگاہ کشادہ ہوتے ہیں۔

فلاں کافر کہاں گر کر مرے گا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيُرِينَا مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ قَالَ : هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. غَدًا قَالَ عُمَرُ : وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا تَيْكَ فَجْعِلُوا فِي بَرَفَاتِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى يَا فُلَانُ بَنُ فُلَانٍ ، يَا فُلَانُ بَن فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَرْتُكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ : تَكَلَّمُوا أَجْسَادًا إِلَّا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - بیان کرتے ہیں کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر

- رضی اللہ عنہ - کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے آپ

سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۱۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۴

(حضرت عمر - رضی اللہ عنہ -) نے اہل بدر کے بارے میں باتیں بتانا شروع کر دیں۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا: حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے غزوہ بدر سے ایک دن قبل ہمیں کافروں کے گرنے کی جگہیں دکھا دیں۔

آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ارشاد فرماتے تھے: انشاء اللہ کل یہاں فلاں کافر گر کر مرے گا۔

حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! مرنے والے کافر (آپ کی نشان والی جگہ سے) ذرا بھی ادھر ادھر گر کر نہ مرے (بلکہ عین اسی جگہ گر کر مرتے رہے) پس ان کافروں کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ پس نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ان کے پاس آئے پس آپ نے ندا دی:

اے فلان بن فلان! اے فلاں بن فلاں!

جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے حق پایا؟ مجھ سے تو جو میرے رب نے وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے حق پایا۔ حضرت عمر نے عرض کی! آپ ایسے جسموں سے گفتگو کر رہے ہیں جن میں ارواح نہیں ہیں۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

-☆-

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَضْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ
عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

پس حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - (میدان بدر میں) اپنا دست مبارک
زمین پر یہاں اور وہاں رکھتے جاتے اور فرماتے اس جگہ فلاں کافر گر کر مرے گا۔
حضرت عمر نے فرمایا حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نشان سے ایک کافر
بھی ادھر ادھر نہیں ہو کر گرا (بلکہ نشان کے اوپر گرا)۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۶۳۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۵۲
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۲۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳۹
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۲۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۴
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۷
قال الالبانی:	صحیح		

کسے کیا خبر ہوتی ہے کہ کون کہاں مرے گا اور کب مرے گا لیکن حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اللہ تعالیٰ نے ایسا شاہد بنایا کہ آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ سے اتنی بات بھی پوشیدہ نہ رہی بلکہ آپ نے اپنے ہاتھ سے نشان لگا لگا کر بتایا کہ یہاں فلاں مرے گا یہاں فلاں مرے گا یہاں سب علوم کی اہمیت اپنی جگہ مگر علم نبوت کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ مردے سنتے ہیں دیکھتے مکہ کے بدترین مشرک جنہوں نے حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے جنگ کی آپ کے خلاف تلوار اٹھائی، حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ان کو سنانے کیلئے کلام فرمایا یہ الگ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے تو ایک مومن و موحد کی سماعت کا عالم کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے کوئی بعید نہیں کہ مومن کامل الایمان اپنی قبر میں قبر پر آنے والوں کے کلام کو سنے بھی اور اس کا جواب بھی

دے۔

اس بات کا مشاہدہ کہ سرزمین عرب میں شرک نہ ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ
أَيْسَ أَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ هَذِهِ وَلَكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِمَا تَحْقِرُونَ.

ترجمة الحديث:

یقیناً شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری زمین (سرزمین عرب) میں
شرک کیا جائے۔

-☆-

نگاہ نبوت کے سامنے قیامت تک آنے والی تمام اشیاء عیاں ہیں اس پاک نگاہ سے
کوئی فتنہ و فساد بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ شیطان اور اس کے کارنامے بھی ظاہر ہیں۔

صفحہ ۷۶۳	جلد ۱	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۴۷۱)	قال الالبانی:
		هذا السناد صحیح علی شرط الشيخین	
صفحہ ۲۵۲ (مفصلاً)	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۲)	جامع الاصول
صفحہ ۵	جلد ۹	رقم الحدیث (۸۷۹۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۹۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۳)	الترغیب والترہیب
صفحہ ۲۵۷	جلد ۸		حلیۃ الاولیاء

رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے کس واضح انداز سے بیان فرمادیا ہے کہ سرزمین عرب میں شرک نہیں ہوگا۔ اس زمین کو اس درجہ پاک کر دیا گیا ہے کہ شیطان جو اپنے کام میں اتنا ماہر ہے کبھی بھی مایوس نہ ہوتا لیکن عرب کی پاک سرزمین سے مایوس ہو چکا ہے کہ اسے پھر شرک کی جانب مائل کر سکے۔ اس حدیث پاک سے بالکل عیاں ہوا۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے زمانہ اقدس سے لے کر اب تک جو کچھ عرب کی پاک سرزمین میں ہوتا رہا اسے اور تو سب کچھ کہہ سکتے ہیں شرک نہیں کہہ سکتے۔ محمد عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے غلام کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے دلدادہ کبھی بھی شرک جیسے قبیح وصف سے متصف نہیں ہوتے۔

صدیوں تک محیط ان فرزند ان اسلام کا

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے روضہ مبارک پر حاضری دینا

وہاں مواجہ شریف میں دست بستہ گردن جھکا کر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی جانب رخ کر کے صلوٰۃ والسلام کا نذرانہ پیش کرنا۔

ریاض الجنۃ اور حریم شریفین کی جانب بیٹھ کر نہایت ادب و احترام سے دلائل الخیرات شریف اور دیگر وظائف کا پڑھنا۔

ادب سے جھکتے، شوق سے بڑھتے ہوئے عالم وارفتگی میں نور بھری جالیوں کو بو سے دینا۔

شاہان وقت کے قالب ملبوس پاک روحوں کا روضہ مبارک پر گنبد خضراء تعمیر کروانا اور اسکے رنگ و روغن کا اہتمام کرنا۔ عین اسلام ہے اور اس کا بقول رسول مقبول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - شرک سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر امتی شرک سے پاک ہوگا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:
إِنِّي فَرَطُ "لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ" عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرَ إِلَى حَوْضِي الْآنَ
إِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۸۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۱
المعجم الکبیر الطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۷۸
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۰
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - بیان فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنے کا شانہ اقدس سے نکلے (میدان احد پہنچے) اور شہداء احد کی قبروں پر صلاۃ الجنائزہ (نماز جنازہ) ادا فرمائی پھر واپس تشریف لا کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے ارشاد فرمایا:

میں تمہارے لئے فرط ہوں۔ (فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے آگے جا کر ان کے دانہ چارہ کھانے پانی کا انتظام کرتا ہے) اور میں تم پر شہید ہوں۔
 اور اللہ کی قسم! بے شک میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔
 اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔
 اور اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

صفحہ ۳۴۷	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۷۲۷۷)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
صفحہ ۱۳۰	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۶۶۲)	مصانح السنہ
صفحہ ۱۶۷۹	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۹۵۸)	مشکاۃ المصابیح
		متفق علیہ	قال الالبانی:
صفحہ ۴۷۴	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۲۹۶)	صحیح مسلم
صفحہ ۴۷۲	جلد ۷	رقم الحدیث (۳۱۹۸)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	قال الارنوط:

لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم طلب دنیا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

-☆-

بخاری شریف کی اس روایت میں حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے قیامت تک آنے والے اپنے تمام امتیوں کو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -) کا ورد کرنے والوں کو صلاۃ و صوم (نماز، روزہ) کے پابند فرزند ان اسلام کو اپنی نگاہ کرم سے دیکھ لیا ہے ان کے شرک نہ کرنے پر مہر مثبت فرمادی ہے۔ اور اس بات کو اللہ کی قسم کہہ کر بیان فرمایا ہے۔

اب دنیا بھر میں بسنے والے محمد عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے غلام، توحید و رسالت کا اقرار کرنے والے فرزند ان اسلام مشرک نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنے اسلاف، اپنے بزرگوں کی یاد جس رنگ سے منائیں ان کا ادب و احترام جس طریقہ سے بھی کریں وہ شرک نہیں ہے۔

ورقہ بن نوفل کی

جنت کا مشاہدہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْبُوا وَرَقَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَهَا جَنَّةً أَوْ جَنَّتَيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

ورقہ کو گالی نہ دو میں نے اسکی ایک جنت کا مشاہدہ کیا ہے یا میں نے اس کی دو جنتوں کو دیکھا ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - غار حرا کی خلوتوں میں معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے کہ آپ کے پاس حق آ گیا، جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی الہی لے کر آئے۔

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اس وحی کو لے کر گھر آئے اور فرمایا:

زَمَلُونِي ، زَمَلُونِي

مجھ پر چادر دے دو، مجھ پر چادر دے دو۔

افاقہ کے بعد حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ام المومنین خدیجہ الکبریٰ۔ رضی اللہ

عنه۔ اسے تمام ماجرا بیان فرمایا۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے جواباً فرمایا:

كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ

وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ.

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں فرمائے گا۔ آپ کا تو شیوہ صلہ رحمی

ہے، ناداروں کا بوجھ برداشت کرتے ہیں جن کے پاس کچھ نہ ہو آپ اپنے ہاتھ سے کما کر ان کی

مدد کرتے ہیں۔ آپ مہمانوں کی خوب مہمان نوازی کرتے ہیں اور جن پر حق کی خاطر مصائب

آئیں آپ ان کی اعانت و دستگیری کرتے ہیں۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ۔ رضی اللہ عنہ۔ آپ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی سیرت طیبہ

کا صحیح نقشہ پیش کرنے کے بعد آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔

ورقہ موصوف حضرت خدیجہ۔ رضی اللہ عنہ۔ کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت

میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اس وقت یہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور ان کی بینائی زائل

ہو چکی تھی۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ۔ رضی اللہ عنہ۔ نے ان سے کہا حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کی بات سنئے۔ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے تمام سرگزشت بیان فرمادی اس پر انہوں نے جواب دیا:

هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَيَّ مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَزَعًا يَا لَيْتَنِي
أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ.

یہ وہ وحی لانے والا مقدس فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل فرمایا۔ اے کاش میں جوان ہوتا، اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکال دے گی۔

حضور نے ان سے پوچھا:

کیا وہ مجھے مکہ سے نکال دیں گے؟

اس پر انہوں نے جواب دیا:

ہاں وہ آپ کو مکہ سے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو آپ لے کر آئے ہیں ایسا جو بھی لایا ہے اس سے دشمنی روارکھی گئی۔ اگر میں وہ دن پاؤں تو آپ کی بھرپور مدد کرونگا۔

اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد ہی ورقہ کا انتقال ہو گیا۔

اسی ورقہ بن نوفل کے بارے میں نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا:

لَا تَسْبُوا وَرُقَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ لَهَا جَنَّةً.

ورقہ کو گالی نہ دو میں نے اس کی جنت کا مشاہدہ کر لیا ہے۔

ورقہ بن نوفل نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے اعلان نبوت کا زمانہ نہیں پایا بلکہ

اس سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی جا رہی ہے بلکہ ان کی

جنت کو دیکھا جا رہا ہے ان میں یہی خوبی تھی کہ انہوں نے نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اچھے لفظوں سے یاد کیا اور آپ کے بارے میں بہتر گمان کیا۔

اے نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے غلام اور آپ کے امتی! تو بھی اپنے آقا و مولیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یاد کر لے ان کی تعریف و توصیف سے اپنی زبان معطر کر لے ان کی محبت و چاہت سے اپنا سینہ منور کر لے تو سن لے نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تجھ پر بھی کرم کریں گے۔

اگر آپ نے ورقہ کی جنت کو دیکھا ہے تو تو بھی محروم نہیں ہوگا۔ بلکہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تیری جنت کو بار بار محبت سے دیکھتے ہیں۔ تمام اہل جنت کے نام مع ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام جانتے ہیں۔

اہل جنت اور اہل نار کے نام

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ
 أَتَدْرُونَ مَا هَذَا مِنَ الْكِتَابَانِ؟ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي
 يَدِهِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابٌ "مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ
 وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ
 لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابٌ "مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ
 آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ."

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۳
مسند الامام احمد	جلد ۶	صفحہ ۱۳۲
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح		
حلیۃ الاولیاء	جلد ۵	صفحہ ۱۶۸
جامع الاصول	جلد ۸	صفحہ ۸۳
سنن الترمذی	جلد ۴	صفحہ ۴۴۹
قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح غریب		
تحفة الاشراف	جلد ۶	صفحہ ۳۴۳
رقم الحدیث (۸۸۲۵)		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ آپ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ! ہم نہیں جانتے مگر یہ کہ آپ ہمیں بتادیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا۔

تو آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی۔ یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے اس میں تمام جنتیوں کے نام ان کے آباء اور ان کے قبائل کے نام ہیں۔ پھر ان کے آخر میں ٹوٹل لگا دیا گیا ہے پس ان ناموں میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کبھی کمی ہوگی۔

پھر آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی۔ یہ اللہ رب العالمین کی جانب سے کتاب ہے اس میں تمام اہل نار کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں پھر ان کے آخر میں کل تعداد لکھ دی گئی ہے پس ان میں نہ زیادتی ہوگی اور نہ کمی۔

-☆-

سُنَّةُ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ

عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَرْكَهَا

نشان بندگی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمَابَعْدُ !

اللہ رب العزت نے تمام اہل ایمان پر اپنی اور اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی
اطاعت و فرمانبرداری ضروری قرار دی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ.

ترجمہ:

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت
کرو اور (اطاعتِ خدا اور رسول سے روگردانی کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

-☆-

نیک اور صالح عمل وہی ہے جس پر اللہ اور اسکے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی
اطاعت کی چھاپ ہوگی لیکن وہ عمل جو صورتاً تو نیک محسوس ہو لیکن اس پر اطاعتِ رسول - صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی جھلک نظر نہ آئے تو وہ حقیقتاً نیک نہیں ہے۔

ہر نیک و صالح عمل کرنے سے پہلے دیکھ لینا چاہئے کہ اس عمل کو ہمارے حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے کوئی نسبت ہے بھی یا نہیں اگر اس عمل کا تعلق حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعلیمات و شریعت سے ہے تو وہ عمل یقیناً نیک ہے لیکن اگر اس کا تعلق حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تعلیمات سے نہیں اور نہ ہی شریعت مطہرہ کے موافق ہے تو وہ عمل کسی صورت بھی اعمال صالحہ کی فہرست میں شمار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے **أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ** اللہ کی اطاعت کرو اور حضور رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

حکم الہی ماننا ہی بندگی ہے آئیے اطاعت رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو اپنی حیات کا مشن بنائیں اور اطاعت رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس عالم رنگ و بو میں وقت گزاریں تو یقیناً اس زندگی کے جملہ لمحات لمحات بندگی میں شمار ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں گے۔

ہدایت یافتہ

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ
مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ.

ترجمہ:

(اے میرے حبیب) فرما دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ - صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی۔ پھر اگر تم منہ پھیر لو (تو سن لو) رسول اللہ کے ذمہ وہی ہے جو ان پر لازم
ہے اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم ہے تو اگر تم رسول اللہ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ
گے اور رسول اللہ کے ذمہ اللہ کا پیغام واضح پہنچا دینا ہے۔

-☆-

ایک مومن و مسلم روزانہ پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے اس کی بندگی کیلئے
مسجد کا رخ کرتا ہے۔ صلاۃ کی ادائیگی کے دوران حالت قیام میں وہ عرض کرتا ہے
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. اے اللہ ہمیں صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا فرما۔

ہدایت وہ نعمت ہے جس کیلئے روزانہ صلاۃ کی ہر رکعت میں اللہ ذوالجلال سے عرض کی
جاتی ہے۔

اس خالق و مالک کا فرمان ہے: **إِنْ تُطِيعُوا تَهْتَدُوا** اگر تم اطاعت خدا اور اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اختیار کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔ گویا ہدایت اسے ہی نصیب ہے جو حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ارشادات پر عمل کرتا ہے سنت مصطفیٰ کا گرویدہ ہے اور آپ ہی کی اتباع میں روز و شب گزارتا ہے۔

فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

ترجمہ:

(اے اہل ایمان) نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعت کرو اللہ اور اسکے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو۔

-☆-

کامیاب و کامران

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ. ۱

ترجمہ:

اور جس (خوش نصیب) نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی اور اللہ سے ڈرتا رہا اور

اسی کا تقویٰ اختیار کیا بس یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

-☆-

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً. ۲

ترجمہ:

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی تو یقیناً وہ

بہت بڑی کامیابی لے کر کامیاب ہوا۔

غور کیجئے! اللہ رب العزت اپنی اور اپنے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت و

فرمانبرداری کا کس احسن طریقے سے حکم دے رہا ہے۔

پھر وہ خوش بخت افراد جو اللہ اور اسکے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کو اپنا

(۱) سورہ النور ۲۳/۵۴

(۲) سورہ الاحزاب ۳۳/۷۱

شیوہ بناتے ہیں۔ اللہ ان کی واضح کامیابی کا اعلان فرماتا ہے۔ ایسے افراد کیلئے کامیابی تو ہے لیکن ادھوری نامکمل اور نا تمام کامیابی نہیں بلکہ عظیم کامیابی ہے جس کا میا بی کو اللہ تعالیٰ عظیم فرماتا ہو اس کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

انبیاء و صدیقین / شہداء و صالحین کی معیت میں

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا۔

ترجمہ:

اور جو اللہ اور رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کرتے ہیں تو یہ (خوش نصیب) ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

-☆-

اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت سے سرشار لوگ تنہا نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے انعام یافتہ لوگوں کی معیت نصیب ہے۔

وہ آدمی جسے کسی بڑے افسر کی معیت نصیب ہو اسکی چال ڈھال سب سے جدا نظر آتی ہے تو وہ اللہ کا پیارا بندہ جسے انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی معیت نصیب ہو اسکی قسمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

اے مسلم بھائی! اس آدمی کو حقیر نہ سمجھنا جو اللہ اور اسکے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگن ہے وہ کہیں تنہا بھی بیٹھا ہو تو اسے تنہا نہ سمجھنا حکم الہی کے مطابق اسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت نصیب ہے اس خوش نصیب کی عظمت پر قربان جائیں جو تنہا ہو کر بھی تنہا نہیں بلکہ انبیاء و صلحاء کی ارواح مقدسہ ہر وقت اسکی نگرانی کرتی ہیں۔

فَاُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

اللہ اور اسکے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کرنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام و اکرام فرمایا۔

یہ معیت یہ سنگت عارضی اور ناپائیدار نہیں اور نہ ہی زمان و مکان کی حدود میں مقید ہے۔ اللہ کے وعدہ کے مطابق وہ جہاں بھی جائیں جس جہاں میں جائیں اس پاکیزہ سنگت و معیت سے محروم نہیں ہوں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخَلِّفُ الْمِيْعَادَ.

جنتوں میں ابدالآباد تک قیام

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

ترجمہ:

اور جو اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی ان جنتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور سن لیجئے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

آخری کامیابی ہی حقیقی کامیابی ہے اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت وہ سرمایہ ہے جسے یہ نصیب ہو جائے اسے آخری سعادت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کتنا عمدہ ہے۔

ایسی جنتیں نصیب ہوں گی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی۔
یہ جنتیں دو چار یا دس بیس سال کی بات نہیں اطاعت الہی اور اطاعت مصطفوی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے سرشار ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن کریم میں جا بجا اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کا حکم ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کیا چیز ہے؟ اور کس وقت کہا جائے گا کہ یہ آدمی اللہ کا مطیع و فرمانبردار ہے؟ اس سلسلہ میں علامہ بغوی لکھتے ہیں:

مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ فِي آدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالرَّسُولِ فِي السُّنَنِ.

جس نے اللہ کی اطاعت کی فرائض کی ادائیگی میں اور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کی سنن کی ادائیگی میں۔

-☆-

گویا علامہ موصوف کے مطابق فرض ادا کرنا اللہ کی اطاعت اور سنتیں ادا کرنا رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت ہے۔ لیکن اگر براہ راست قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کی جائے تو مفہوم بالکل نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ. ۲

اور جس نے (اللہ کے) رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کر لی۔ یعنی اللہ کی اطاعت اور رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ جس خوش نصیب نے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت و فرمانبرداری کی تو خود بخود اس سے اللہ کی اطاعت بھی ہو گئی۔

(۱) معالم التنزیل (تفسیر بغوی) جلد ۱ صفحہ ۲۵۰

(۲) سورة النساء ۴/۸۰

وصف ایمان سے متصف

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۖ

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) مجھے قسم ہے آپ کے رب کی! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ مان لیں ان جھگڑوں میں جو ان میں پیدا ہو جائیں پھر وہ (آپ کے فیصلہ پر) اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور دل و جان سے آپ کے فیصلے کو قبول کر لیں۔

-☆-

اطاعت رسول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے یہ کتنا مبلغ اور مؤثر انداز ہے۔ اس درج بالا ارشاد گرامی کو بار بار پڑھیے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوگی کہ اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہی سب کچھ ہے اور دل کی گہرائیوں سے آپ کے احکامات کو ماننا ہی ایمان ہے۔ اگر کوئی بدنصیب اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے روگردانی کرتا ہے تو کام کھول کر سن لے کہ ایمان بھی اس سے رخصت ہو چکا ہے۔

محبوب الہی

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ
غَفُورٌ رَحِيمٌ

ترجمہ:

(اے حبیب!) انہیں فرمادیجئے اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع
(پیروی) کرو تب محبت فرمائے گا تم سے اللہ اور مغفرت فرمائے گا تمہارے لئے تمہارے
گناہوں کی اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت فرمانے والا اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

-☆-

وہ انسان بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی خوش قسمتی کا
اندازہ کون لگا سکتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خود محبت فرمائے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جو اللہ کے
حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے۔

ہمیشہ راہ ہدایت پر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ النَّاسَ فِي حِجَّةِ الْوِدَاعِ فَقَالَ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ اعْتَصَمْتُمْ فَلَنْ
تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ.

جلد ۱ صفحہ ۹۳

المستدرک للحاکم (۱)

قال الحاکم: قد احتج البخاری باحدیث عکرمه واحتج مسلم بابی اویس

وسائر رواته متفق علیهم

جلد ۱ صفحہ ۹۳

اللتخیص بذیل المستدرک

قال الذہبی: وله اصل فی الصحیح

جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

المستدرک للحاکم (۲) رقم الحدیث (۳۲۳)

جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۲

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۲۰۳۳۶)

جلد ۱ صفحہ ۹۷

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۶۳)

قال المحقق: حسن

جلد ۱ صفحہ ۱۲۲

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۴۰)

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے دوران فرمایا:

بیشک میں تم میں وہ کچھ چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے:

۱۔ اللہ کی کتاب

۲۔ اس کے نبی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی سنت

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَد تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

المستدرک (علیٰ الصّحیحین) / رقم الحدیث (۳۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
المستدرک (للحاکم)	جلد ۱	صفحہ ۹۳
تلخیص بذیل المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۹۷
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۷۶۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۵
مسند الامام احمد (عن ابی سعید) / رقم الحدیث (۱۱۰۴۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد (عن ابی سعید الخدری) / رقم الحدیث (۱۱۱۵۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۸۶
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم ان دونوں پر عمل کے بعد گمراہ نہیں ہو سکتے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت (یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں) اور یہ میدان حشر میں حوض (کوثر) پر وارد ہونے تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

-☆-

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے کمال کرم نوازی سے ہمیں دو تحفے عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک یہ رہیں گے:

۱۔ کتاب اللہ ۲۔ سنت رسول اللہ

کتاب اللہ، قرآن کریم کی سمجھ سنت رسول کے بغیر ناممکن ہے۔ قرآن کریم کا وہی مفہوم قابل قبول ہے جو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اپنے قول و فعل سے متعین فرمایا۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے اس کے شارح اللہ کے حبیب حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہیں۔

مسند الامام احمد (عن ابی سعید الخدری) / رقم الحدیث (۱۱۴۹۹) جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد (عن زید بن ثابت) / رقم الحدیث (۷۸۴) جلد ۱ صفحہ ۴۱۳

المعجم الکبیر (للطبرانی) (عن زید بن ثابت) رقم الحدیث (۴۹۲۱) جلد ۵ صفحہ ۱۵۳

المعجم الکبیر (للطبرانی) (عن زید بن ثابت) رقم الحدیث (۴۹۲۲) جلد ۵ صفحہ ۱۵۴

سنتِ رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بغیر دین نامکمل ہے

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَيَّ أَرِيكَتَهُ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا.

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال الدكتور بشار عواد:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
مصانح السنہ	رقم الحدیث (۱۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۵۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۵۱
قال حمزہ احمد لڑین:	اسنادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابورافع - رضی اللہ عنہ - روایت فرماتے ہیں کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: (اے میری امت!) میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کوئی اپنے

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۰۱۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۱
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
دلائل الدبوة للبیہقی		جلد ۶	صفحہ ۵۲۹
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۰ (الفاظ مختلف)
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۴۴۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۰
شرح السنہ للبلغوی	رقم الحدیث (۱۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
قال المحقق:	هذا حدیث حسن		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲

آراستہ تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو کہ میرا کوئی حکم پہنچے یا وہ امر پہنچے جس سے میں نے منع فرمایا ہو تو اس کے جواب میں کہے: میں نہیں مانتا۔ ہم نے یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں پایا کہ اس کی پیروی کریں۔

-☆-

سرکارِ دو عالم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا یہ کتنا فکر انگیز ارشاد مبارک ہے۔ اگر صرف کتاب اللہ سے بات بن جاتی تو نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہرگز ایسا ارشاد نہ فرماتے۔ نیز حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نظر نبوت اٹھنے والے فتنوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور اپنی امت کو دو ٹوک اور واضح الفاظ میں سمجھا دیا کہ سنت رسول کے بغیر دین کی تکمیل نہیں۔ قرآن کریم سے صحیح راہنمائی و ہدایت اور تلاوت قرآن پاک کا صحیح لطف اس وقت ہی نصیب ہوگا کہ جب قرآن کریم کے نور بھرے کلمات میں صاحب قرآن - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے جلوے نظر آئیں۔

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے
جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكَرَبِ الْكَنْدِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِي فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ. الْأَوَانِ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مِثْلَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

سنن ابن ماجہ (۱) رقم الحدیث (۱۲) جلد ۱ صفحہ ۳۱

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ (۲) رقم الحدیث (۱۲) جلد ۱ صفحہ ۳۹

قال الدكتور بشار عواد: اسنادہ حسن

قال الحسن بن جابر مقبول: حيث يتابع وقد تولى ج، وباقي رجاله ثقات

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۱۲) جلد ۱ صفحہ ۳۱

قال الالبانی: صحیح



مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۳۶۸)	جلد ۹	صفحہ ۵۵۶
مسند الشمین	رقم الحدیث (۱۰۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۰ (الفاظ مختلف)
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۰۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۹۱
قال حمزہ احمد زین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۷۴
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۸۳
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۶۷۰)	جلد ۲۰	صفحہ ۲۸۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۵۳)	جلد ۸	صفحہ ۵۰۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۷
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۱۸۱۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۵۵

ترجمة الحديث:

حضرت المِقْدَاد بن مَعْدِ يَكْرَب كندی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جلد ہی ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنے مزین تخت پر گاؤتکیہ لگائے بیٹھا ہوگا میری احادیث میں سے کوئی حدیث اسے سنائی جائے گی تو جواباً (میری حدیث کو غیر اہم سمجھتے ہوئے) کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب (قرآن مجید) موجود ہے پس اس قرآن میں جو حلال امور ہم نے پائے انہیں ہم نے حلال جانا اور جو حرام امور پائے انہیں ہم نے حرام جانا۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: سن لیجئے! جو رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔

-☆-

سبحان اللہ! کتنا واضح اور غیر مبہم ارشاد گرامی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے فرمان میں دوئی نہیں۔ جس کام کو اللہ کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے حلال قرار دیا وہ اللہ کے ہاں بھی حلال ہے اور جس کو رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حرام قرار دیں تو وہ اللہ کی بارگاہ میں بھی حرام ہے۔

سنت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی حیثیت کو غیر شرعی سمجھنے والے اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے احکامات و ارشادات کو غیر اہم جاننے والے اس ارشاد مبارک میں ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حصول ہدایت کے جذبہ سے غور کریں گے تو انشاء اللہ ہدایت نصیب ہوگی۔

رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا مطیع جنت میں داخل ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي قِيلَ وَمَنْ أَبِي
قَالَ! مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبِي.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۷۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۷۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۳۹۴
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۱۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۷
قال للحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۷۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۱
اتحاف اشداء المتقین		جلد ۵	صفحہ ۱۱
فتح الباری	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۴۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا مگر وہ جس نے انکار کر دیا۔
عرض کی گئی:

یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -! انکار کرنے والا کون ہے؟
حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

-☆-

نجات اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر ہے اور جنت کے دروازے اسی کے لئے کشادہ ہیں جو رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی فرمانبرداری کرتا ہے اور وہ بڑا بد نصیب ہے جو اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے انکاری ہے ایسا منکر کا جو انکار کے پردے میں خود رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو اہمیت نہیں دیتا ٹھکانا جہنم ہے۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ وَبَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مَعَهُ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ.

فَقَالُوا: أَوَلَوْ هَالَهُ يَفْقَهُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا:

الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيَ مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ فَرَقٌ بَيْنَ النَّاسِ.

صحیح البخاری رقم الحدیث (۷۲۸۱) جلد ۴ صفحہ ۲۲۷۳
جامع الاصول رقم الحدیث (۶۳۴۷) جلد ۷ صفحہ ۱۵۳

ترجمة الحديث:

حضرت جابر - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:

چند فرشتے حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آرام فرماتے۔

پس وہ کہنے لگے تمہارے اس صاحب کیلئے ایک مثال ہے آپ کی بارگاہ اقدس میں اس مثال کو بیان کروان میں سے ایک فرشتے نے کہا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سوئے ہوئے ہیں۔ ایک اور فرشتے نے کہا آپ کی آنکھ تو سوئی ہوئی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے (یعنی بیان کرو حضور سن بھی رہے ہیں اور سمجھ بھی رہے ہیں)۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی مثال ایک آدمی کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور گھر میں لوگوں کی ضیافت کے لئے دسترخوان چن دیا پھر ایک آدمی کو داعی بنا کر بھیجا پس جس نے اس بلانے والے کی بات کو قبول کر لیا گھر میں داخل ہو گیا اور اس نے چنے ہوئے دسترخوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے اس داعی کی بات کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہو سکا اور نہ اس دسترخوان سے کچھ کھا سکا۔

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۲۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۳
مصباح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۱
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۱

فرشتوں نے (ایک دوسرے سے) کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تا کہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - (اللہ کے اس فرمان کو مثال کی شکل میں ہے) سمجھ جائیں۔

پھر ان فرشتوں میں سے ایک نے کہا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سوئے ہوئے ہیں تو ایک اور فرشتے نے کہا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی آنکھ مبارک تو سوئی ہوئی ہے مگر آپ کا دل انور جاگ رہا ہے۔ فرشتوں نے (اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے) کہا گھر جنت ہے داعی بلانے والے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہیں۔

جس نے حضور محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضور محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نافرمانی کی اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی اور حضور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

-☆-

فرشتوں نے اللہ کے حکم سے کیسی عمدہ مثال کے ذریعے اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اہمیت کو واضح کیا۔

اللہ کی رضا اور خوشنودی کا مقام جنت، دائمی اور سرمدی نوازشات کی جگہ جنت، اس مقام نجات میں داخلہ اطاعت رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر موقوف ہے۔ جو دل و جان سے اللہ کے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ اللہ کی ضیافت سے سرفراز ہوگا اور جو رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت سے روگرداں اور متنفر ہے اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں اور جب داخلہ ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے کیسے بہرہ ور ہوگا وہ بدنصیب غضب الہی کا شکار ہو کر جہنم کی اتھاہ گہرائیوں کا لقمہ بنے گا۔

اس مثال کے آخر میں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی سنایا:

مُحَمَّدٌ "فَرَقَ" بَيْنَ النَّاسِ .

محمد مصطفیٰ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

جس نے رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کی

اس نے اللہ کی اطاعت کی

جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نافرمانی کی

اس نے اللہ کی نافرمانی کی

جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو خوش کیا

اس نے اللہ کو خوش کیا

جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو ناراض کیا

اس نے اللہ کو ناراض کیا

جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے محبت کی

اس نے اللہ سے محبت کی

جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے عداوت کی

اس نے اللہ سے عداوت کی

جو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا ہو گیا وہ اللہ کا ہو گیا

اور جو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا نہ ہو سکا وہ اللہ کا نہ ہو سکا

اور جس نے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو پالیا اس نے اللہ کو پالیا

جس کی حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تک رسائی نہ ہو سکی

وہ اللہ سے بھی دور جاگرا

مُحَمَّدٌ "فَرَقَ" بَيْنَ النَّاسِ .

حضور محمد رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہی لوگوں کے درمیان فرق ہیں۔

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

کی اطاعت کرنے والا

اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ مَثَلِي وَمَثَل مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعَيْنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ! فَالْنَّجَاةُ النَّجَاةُ فَاطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَانْجَوْا! وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَا حَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَمَا جِئْتُ بِهِ وَمَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بیشک میری مثال اور اس کی مثال جسے دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ایک آدمی کی مانند ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور پھر اس نے کہا:

اے میری قوم! میں نے ایک بہت بڑا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے (جو تم پر حملہ کرنے والا ہے) اور میں کسی رکھ رکھاؤ کے بغیر عریاں خبردار کرنے والا ہوں اپنا بچاؤ کر لو، اپنا بچاؤ کر لو۔

پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوئے پس وہ اطمینان سے (وہاں) سے روانہ ہو گئے تو وہ (اس لشکر کے حملہ سے) نجات پا گئے۔ اس آدمی کی قوم کے ایک گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی اسی جگہ پر رہے تو صبح کے وقت اس لشکر نے ان پر حملہ کر دیا جس نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کی جڑیں تک کاٹ دیں۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۶
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
شرح السنّة	رقم الحدیث (۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۴
قال البغوی: هذا حدیث متفق علی صحته			
دلائل النبوة (للبيهقي)		جلد ۱	صفحہ ۳۶۹

پس یہ مثال ہے اس خوش نصیب کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اتباع کی اور یہ اس شخص کی بھی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لے کر آیا اس کی اس نے تکذیب کی۔

-☆-

وہ انسان کتنا خیر خواہ اور ہمدرد ہوا کرتا ہے جو اپنی قوم کو بروقت خطرے سے آگاہ کر دے اور جو بروقت خطرے سے آگاہ کر دے اسے عربی زبان میں ”نذیر“ کہتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ہمارے آقا مولیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو نذیر بھی بنا کر بھیجا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے کل انسانیت کو اس خطرے سے آگاہ کیا ہے جس سے بڑھ کر کوئی خطرہ نہیں ہے آپ کے پہلو میں کتنا رحیم دل ہے جو انسانیت کی حالت دیکھ کر پتہ چلتا ہے اللہ کے غضب اور اس کے عذاب سے صرف آگاہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس سے بچنے کا طریقہ بھی سکھایا۔ اگر کوئی بدنصیب آپ کی بات نہ سننا چاہتا ہو، آپ کے ارشادات کی تکذیب اس کا شیوہ ہو، حق پورے جاہ و جلال سے عیاں ہو وہ اسے دیکھنا ہی نہ چاہتا ہو اور ہادی برحق رشد و ہدایت کی سواری لے کر محروم انسانیت کو پکار رہے ہوں اور وہ آپ کی آواز پر کان ہی نہ دھرے تو اس میں خلعت جو دو کرم سے آراستہ رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا کیا قصور ہے۔

اگر اب وہ ہلاکت و عذاب میں گرفتار ہوتا ہے تو اس کا مقدر ہاں وہ سعید افراد جنہوں نے آپ کے ہر ارشاد کو دل و جان سے قبول کیا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا دنیا و آخرت کی نعمتیں ان کا مقدر بنیں اور بڑے اطمینان سے غضب الہی کی خاردار جھاڑیوں سے اپنا دامن بچا کر دور بہت دور اور رحمت الہی کی ٹھنڈی چھاؤں میں پہنچ گئے۔

ایمان و اسلام

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

کی عطا و کرم نوازی سے ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَعْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا ، فَأَنَا اخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا .

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
مصباح السنہ	رقم الحدیث (۱۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۶۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۰۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۰۲
قال عبد الصمد شرف الدین: حسن صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۱۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۳۰
قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح			
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۹
قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی: صحیح			
شرح السنہ للبعغوی	رقم الحدیث (۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۷
قال البغوی: هذا حدیث متفق علی صحیحہ			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۰۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۱۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن			
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۲۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۰
قال المحقق: صحیح			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۶۶۰)		جلد ۳	صفحہ ۴۶۸
قال الالبانی: صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے اپنے ارد گرد کو روشن کر دیا تو پروانے اور وہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں آگ میں گرنا شروع ہو گئے۔
اس (آگ روشن کرنے والے) آدمی نے انہیں روکنا اور آگ سے دفع کرنا شروع کر دیا لیکن وہ پروانے اس پر غالب آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔
میں (تمہیں آگ سے بچانے کیلئے) تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

-☆-

اے زمین!

تو نے اپنی پشت پر بڑے بڑے رحم کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا کہ ہمارے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جیسا کوئی رحیم و کریم دیکھا اے آسمان تو نے بڑے بڑے شفقت و پیار کرنے والے دیکھے لیکن یہ تو بتا ہمارے آقا و مولیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے بڑھ کر کوئی شفیق دیکھا۔ اے سورج تو نے بڑے بڑے غمگسار دیکھے لیکن یہ تو بتا تو نے حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے بڑھ کر غموں کا مداوا کرنے والا دکھی انسانیت کے دکھ مٹانے والے ہر ایک کا خیر خواہ اور ہمدرد کہیں دیکھا؟

یا رحمۃ للعالمین! یا شفیع المرزبین! آپ کی اس ادا پر قربان جائیں۔

آتش دوزخ شعلے برسا رہی ہے ہم اس میں گرنے کی کوشش میں ہیں لیکن آپ اپنا دست کرم ہماری کمر میں ڈال کر ہمیں بچا رہے ہیں۔

اے بھولے بھٹکے انسان آج بھی غفلت کی چادر اتار پھینک اس نبی عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بنالے جس جیسا رحیم کریم اور غمگسار اس بھری کائنات میں کوئی نہیں۔

أَنَا اخِذٌ بِحُجَزِكُمْ

کے پیارے الفاظ میں غور کیجئے سب لوگ آتش دوزخ کی طرف لپک رہے ہیں اور اس میں گر رہے ہیں حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جس کی کمر سے پکڑے ہوئے ہیں وہ آتش دوزخ سے محفوظ ہے۔

سبحان اللہ! اے مرد مومن اپنے اس رسول معظم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر قربان جا جس نے تجھے دوزخ کا ایندھن بننے سے بچایا ہوا ہے۔

آج اگر کسی کو کلمہ طیبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

اور

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

کا ورد کرنے کی توفیق ہے یا وہ پانچ وقت صلاۃ (نماز) ادا کرتا ہے رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتا ہے صدقہ و خیرات کرتا ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا خوگر ہے تو سمجھ لے یہ اس کا ذاتی کمال نہیں بلکہ کمال والے نبی

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا کمال ہے جس نے اس کی کمر سے اسے پکڑا ہوا ہے اگر وہ آج کمر سے چھوڑ دیں (العیاذ باللہ) تو پھر ہر نیکی روٹھ جائے گی اور وہ برائی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے گا۔

اے مرد مومن!

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اس کرم نوازی پر قربان ہو جا اور اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو دل و جان سے یاد کر آپ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام کا نذرانہ پیش کر سن لیجئے اگر اللہ کے پیارے حبیب راضی ہیں تو کائنات کا خالق و مالک بھی راضی ہے اور دائمی نعمتوں کا گھر جنت بھی مشتاق ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كِبَرِ النَّفْسِ وَمَكْرِ الشَّيْطَانِ.

ایمان حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

کی نظر کرم سے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَانْبَتَتِ الْكَلَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا فَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى وَإِنَّمَا هِيَ قَيْعَانُ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمَ وَعِلْمَ وَمَثَلُ مَنْ يَرْفَعُ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ.

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٥٠)	جلد ١	صفحہ ٥٣
قال الالباني:	متفق عليه		
مصباح السنن	رقم الحديث (١١١)	جلد ١	صفحہ ١٥٣
قال المحقق:	متفق عليه		
صحیح البخاری	رقم الحديث (٤٩)	جلد ١	صفحہ ٥٣
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٢٨٢)	جلد ٢	صفحہ ٢٦٤

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ - رضی اللہ عنہ - ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اللہ نے جو ہدایت و علم دیکر مجھے بھیجا اس کی مثال بہت زیادہ بارش کی ہے جو زمین پر نازل ہوئی۔

زمین کا ایک قطعہ طیب و طاہر تھا اس نے اس بارش کے پانی کو قبول کر لیا۔ اس زمین نے سبزہ اور تازہ گھاس اُگا دیا۔

زمین کا ایک قطعہ غیر مزروعہ (سخت و پتھریلہ) تھا اس نے (اپنے اوپر) پانی جمع کر لیا۔

پس اللہ نے لوگوں کو اس قطعہ زمین سے بھی فائدہ بخشا لوگوں نے خود پانی پیا اور

شرح السنہ للبعوی	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیۃ		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۰۴۴)	جلد ۶	صفحہ ۴۳۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۷۶)		جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی:	صحیح		

اوروں کو پلایا اور اسی پانی سے کھیتی باڑی کی۔

یہ بارش زمین کے ایسے قطعات کو بھی پہنچی جو چٹیل میدان تھے (سیم و تھور والی زمین تھی) جس نے نہ پانی جمع کیا اور نہ ہی سبزہ اگایا۔

یہ مثال ہے اس کی جس نے اللہ کے دین میں تفقہ (حقیقی سمجھ) کو حاصل کیا اور جس علم و ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا اس نے اس آدمی کو نفع دیا۔ پس اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی علم کے زیور پہنے آراستہ کیا۔

اور یہ مثال اس بد نصیب کیلئے بھی ہے جس نے اس جانب بالکل توجہ نہیں کی اور اس نے اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس ہدایت کو دیکر اللہ نے مجھے اس عالم میں بھیجا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اپنے علم و ہدایت کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

جب بارش برستی ہے منظر قابل دید ہوا کرتا ہے۔ بارش کا کام برسنا ہے۔ وہ جب برسے تو یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اپنے کا گھر ہے یا بیگانے کا گھر ہے وہ یہ بھی نہیں دیکھتی کہ دیہات ہے یا شہر ہے۔ محل ہے یا سادہ مکان ہے یا باغ ہے یا خالی زمین وہ تو بس برستی ہے لگاتار برستی ہے موسلا دھار برستی ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ امت کے والی حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے علم و ہدایت کی بارش بھی برس رہی ہے لگاتار برس رہی ہے اور موسلا دھار برس رہی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارش کے ہوتے ہوئے کوئی اپنا برتن

ہی الٹا کر دے تو اس میں آپ کا کیا قصور وہ رحمۃ للعالمین ہیں انکا کام تو ہر ایک پر نظر رحمت فرمانا ہے ہر ایک کا بھلا کرنا ہے اب اگر کوئی اپنا منہ ہی موڑ لے تو یہ اس کی اپنی بد نصیبی ہمارے آقا - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی عطا و بخشش میں کوئی کمی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس مثال میں تین طرح کی زمین کا ذکر فرمایا:

زرخیز زمین:

زرخیز زمین پر جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہاں بہاؤ آ جاتی ہے سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے علم و ہدایت کی بارش جب صدیق و فاروق، عثمان و علی، بلال و صحیب رضی اللہ عنہم جیسے زرخیز دلوں پر نازل ہوئی تو ان دلوں کی بہاریں قابل دید تھیں ان حضرات کی کشت ایمان پر وہ خوشنما پھول کھلے اور وہ وجد آفریں بہار آئی کہ آج تک ان کی مہک ایک عالم کو معطر کر رہی ہے۔

دنیا کی بارش تو چند گھڑیاں رہتی ہے پھر ہٹم جاتی ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے علم و ہدایت کی بارش زمان و مکان کی حدود و قیود سے وراہ ہے وہ رحمت کی بارش اتنی عالمگیر اور ہمہ گیر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی مخلوق کے ہاں اس کا تصور تک نہیں ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اس نور بھری اور رحمتوں سے لبریز بارش نے عالم رنگ و بو میں وہ بہار دکھائی کہ عالم بالا کے مکیں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اٹھے۔

کہیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا رحمت بھر دور تو کہیں ائمہ اہل بیت - رضی اللہ عنہم - کی ہدایت آفریں محفلیں کہیں ائمہ مجتہدین - رحمہم اللہ - کی علم و حکمت سے بھر پور مجلسیں تو

کہیں محدثین کرام۔ رحمہم اللہ۔ کی انوار سنت سے لبریز کاوشیں کہیں اصحاب طریقت۔ رحمہم اللہ۔ کی ذکر و فکر کی پر کیف رونقیں تو کہیں مئے وحدت سے مخمور اصحاب باطن۔ رحمہم اللہ۔ کے نعرہ ہائے ایمان افروز یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی علم و ہدایت کی بارش کے حسین ثمرات ہیں۔

آج دینی درسگاہوں میں قال اللہ اور قال رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی دلکش آوازیں طریقت کے انوار سے معمور مراکز رشد و ہدایت میں طالبان ہدایت کا اثر دھام ان کی زبان قلب و قالب سے ذکر الہی کے پھوٹتے سوتے رات کی رحمت والی گھڑیوں میں طویل سجدے اور لمبی مناجاتیں مدینہ منورہ حرم نبوی میں عشاق کے چمکتے چہرے اور ان کی مست آنکھوں کے سرخ ڈورے۔

کعبۃ اللہ میں عابدوں زاہدوں کا جم غفیر، طواف کعبہ میں مصروف فرزند اسلام، ملتزم سے چمٹے ہوئے اہل ایمان۔

دنیا بھر کی مساجد کے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر کی شیریں اور مترنم آواز اور انہیں عبادت گاہوں سے اہل اسلام کا پانچ وقت مل کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا یہ سب کچھ حضور رحمۃ للعالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی علم و ہدایت کی بارش کا ایک سہانا اور دلکش اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارش کے نور بھرے رحمت سے لبریز قطرات سے ہمارے باطن کو معمور فرمائے اور ایمان کامل کی بے نظیر دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بِجَاهِ مَنْ بَعَثْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سخت اور پتھریلی زمین:

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے پاس علم تو ہے لیکن عمل کی دولت سے عاری ہیں۔ محراب و منبر کے وارث تو کہلاتے ہیں لیکن وہ خود صاحب منبر۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سے بہت دور ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں سے دوسرے افراد فائدہ لے جاتے ہیں لیکن وہ خود اس فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔

امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بقول وہ پارس پتھر کی طرح ہیں جو پیتل اس سے مس ہوا وہ تو سونا بن گیا لیکن وہ خود پتھر کے پتھر رہتے ہیں۔

غیر مزروعہ زمین:

ایسے افراد بھی آپ کو بکثرت نظر آئیں گے جن کی زمین شور والی جہاں سبزہ کا تصور نہیں اور پانی بھی نہیں رکتا کہ دوسرا ہی فائدہ لے لے بلکہ اس سیم والی زمین پر اگر کوئی پانی نظر بھی آئے تو وہ کھیتی کے لئے زہر قاتل ہے ایسی زمین ابو جہل، ابولہب، یزید و شمر اور عبداللہ بن ابی وغیرہ کے دلوں کی زمین کہی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے افراد سے محفوظ رکھے ان کی صحبت سے بھی ہر مسلم بھائی کو بچائے رکھے۔

مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ

اللہ نے مجھے جو ہدایت و علم دیکر بھیجا ہے اس کی مثال موسلا دھار بارش کی ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی نبوت و رسالت عالمگیر اور ہمہ گیر ہے

اور ہدایت و علم آپ کی نبوت کی بہت سی شاخوں میں سے ہیں اور یہ بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہیں۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے علم و ہدایت کی بارش ہر جگہ برس رہی ہے اور پاکیزہ زمینیں اس بارش سے سیراب ہو رہی ہیں اور اپنا مقدر سنوار رہی ہیں۔ جیسے ہدایت کی بارش کل عالم میں برس رہی ہے اسی طرح آپ کے علم و عرفان سے بھی کوئی جگہ خالی نہیں آپ کے علم و عرفان کی زد میں کائنات کا ذرہ ذرہ ہے اور آپ کا علم پاک بھی جہاں گیر اور ہمہ گیر ہے۔

اگر کسی کی زمین سیم و تھور والی ہے اس پر ہدایت و علم کی بارش کا اثر نہیں تو اسے چاہئے کہ وہ آپ کے علم و عرفان اور رشد و ہدایت کا انکار نہ کرے بلکہ اپنے دل کی زمین کا علاج کروائے ہو سکتا ہے کسی نظر والے کے کرم سے اس کی زمین طیب و طاہر ہو جائے تو پھر اسے اپنی آنکھوں سے نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے علم پاک کی جلوہ گری اور آپ کی ہدایت کی مہک نظر آئے گی۔

الإعتصام بالكتاب والسنة

وعن جابر - رضي الله عنه - عن النبي - صلى الله عليه وسلم - قال: ((أما بعد، فإن خير الحديث كتاب الله، وخير الهدى هدى محمد، وشر الأمور محدثاتها، وكلُّ محدثة بدعة، وكلُّ بدعة ضلالة)). (مسلم: ۴۳/۸۶۷)

حضرت جابر - رضي الله عنه - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

حمد و صلاۃ کے بعد یقیناً بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریقہ ہے اور بدترین چیز دین کی بدعتیں ہیں اور ہر نئی بنائی ہوئی چیز بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے۔

—☆—

وعن جابر - رضي الله عنه - قال: جاءت ملائكة إلى النبي - صلى الله عليه وسلم - وهو نائم، فقالوا: إن لصاحبكم هذا مثلاً، فاضربوا له مثلاً، فقال بعضهم: إنه نائم، وقال بعضهم: إن العين نائمة، والقلب يقظان، قالوا: مثله كمثل رجل بنى داراً، وجعل فيها مأذبة، وبعث داعياً، فمن أجاب الداعي دخل الدار، وأكل من المأذبة، ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار، ولم يأكل من المأذبة، فقالوا: أولو هاله يَفْقَهُها، قال بعضهم: إنه نائم، وقال

بعضہم: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ، وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالِدَارُ الْجَنَّةُ، وَالِدَاعِي: مُحَمَّدٌ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرُوقٌ، بَيْنَ النَّاسِ)). (بخاری: ۷۲۸۱)

حضرت جابر-رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور کی بارگاہ میں فرشتے حاضر ہوئے جبکہ آپ سو رہے تھے تو بولے کہ تمہارے ان صاحب کی ایک کہات ہے ان سے بیان کر دو۔ تو بعض بولے کہ وہ سو رہے ہیں، اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھیں سو رہی ہیں، اور دل شریف بیدار ہے تو بولے تمہارے ان محبوب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص گھر بنائے وہاں دسترخوان رکھے اور بلانے والے کو بھیج دے تو جو اس بلانے والے کی بات مان لے وہ گھر میں آئے گا، دسترخوان سے کھائے گا اور جو نہ مانے وہ نہ گھر میں داخل ہو اور نہ اس دسترخوان سے کچھ کھا سکے پھر بولے کہ اس کا مطلب بھی عرض کر دو۔ تا کہ خوب سمجھ لیں، تو بعض بولے کہ وہ تو سو رہے ہیں، اور بعض نے کہا کہ ان کی آنکھیں سو رہی ہیں، اور دل جاگتا ہے تو بولے کہ گھر تو ہے جنت اور بلانے والے ہیں محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو حضور کی اطاعت کرے وہ اللہ کا مطیع ہے اور جس نے حضور کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں میں فرق ہیں۔

—☆—

وَعَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمُ بِاللَّهِ، وَأَشَدَّهُمْ بِهِ خَشْيَةً)). (بخاری: ۶۱۰۱)

حضرت عائشہ-رضی اللہ عنہا- فرماتی ہیں کہ حضور بنی کریم-صلی اللہ علیہ وسلم- نے

ارشاد فرمایا: (کوئی کام کیا پھر اس کی اجازت ہوگئی، مگر ایک گروہ نے اس سے پرہیز کیا۔ یہ خبر حضور۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کو پہنچی تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی اور پھر فرمایا کہ) ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان کی چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کرتا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے زیادہ عالم باللہ اور سب سے زیادہ اللہ سے خوف والا ہوں۔

—☆—

و عن أبي هريرة - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((إِنَّمَا مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ، وَيَغْلِبُنَّهُ، فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا، قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلِكُمْ، أَنَا أَخَذْتُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ! هَلُمَّ عَنِ النَّارِ! فَتَغْلِبُونِي، تَقَحَّمُونَ فِيهَا)). (بخاری: ۶۳۸۳)

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا کہ! میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب آگ نے ارد گرد کو روشن کر دیا تو پتنگے جو آگ میں گرا کرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور وہ آدمی انہیں روکنے لگا اور وہ جانور اس پر غالب آنے لگے، آگ میں گرنے لگے۔ میں تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور کہتا ہوں آگ سے دور ہو جاؤ، آگ سے دور ہو جاؤ، اور تم مجھ پر غالب آنا چاہتے ہو اور آگ میں گرنے لگتے ہو۔

—☆—

وقال النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ

الماء، فأنتبت الكلاء والعُشبَ الكثيرَ، و كانتُ منها أجادُبُ أمسكتِ الماءَ، فنفعَ اللهُ بها الناسَ، فشرِبُوا، وسَقَوْا، وزرَعُوا، وأصابَ منها طائفةٌ أُخرى، إنَّما هِيَ قِيعانٌ، لا تُمسكُ ماءً، ولا تُنبِتُ كلاءً، فذلكَ مثلُ مَنْ فُقِّهَ في دينِ اللهِ، ونفعَهُ اللهُ بما بعثني بِهِ، فعلمَ وعَلَّمَ، ومثلُ مَنْ لَمْ يرفعْ بذلكَ رأساً، ولم يقبلْ هُدَى اللهُ الذي أرسِلْتُ بِهِ)). (بخاری: ۷۹)

اور حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا کہ مثال اس کی جو اللہ نے مجھے ہدایت اور علم دیکر بھیجا، اس بہت سی بارش کی طرح ہے جو کسی زمین میں پہنچی، اس کا کچھ حصہ عمدہ و پاکیزہ تھا اس نے پانی قبول کر لیا اور گھاس اور بہت چارا اگا دیا، کچھ حصہ سخت تھا، جس نے پانی جمع کر لیا جس سے اللہ نے لوگوں کو نفع دیا کہ انہوں نے خود پیرا، پلایا اور کھیتی باڑی کی۔ اور ایک دوسرے حصہ میں پہنچا جو چٹیل تھا کہ نہ پانی جمع کرے اور نہ گھاس اگائے، یہ اس کی مثال ہے جس نے دین میں تفقہ حاصل کیا (فقہ بن گیا) تو اللہ نے اسے نفع دیا اس کے ساتھ جسے دیکر مجھے بھیجا گیا اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو علم پڑھایا، اور مثال اس کی جس نے اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جسے دیکر مجھے بھیجا گیا۔

-☆-

وقال: عبد الله بن عمرو - رضي الله عنهما - هجرتُ إلى رسولِ الله - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يوماً، فسمعَ صوتَ رجلينِ اختلفا في آيةٍ، فخرجَ يُعرفُ في وجهه الغضبُ، فقال: ((إنما هلكَ مَنْ كانَ قبلَكُم باختلافِهِم في الكتابِ)). (مسلم: ۲/۲۶۶۶)



حضرت عبداللہ بن عمرو - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن میں دوپہر کے وقت حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے دو شخصوں کی آوازیں سنیں جو کسی آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - (ان کی طرف) نکلے تو آپ کے چہرہ انور سے غضب معلوم ہو رہا تھا۔ حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے۔

-☆-

وقال رسول اللہ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((ذروني ماتركتكم، فإنما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على أنبيائهم، فإذا أمرتكم بشيء، فاتوا منه ما استطعتم، وإذا نهيتكم عن شيء فدعوه)). (بخاری: ۷۲۸۸)

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو چیز میں نے تم میں چھوڑی ہے اس سلسلہ میں مجھ سے سوال مت کرو، کیونکہ تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے کثرت سوال کی وجہ سے اور اپنے انبیاء اکرام سے اختلاف کی وجہ سے ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دے دوں تو اسے کر گزرو جتنی تم میں طاقت ہے اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ۔

-☆-

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ: ((يكون في آخر الزمان دجالون كذابون، يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم، فإياكم وإياهم، لا يضلونكم ولا يفتنونكم)). (مسلم: ۷/۷)

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس وہ احادیث لائیں گے جو تم نے نہ سنیں، نہ تمہارے آباؤ اجداد نے، ان کو اپنے آپ سے دور رکھو، اپنے آپ کو ان سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

-☆-

وقال: ((ما مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ، وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ)). (مسلم (۲): ۵۰/۸۰)

حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے پہلے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب اسرار اور وہ صحابہ نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کریں اور اسکی پیروی کریں پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ہوتے تھے، جو کہتے وہ تھے، وہ جو کرتے نہ تھے اور کرتے وہ تھے جس کا انہیں حکم نہ دیا گیا تھا تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن اور جو اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

-☆-

وقال: ((لا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا

مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ)) (مسلم: ۱۷۴۰/۱۰۳۷)

حضور- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے رہیں گے جو اللہ کے حکم کے ساتھ قائم ہوں گے اور انہیں ضرر نہ دے گا جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا اور نہ وہ جو ان کے حفاظت کرے گا حتیٰ کہ آجائے اللہ کا امر اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔

-☆-

وقال: لا يزال طائفة من أمتي يُقاتلون على الحق، ظاهرين إلى يوم القيامة.

(مسلم: ۱۷۴۰/۱۹۲۳)

حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا وہ غالب رہیں گے قیام تک۔

-☆-

وقال: ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَالَّةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئاً)). (ترمذی: ۲۶۷۴)

حضور رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا جو ہدایت کی طرف بلائے اس کا اجر و ثواب اس کو اتنا ہوگا جتنا پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر و ثواب میں کچھ بھی کم نہ کرے گا۔ جو ضلالت (گمراہی) کی طرف بلائے اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔

-☆-

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ، وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ، وَلَا لُقْطَةٌ مُعَاهِدٍ، إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنَى عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ، فَلَهُ أَنْ يَعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَائِهِ)). (ابن ماجه: ۱۲)

حضرت مقدم ابن معديکرب - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی

اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس کا مثل بھی خبردار قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا اپنے پلنگ پر کہے کہ تم پر قرآن کی اتباع لازم ہے، اس میں جو حلال پاؤ اس کو حلال اور جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو حالانکہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا حرام فرمایا ہو ویسا ہی ہے جیسے کہ اللہ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو تمہارے لئے نہ تو گھریلو گدھا حلال ہے اور نہ کیلی والا درندہ جانور نہ عہد والے کافر کی گئی ہوئی چیز مگر جب اس کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے اور جو کسی قوم کے پاس مہمان جائے ان پر اس کی مہمانی ہے اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کے مقدران سے وصول کر لے۔

عَنِ الْعَرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: ((أَيْحَسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَكِيًا عَلَى أَرِيكْتِهِ، يَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ، إِلَّا وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَضْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَلِّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا أَكْلَ ثَمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمْ الَّذِي عَلَيْهِمْ)).

(ابوداؤد: ۳۰۵۰)

حضرت عرباض ابن ساریہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے قیام فرما کر ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر تکیہ لگا کر یہ گمان کر سکتا ہے کہ اللہ نے بجز ان چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ کی جو قرآن میں ہیں، خبردار! اللہ کی قسم میں نے احکام دیئے، وعظ فرمائے اور بہت چیزوں سے منع کیا جو قرآن کے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہیں یقیناً اللہ نے یہ تمہارے لئے مباح نہ کیا کہ اہل کتاب کے گھروں میں بلا اجازت گھس جاؤ اور نہ ان کی عورتوں کو مارو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جب وہ اپنے ذمہ کے حقوق ادا کریں۔

-☆-

عَنِ الْعَرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةٌ مُودِعٌ، فَأَوْصِنَا! فَقَالَ: ((أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرِي اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّتِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا

بِالنَّوَاجِدِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٍ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

(ترمذی: ۲۶۷)

حضرت عرباض بن ساریہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ہمیں بلوغ و عطف فرمایا جس سے اشک رواں ہو گئے دل ڈر گئے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - شاید یہ الوداعی و عطف ہے لہذا کچھ وصیت فرمادیں، حضور نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، حاکم وقت کی سننے، فرماں برداری کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہی ہو، کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو جینے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا لہذا تم میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت مضبوط پکڑو اسے دانت سے مضبوط پکڑ لو نئی باتوں سے دور رہو کہ ہر نئی چیز بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سُبُلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوا إِلَيْهِ وَقَرَأَ ﴿وَأَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ...﴾ الآية. (۱۳۰) (ابن ماجہ: ۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں کچھ اور لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر راستے پر شیطان ہے جو ادھر بلا رہا ہے، اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَأَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ﴾

وَقَالَ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدُّو النَّحْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عِلَانِيَةً، لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي. (ترمذی: ۲۵۴۱)

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: کہ میری امت پر ویسے حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جیسے جوتے کی جوتے سے برابری حتیٰ کہ اگر کسی نے اپنی ماں سے اعلانیہ زنا کیا تو میری امت میں بھی وہ ہوگا جو ایسا کرے گا، یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب آگ میں جائیں گے سوائے ایک ملت کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

-☆-

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ. (ابوداؤد: ۴۷۵۸)

اور حضرت ابو ذر - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو جماعت سے بالشت بھر نکھڑا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

ختم نبوت





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ
النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ .

اما بعد! اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو دیگر کمالات کے ساتھ خاتم النبیین بھی بنا کر بھیجا۔ یعنی آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایسی ذات اقدس ہیں جس پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اس عالم آب و گل میں اللہ کے آخری نبی ہیں اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا .

(حضور) محمد (رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

خَاتَمَ النَّبِيِّنَ

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو اللہ تعالیٰ نے خَاتَمَ النَّبِيِّنَ قرار دیا۔
خاتم النبیین آخری نبی کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ ذات جس پر سلسلہ نبوت ختم ہو جائے اور
انکے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو۔ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ کا معنی آخری نبی ہے اور بس۔ اس سلسلہ میں تاریخ
اسلام کے نامور علماء کی وضاحتیں ملاحظہ ہوں۔

حضور ضیاء الامۃ رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیماً۔
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا اسم گرامی لے
کر فرمایا ہے کہ محمد (فداہ ابی وامی) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں یعنی انبیاء کے
سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔ جب مولا کریم جو بکل شیء علیم ہے نے یہ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نبیوں
کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں تو حضور کے بعد جس نے کسی کو نبی مانا، اس نے اللہ تعالیٰ کے
ارشاد کی تکذیب کی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے کسی ارشاد کو جھٹلاتا ہے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

خاتم النبیین کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے اہل لغت نے اس کا یہی معنی لکھا ہے۔ اس وقت
میرے پاس علم لغت کی دوسری کتب کے علاوہ الصحاح للجوہری اور لسان العرب لابن منظور

موجود ہیں جون کا شمار لغت عرب کی امہات الکتب میں ہوتا ہے۔ آؤ انکے مطالعہ سے اس لفظ کی تحقیق کریں۔ ایک چیز پیش نظر رہے کہ صحاح کے مؤلف علامہ حماد بن اسماعیل الجوهری کا سن ولادت ۳۳۲ھ اور سال وفات ۳۹۳ھ یا ۳۹۸ھ ہے اور لسان العرب کے مؤلف علامہ ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری کا سن ولادت ۶۳۰ھ اور سال وفات ۱۱۷۰ھ ہے۔ یہ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فتنہ انکار ختم نبوت سے صد ہا سال پہلے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے مذہبی تعصب یا ذاتی عقیدہ کے باعث یہ لکھا ہے تاکہ ان کا قول حجت نہ رہے بلکہ ان کی نگارشات اور ان کی تحقیقات اہل لغت کے اقوال کے عین مطابق ہیں۔ پہلے صحاح کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:

ختم اللہ له خیر بخیر

خدا اس کا خاتمہ بالخیر کرے

وختمت القرآن : بلغت آخره

یعنی میں نے قرآن آخر تک پڑھ لیا

اختتمت الشئ : نقيض افتتاحه

افتتاح کی نقیض اختتام ہے

والخاتم والخاتم بكسر التاء وفتحها والختام والخاتام كله بمعنى

وخاتمة الشئ آخره .

یعنی خاتم، خاتم، ختام، خاتام سب کا ایک ہی معنی ہے اور کسی چیز کے آخر کو

خاتمة الشئ کہتے ہیں۔



و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام نبیوں سے آخر میں تشریف لے آئے۔

علامہ ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

خِتام الوادی : اقصاء و ختام القوم و خاتمهم و خاتمهم آخرهم و محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام.

وادی کے آخری کونہ کو ختام الوادی کہتے ہیں۔ قوم کے آخری فرد کو ختام خاتم اور
خاتم کہا جاتا ہے اسی مناسبت سے حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو خاتم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔
لساب العرب میں التہذیب کے حوالہ سے لکھا ہے:

والخاتم والخاتم من اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وفي
التنزیل العزیز ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین ای آخرهم ومن اسمائه العاقب
ایضاً ومعناه آخر الانبیاء.

یعنی خاتم اور خاتم نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے اسماء گرامی میں سے ہیں۔
قرآن مجید میں ہے:

ولكن رسول الله وخاتم النبیین.

یعنی سب نبیوں سے پیچھے آنے والا

اور حضور کے اسماء میں سے العاقب بھی ہے اس کا معنی آخر الانبیاء ہے۔

اہل لغت کی ان تصریحات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خاتم کی تاء پر زبر ہو یا زبر
اس کا معنی ”آخری“ ہے۔ اس معنی کی تائید کے لیے اہل لغت نے ایک دوسری آیت سے بھی

استدلال کیا ہے: وَخِتَامَهُ مِسْكَ اٰی اٰخِرُهُ مِسْكَ۔

یعنی اہل جنت کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

المعجم الوسیط میں ہے: اَلْخَاتَمُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ اٰخِرُهُ وَفِی التَّنْزِیْلِ وَلٰكِنْ

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیْنَ۔

ہر چیز کے آخر کو خاتم کہتے ہیں اور قرآن کریم میں ہے لیکن وہ رسول اللہ اور نبیوں میں

آخری نبی ہیں۔

اس کے مادہ ”ختم“ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے مزید ہیں:

خَتَمَ النَّحْلِ - خَتْمًا وَخِتَامًا مَلَأَ خَلِیَّتَهُ عَسَلًا

خَتَمَ عَلٰی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَغَیْرِهِمَا غَطٰی فُوْهُ وَعَاثِهِ بِطِیْنٍ اَوْ شَمْعٍ

اَوْ غَیْرِهَا حَتّٰی لَا یَدْخُلُهُ شَیْءٌ“ وَلَا یَخْرُجُ مِنْهُ شَیْءٌ“ فَهُوَ مَخْتُوْمٌ“ وَفِی

التَّنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ یُسْقَوْنَ مِنْ رَحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ۔

خَتَمَ النَّحْلُ یَخْتِمُ خَتْمًا وَخِتَامًا یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب شہد کی مکھی اپنے

چھتے کو شہد سے بھر دے۔

خَتَمَ عَلٰی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی اپنے برتن کے

دھانے کو مٹی یا موم یا کسی اور چیز سے بند کر دے یہاں تک کہ اس میں نہ کوئی چیز داخل ہو سکے اور

نہ کوئی چیز خارج ہو سکے جس چیز کو اس طرح بند کیا گیا ہو اسے مختوم کہتے ہیں اور قرآن کریم میں

ہے: اور اہل جنت کو سر بند شراب پلائی جائے گی۔

(۱) المعجم الوسیط جلد اول صفحہ ۲۱۸

اس پر غور کرنے سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے نبوت کے اس سلسلہ کو مکمل کر دیا اور آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ انبیاء و رُسُل کی تکمیل فرمادی اب ان انبیاء میں کوئی نیا نبی داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی انبیاء کرام میں سے کوئی خارج ہوگا۔ آپ اس نبوت و رسالت کے دہانے پر موجود ہیں اور آپ کی موجودگی اس سلسلہ کے تکمیل کی واضح دلیل ہے۔

علامہ ماوردی رحمہ اللہ المتوفی ۴۵۰ھ لکھتے ہیں:

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ يَعْنِي آخِرَهُمْ .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ

يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي

قَالَ مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ:

وَلَمْ يَجْعَلْ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ لِأَنَّهُ لَوْ جُعِلَ لَهُ ابْنًا لَجَعَلَهُ نَبِيًّا

وَلَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيًّا قَالَ اللَّهُ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ .

محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی آخری نبی۔

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم - نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تمیں کے قریب دجل فریب

(۱) تفسیر الماوردی ۴/۲۰۹

کرنے والے کذاب نہ نکلیں گے ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ ان کا نبی ہے لیکن سن لیجئے میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مقاتل بن سلیمان کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضور محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بنایا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ کا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ بھی نبی ہوتا اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد تو کوئی نبی ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ يَعْنِي
آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آخری نبی ہیں۔ (اس لیے آپ کا کوئی بیٹا نہیں)
علامہ قرطبی المتوفی ۶۶۵ھ لکھتے ہیں:

وَخَاتَمَ بفتح التاء : بِمَعْنَى أَنَّهُمْ بِهِ خُتِمُوا فَهُوَ كَالْخَاتَمِ وَالطَّابِعَ لَهُمْ
وَبِكسْرِ التاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ أَيْ جَاءَ أُخْرَهُمْ.

خاتم اگر بفتح التاء ہو تو اس کا مفہوم یہ ہوگا ”انبیاء کرام کا سلسلہ آپ کے ذریعے ختم کر دیا گیا۔ آپ ان کے لئے بطور خاتم اور طابع کے ہیں“
اور اگر خاتم بکسر التاء ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے انبیاء کرام کے سلسلہ کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ سب کے آخر میں تشریف لائے۔

قَالَ ابْنُ عَطِيَّةٍ ! هَذِهِ الْأَلْفَاظُ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ خَلْفًا وَسَلْفًا

مُتَلَقًّا عَلَى الْعُمُومِ التَّامِّ مُقْتَضِيَةً نَصَانَهُ لِأَنَّ نَبِيَّ بَعْدَهُ !

(۱) الجامع لاحكام القرآن تفسير القرطبي ۱۳/۱۷۳



علامہ ابن عطیہ اندلسی نے کہا:

یہ الفاظ مبارکہ جماعہ علماء امت کے ہاں خلفا اور سلفا عموم تام قبول کیئے ہوئے۔ نصاً اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

علامہ بیضاوی المتوفی ۹۱۷ھ لکھتے ہیں:

وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ آخِرُهُمُ الَّذِي خَتَمَهُمْ أَوْ خَتَمُوا بِهِ وَلَوْ كَانَ لَهُ ابْنٌ "بَالِغٌ"
لَأَقْبَى بِمَنْصِبِهِ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا.

خاتم النبیین کا معنی انبیاء کرام میں آخری نبی ہے جس نے ان کے اس سلسلہ کو ختم کر دیا یا اس کا مفہوم یہ ہے وہ نبی جس کے ذریعے ان انبیاء کرام کے سلسلہ مبارکہ کو ختم کر دیا گیا۔ اگر حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا کوئی بالغ بیٹا ہوتا اور آپ کے منصب تک رسائی حاصل کرتا تو لازمی ہوتا کہ وہ بھی نبی ہوتا اس لئے آپ کسی بالغ کے باپ نہیں کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

محدث کبیر عبدالرزاق صاحب المصنف لکھتے ہیں:

عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ قَالَ آخِرَ النَّبِيِّينَ.

حضرت قتادہ فرماتے ہیں:

خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین ہے یعنی تمام انبیاء کرام میں آخری نبی۔

(۱) انوار التزیل و اسرار التاویل تفسیر بیضاوی ۲/۲۳۷

ابو حیان اندلسی المتوفی ۵۳۷ھ لکھتے ہیں:

خَاتِمِ بَكْسِرِ التَّاءِ بِمَعْنَى أَنَّهُ خَتَمَهُمْ أَيْ جَاءَ الْخِرَاهُمْ وَرَوَى عَنْهُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ "الْفَاظُ" تَقْتَضِي نَصًّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَاتِمِ
بِفَتْحِ التَّاءِ أَنَّهُمْ بِهِ خَتِمُوا فَهُوَ كَالْخَاتِمِ وَالطَّابِعِ لَهُمْ.

خاتم تاء کے کسرہ سے ہو تو اس کا معنی ہے آپ نے انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا یعنی
آپ سب کے آخر میں تشریف لائے۔

خود نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے ایسے الفاظ مبارک منقول ہیں جو نصوصاً تقاضا
کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

خاتم تاء کے فتح سے ہو تو اس کا معنی ہوگا آپ کے ذریعے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم کر دیا
گیا تو آپ انبیاء کرام کیلئے بطور خاتم و طابع ہوئے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:

وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ النَّبُونَ مُكْتَسِبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ أَوْ إِلَى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ
النَّبِيِّ فَهُوَ زَنْدِيقٌ "يَبُّ قَتْلُهُ قَدِ ادَّعَى النَّبُوَّةَ نَاسٌ" فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى
ذَلِكَ وَكَانَ فِي عَصْرِنَا شَخْصٌ "مِنَ الْفُقَرَاءِ ادَّعَى النَّبُوَّةَ بِمَدِينَةِ مَالِقَةَ فَقَتَلَهُ
السُّلْطَانُ بْنُ الْأَحْمَرِ مَلِكُ الْأَنْدَلُسِ بِغَرْنَاطَةَ وَصَلِبَ إِلَى أَنْ تَنَاطَرَ لِحْمُهُ." ۲

اور جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ نبوت کسی چیز ہے اور اسے اب بھی حاصل کیا جاسکتا ہے یا
یہ دعویٰ کرے کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے پس وہ زندیق ہے اور اسے قتل کرنا واجب ہے۔

(۱) (۲) تفسیر البحر المحیط ۱/۲۳۶

کئی بدنصیب لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو مسلمانوں نے انہیں ان کے اس جرم کی پاداش میں قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں بھی فقراء میں سے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو اندلس کے بادشاہ سلطان بن الاحمر نے اسے قتل کروا دیا اور اسے سولی پر لٹکایا گیا یہاں تک کہ سولی پر ہی اس کا گوشت گل سر کر گیا۔

علامہ ابن جوزی المتوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

خَاتَمَ النَّبِيِّنَ : خَاتِمٌ بِكَسْرِ التَّاءِ فَمَعْنَاهُ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ
وَمِنْ فَتْحِهَا فَالْمَعْنَى آخِرَ النَّبِيِّنَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُرِيدُ : لَوْ لَمْ أَخْتِمُ بِهِ النَّبِيِّنَ لَجَعَلْتُ لَهُ وَلَدًا يَكُونُ بَعْدَهُ

نَبِيًّا

خاتم النبیین: خاتم ناء کے کسرہ سے ہے تو اس کا معنی اور حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما دیا ہے اور اگر خاتم تاء کے فتح کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا آخر النبیین سب انبیاء کرام سے آخری نبی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت عبداللہ بن عباس۔ رضی اللہ عنہ۔ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ ارادہ فرمایا:

اگر میں اپنے حبیب۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ذریعے سلسلہ انبیاء کو ختم نہ کرتا تو میں

ان کے بیٹے کو عمر دراز عطا فرماتا تا کہ وہ آپ کے بعد منصب نبوت پر فائز ہو جاتا (چونکہ آپ

۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کی اولاد زینہ بچپن میں وصال فرما گئی۔

علامہ ابن جریر طبری المتوفی ۳۱۰ھ لکھتے ہیں:

وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ الَّذِي خَتَمَ النَّبُوَّةَ فَطَبَعَ عَلَيْهَا فَلَا تَفْتَحُ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ إِلَى

قِيَامِ السَّاعَةِ ۱

خاتم النبیین وہ ذات اقدس ہے جس نے نبوت کو اختتام تک پہنچایا پس اس پر مہر لگادی (اسے سر بند کر دیا) پس آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد قیامت تک کسی کے لئے بھی اس نبوت کو کھولا نہیں جائے گا۔

مفسر قرآن امام بغوی المتوفی ۵۱۶ھ لکھتے ہیں:

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ : خَتَمَ اللَّهُ بِهِ النَّبُوَّةَ خَاتَمَ بِفَتْحِ التَّاءِ

عَلَى الْأِسْمِ آخِرُهُمْ وَقَرَأَ الْأَخْرُونَ بِكَسْرِ التَّاءِ عَلَى الْفَاعِلِ لِأَنَّهُ خَتَمَ بِهِ النَّبِيِّنَ فَهُوَ خَتَمَهُمْ.

رَوَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا حَكَمَ أَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ لَمْ يُعَلِّهِ وَلَدًا ذَكَرًا يَصِيرُ رَجُلًا

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ ۲

اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں یعنی وہ ذات ہیں کہ اللہ نے آپ کے

ذریعے سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔

خاتم بفتح التاء ہو تو اس کا معنی آخری نبی ہے۔

(۱) جامع البیان فی تفسیر القرآن / تفسیر طبری ۱۲/۲۲

(۲) معالم التنزیل / تفسیر البغوی ۵۳۳/۳



اور اگر بکسر التا ہو تو اس کا معنی ہوگا۔

وہ ذات جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے سلسلہ کو ختم فرمادیا پس حضور
- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - انبیاء کے خاتم ہوئے۔

حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمادیا کہ آپ کے بعد کوئی
نبی نہیں ہوگا تو آپ کو وہ اولاد نرینہ نہ دی جو سن بلوغت سے تجاوز کرے۔



ختم نبوت پر

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عہد و میثاق

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَإِنَّا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ.

اور یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے وعدہ لیا تھا کہ میں تمہیں کتاب و حکمت عطا فرماؤں گا پھر تم تمام کے بعد میرا شان والا رسول تمہارے پاس تشریف لائے گا وہ تصدیق فرمانے والا ہوگا جو کچھ تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اسکی مدد کرو گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے انبیاء) کیا تم نے اس بات کا اقرار کر لیا اور تم نے اس پر میری بھاری ذمہ داری کو قبول کر لیا۔ تمام انبیاء کرام بولے (اے اللہ!) ہم نے اقرار کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تم گواہ ہو جاؤ اور میں تم تمام کے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیت کریمہ میں ختم کا لفظ قابل غور ہے۔

ختم ترتیب مع التراخی کے لئے آتا ہے۔ یعنی تمام انبیاء کرام پہلے تشریف لائیں گے اور ان کے بعد حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - تشریف لائیں گے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی بعثت میں فاصلہ بھی ہوگا۔ آپ سب انبیاء کرام کے

آخر میں وقفہ سے تشریف لائیں گے۔

علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

الرَّسُولُ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ عَلِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَأَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ أَجْمَعِينَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَنْصُرُوهُ إِنْ أَرَزَ كُؤُهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِذَلِكَ الْمِيثَاقِ عَلَى أُمَّهِمْ ۚ

رسول سے مراد اس جگہ حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں جیسے حضرت علی المرتضیٰ اور مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے عہد و میثاق لیا تھا کہ وہ اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر ایمان لائیں اگر وہ انہیں پائیں تو ان کی مدد بھی کریں اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ اپنی اپنی امتوں سے اس بات کا عہد میں (کہ وہ محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر جو ان تمام کے بعد آئیں گے ایمان لائیں اور مدد کریں۔

کسی بھی کام کے لئے دفاتر میں ایک فائل تیار ہوتی ہے اور فائل حاکم اعلیٰ تک جاتی ہے اگر اس فائل پر حاکم اعلیٰ اپنے دستخط ثبت کر دے تو فائل میں جو کچھ ہوگا اس کی تصدیق ہوگی اور اگر حاکم اعلیٰ دستخط نہ کرے تو فائل کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔

جملہ انبیاء کرام کو جو کچھ اللہ کی جانب سے عطا کیا گیا یعنی کتاب و حکمت، معجزات مبارکہ، فضائل و کمالات ان سب کی تصدیق آخر میں انبیاء کرام کے مقتدا حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ہاتھ سے ہوئی۔ آپ کے تصدیق فرمانے سے ان کے جملہ

(۱) الجامع لاحکام القرآن / تفسیر قرطبی ۴/ ۱۲۵

کمالات کو سند مل گئی۔

انبیاء کرام سے ایمان لانے کا عہد تو اللہ وحدہ نے لے لیا اور پھر خود ہی اسباب مہیا فرمادے۔ معراج النبی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی رات جملہ انبیاء و رسل کو مسجد اقصیٰ میں پہنچایا گیا وہاں سب نے رخ مصطفیٰ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی زیارت کی اور ان کے لئے وعدہ لتؤمنن بہ کا عملی اظہار کیا اور آپ کے پیچھے نماز ادا کر کے آپ کی سیادت و شرافت کا اقرار کیا۔

علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں:

وَمِنْ هُنَا ذَهَبَ الْعَارِفُونَ إِلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ النَّبِيُّ الْمَطْلُوقُ وَالرَّسُولُ الْحَقِيقِيُّ وَالْمُشْرَعُ الْإِسْتِقْلَالِيُّ وَأَنَّ مَنْ سِوَاءِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي حُكْمِ التَّبَعِيَّةِ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

عرفاء امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی مطلق، رسول حقیقی اور مشرع استقلالی صرف حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ذات ہے اور آپ کے علاوہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کی تبعیت کے حکم میں ہیں۔۔۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔



قصر نبوت کی آخری اینٹ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَتَعَجَّبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَاءَ وَضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ.

قَالَ: فَإِنَّا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۰۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۸۶)	جلد ۴	صفحہ ۴۶۹
اتحاف السادة المتقين		جلد ۲	صفحہ ۲۰۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۰۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۱۵
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۸
قال شعيب الارنؤوط: حدیث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۷۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۶



ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا بیشک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسے ہے جیسے کہ آدمی نے گھر بنایا پس اسے بڑا حسین و جمیل بنایا مگر کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی پس لوگ آتے اس گھر کا چکر لگاتے اور اسکے حسن سے متاثر ہوتے اور یہ کہتے یہاں کونے میں یہ اینٹ کی جگہ کیوں نہیں رکھی گئی۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں۔



قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۰۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۴۱
قال احمد محمد شاكر:	حدیث صحیح		
دلائل النبوة للبيهقي		جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
قال للبيهقي:	رواء البخاري و مسلم في صحيح		
شرح السنة للبخاري	رقم الحدیث (۳۶۲۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۰۱
قال للبيهقي:	هذا حديث متفق على صحته		



عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَاتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنٍ
 فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمْ
 السَّلَامُ.

صحیح البخاری (مختصراً)	رقم الحديث (۳۳۳۱)	جلد ۳	صفحة ۱۳۰۰
صحیح مسلم	رقم الحديث (۸۲۸۷)	جلد ۴	صفحة ۴۷۰
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۴۸۲۴)	جلد ۱۲	صفحة ۱۵
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۲۲۶۰)	جلد ۲	صفحة ۱۸۲
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۸۷۱)	جلد ۴	صفحة ۳۹۳
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۸۶۲)	جلد ۳	صفحة ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا پس اس گھر کو مکمل کیا اور اسے ہر قسم کے حسن سے پورا کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس لوگ اس گھر میں داخل ہوتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی ہے۔

پس حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں میں آ گیا ہوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کے سلسلہ مبارکہ کو ختم کر دیا ہے۔

-☆-

کتنی واضح اور عمدہ مثال ہے۔ ختم نبوت کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے قبل صرف ایک اینٹ کی گنجائش باقی تھی۔ آپ کی تشریف آوری سے وہ جگہ پر ہو گئی۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

الْعَاقِبُ

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِي خَمْسَةٌ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۳۱۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۱۹
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۵۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۴۶
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۱۷۳۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۵۷
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۵۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
الطبقات الکبریٰ لابن سعد		جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۸۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۳۸
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۴۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح			

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میرے پانچ نام ہیں:

- ۱- میں محمد ہوں۔
- ۲- میں احمد ہوں۔
- ۳- میں الماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔
- ۴- میں الحاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کی بروز قیامت اکٹھا کیا جائے گا۔
- ۵- میں العاقب ہوں۔

-☆-

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۱۱
قال للبعوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۵۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۹
دلائل النبوة للبیہقی		جلد ۱	صفحہ ۱۵۲

العاقب کا معانی ملاحظہ ہو۔

الْعَاقِبُ : آخِرُ كُلِّ شَيْءٍ أَوْ خَاتِمُهُ ۱۔

ہر چیز کے آخر یا اسکے خاتم کو عاقب کہتے ہیں۔

عاقب کے معنی سے واضح ہوا کہ آپ وہ نبی ہیں جن پر سلسلہ نبوت اختتام پذیر ہوا۔

علامہ ابن الاثیر لکھتے ہیں:

وَفِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبُ هُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ ۲۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں سے ایک العاقب ہے۔ العاقب

اسے کہتے ہیں جو انبیاء کرام میں آخری نبی ہو۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۱) المعجم الوسيط ۲/۶۱۳

(۲) النہایۃ ۳/۲۶۸

صحیح مسلم میں الفاظ اس طرح ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحِي بِي الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ

الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

ترجمة الحديث:

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الماحی ہوں: میرے ذریعے کفر کو مٹایا جاتا ہے اور میں

الحاشر ہوں: میرے بعد لوگوں کو ان کی قبروں سے اٹھا کر میدان حشر میں اکٹھا کیا جائے گا (سب

سے پہلے میں اپنے روضہ اطہر سے باہر آؤں گا)۔ اور میں العاقب ہوں۔ اور العاقب وہ ہوتا

ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

-☆-

امام زہری بھی اس اسم مبارک العاقب کے معنی آخری نبی کرتے ہیں۔

قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

راوی کہتے ہیں میں نے امام زہری سے سوال کیا

الْعَاقِبُ كَمَا مَعْنَى هِيَ؟ تَوَّأَبُ نِيَّ جَوَابًا فَرَمَا

وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الْعَاقِبُ فَفَسَّرَهُ فِي الْحَدِيثِ بِأَنَّهُ لَيْسَ نَبِيًّا "أَيُّ جَاءَ عَقِبَهُمْ!"

العاقب حدیث پاک میں اس کی تفسیر یہ کی گئی کہ جس کے بعد نبی نہ ہو۔

یعنی وہ نبی جو سب انبیاء کے بعد تشریف لائے۔

(۱) صحیح مسلم مع شرح النووی ۱۵/۸۶

الْمُقَفَّى

(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہمیں اپنے چند نام بیان فرمائے تو حضور نے فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، الْمُقَفَّى ہوں، نبی التوبہ ہوں اور نبی الرحمة ہوں۔

مواردالظمان	رقم الحدیث (۲۰۹۵)	صفحہ ۵۱۲
اتحاد السادة المتقين		صفحہ ۱۶۳ جلد ۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۹۳)	صفحہ ۱۲۲ جلد ۱۳
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۵۵)	صفحہ ۵۰۷ جلد ۴



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمْ أَنْبِيَائُهُمْ كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ. وَإِنَّهُ لَيْسَ كَائِنٌ نَبِيٌّ فِيكُمْ قَالُوا.

فَمَا يَكُونُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: تَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوا.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨٤١)	جلد ٣	صفحة ٢٠٠
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٣٣٨)	جلد ٢	صفحة ٢١٣
قال الالباني:	صحیح		
ارواء الغليل	رقم الحديث (٢٢٤٣)	جلد ٨	صفحة ١٢٤
قال الالباني:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (٣٣٥٥)	جلد ٢	صفحة ١٠٤٢
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٨٣٢)	جلد ٢	صفحة ١١٩
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٤٩٣٤)	جلد ٨	صفحة ٨٠
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٣٣١٤)	جلد ١٠	صفحة ٨٤

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - بیان کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بے شک بنی اسرائیل کا نظام حکومت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام چلاتے تھے۔ جب بھی کسی نبی کا وصال ہو جاتا تو ان کے بعد ایک نبی جانشین ہوتا جو ان کو امور کو سرانجام دیتا اور میرے بعد تو کوئی نبی ہونے والا نہیں ہے۔

صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ پھر امور مملکت کیسے چلیں گے۔
آپ نے ارشاد فرمایا میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بعد اگر کسی نئے نبی کی پیدائش متوقع ہوتی تو آپ ایسا ہرگز ارشاد نہ فرماتے۔ آپ کا واضح الفاظ سے فرمانا:

وَأَنَّهُ لَيْسَ كَأَنَّ "بَعْدِي نَبِيٌّ" فِيكُمْ.

میرے بعد تم میں کوئی نبی پیدا ہونے والا نہیں۔

اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی تشریف آوری پر سلسلہ

نبوت ختم ہو گیا۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحْمَرَّتْ عَجِينَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ :
صَبَّحَكُمْ مَسَاكُمُ وَيَقُولُ : بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ
إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ : أَمَّا بَعْدُ : فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ كِتَابُ اللَّهِ
وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكَانَ
يَقُولُ :

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَىٰ أَوْلِيَائِهِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۷۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں
حضور رسول اللہ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی پشیمان مبارک سرخ ہو جاتی
تھیں، آپ کی آواز مبارک میں علو آ جاتا اور آپ کا غضب مبارک شدید ہو جاتا گویا کہ حضور

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۹۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۹۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۵۷۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۲
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحدیث (۱۷۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۵۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۷۷۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۱۸
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۳۹۷۴)	جلد ۵	صفحہ ۶۷۹
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۵۶۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۴

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کسی اچانک حملہ کرنے والے لشکر سے خبردار کر رہے ہوں کہ وہ صبح تم پر حملہ کیا چاہتا ہے وہ شام تم پر حملہ کیا چاہتا ہے۔

اور آپ فرماتے مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے اور اپنی دونوں انگلی مبارک، انگلی شہادت اور درمیان والی انگلی کو ملا لیا کرتے تھے پھر فرماتے
اما بعد! خیر الامور کتاب اللہ (قرآن کریم) ہے۔

خیر الھدیٰ محمد (مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہدایت ہے شر الامور
مُحَدَّثَات (دین میں نئی نئی باتیں) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔
اور آپ نے فرمایا کرتے تھے جو شخص مال و دولت چھوڑ کر دنیا سے جائے وہ مال
و دولت اس کے اہل و عیال کا ہے۔

جو شخص قرض چھوڑ کر یا تنگ دست (بے سرمایہ) عیال چھوڑ کر دنیا سے جائے تو وہ قرض
میرے ذمہ ہے یا وہ عیال میرے پاس آ جائیں (میں ان کا انتظام کرادوں گا)۔

-☆-

اس حدیث پاک پر غور فرمائیے: اگر کسی اور نبی کی گنجائش ہوتی تو نبی کریم - صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - کبھی اپنی دو انگلیوں کو نہ ملاتے کیونکہ نبی کی نبوت پر ایمان لانا جہاں عام آدمی کے
لئے ضروری ہوتا ہے وہاں خود نبی پر بھی لازم ہوتا ہے۔

اس فرمان مبارک میں کُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ کا لفظ ہے۔ ہر بدعت ضلالت ہے۔
یعنی ہر وہ چیز جو رافع سنت ہے وہ گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانا جہنم ہے۔ تو جو نبی بن کر خود حضور
کی حیثیت کو ختم کرنے والا ہو وہ ضلالت میں کیوں نہیں اور اس کا ٹھکانہ جہنم کیوں نہیں۔



عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
 إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُمْ
 مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا .
 وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ " وَأَنَا خَاتَمُ
 النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۲۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۷۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۲۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ		جلد ۴	صفحہ ۲۵۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۸۳)	جلد ۴	صفحہ ۷۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میرے لئے زمین کو سکیڑ دیا ہے اور میں نے اس زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا ہے اور بے شک میری امت میں تمیں کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ میں نبی ہوں (سن لیجئے) میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی کوئی نبی نہیں۔

-☆-

سبحان اللہ نگاہ نبوت پر قربان جائیے۔ مستقبل میں جمیع حالات کا مشاہدہ کر رہی ہے اور آنے والے فتنوں کو بھی دیکھ رہی ہے اور یہی نگاہ اپنی امت کو ان فتنوں سے آگاہ بھی کر رہی ہے۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۱۰۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۲۳۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۰
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۴۰۱۵)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۱۵
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۹۴
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۸۷۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۱۶



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَظَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ
وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ

اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ لَا تَعْبُدْفِي الْأَرْضِ

فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَا دَامَ يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ
مَنْكِبَيْهِ فَاتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَآخَذَ رِدَائَهُ فَالْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ :
يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتَكَ رَبُّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذِ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ
بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُمُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - نے بیان فرمایا:

غزوہ بدر کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار تھی اور آپ کے صحابہ تین سو تیرہ تھے تو نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - قبلہ رخ ہو گئے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے اللہ کی بارگاہ میں پھیلا دیا اور اپنے رب کو پکارنا شروع کر دیا۔ اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے وہ پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر تو نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت موقوف ہو جائیگی (یعنی زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا)۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۴
المسند البزار	رقم الحدیث (۱۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
دلائل النبوة للبیہقی		جلد ۳	صفحہ ۵۱
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۶۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مسلسل بلند آواز سے اپنے رب سے دعائیں مانگتے رہے قبلہ رخ اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک جو آپ کے کندھوں پر تھی نیچے آ رہی۔

پس حضرت ابو بکر صدیق۔ رضی اللہ عنہ۔ حاضر خدمت ہوئے آپ نے حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی چادر دوبارہ کندھوں پر ڈال دی پھر بے قابو ہو کر آپ کے پیچھے سے آپ سے چمٹ گئے اور عرض کی

یا نبی اللہ آپ کی اپنے رب سے دل و جان سے مناجات کافی ہو چکی مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ آپ سے کئے گئے وعدہ کو آپ کی خاطر ضرور پورا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمادیں۔ اور یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہاری ایک ہزار فرشتہ سے مدد فرمانے والا ہوں جو لگاتار آنے والے ہیں۔ پس اللہ نے فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائی۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور فرمائیے اگر حضور نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے بعد کسی اور نبی نے پیدا ہونا ہوتا تو آپ کبھی بھی

اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ.
اے اللہ! اگر تو نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔

نہ فرماتے۔ آپ کا یہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔





اخلاص و اللہیت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
 صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ اب ہم پر فرض ہے کہ ہم دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا ہوں ہم جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے لئے کریں۔
 اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و للہیت عطا فرمائے اور ہمیں خلوص کی وہ مٹھاس عطا فرمائے جو وہ اپنے مقربین کو عطا فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں اولین بات یہ ہے کہ

ہم جو بھی نیک عمل کریں اس کے لئے سب سے پہلے اپنی نیت درست کریں۔ کیونکہ نیک اعمال کی روح حسن نیت ہے اور اگر عمل صالح کی نیت اچھی نہ ہو تو وہ عمل عمل صالح کی فہرست سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں اللہ کے پیارے حبیب اور ہم کے آقا و مولیٰ کے ارشادات گرامی سنئے!



اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِإِمْرٍءٍ مَانَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِلدُّنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً
يُنْكِحُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح - مشہور		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۸۸
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۳۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۶
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۸
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۶۰
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد ۶	صفحہ ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
الموطا لالامام مالک بروایۃ الامام محمد/ رقم الحدیث (۹۸۱)			صفحہ ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
معرفة السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
معرفة السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
معرفة السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۹۱



ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہی ہے۔ پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تاکہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تاکہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۱۰۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۶
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۳۷)		صفحہ ۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶

ذرا توجہ فرمائیے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ہوگی اس کا ہر قدم نیکی اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔
اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔
سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهَجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ :

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان تروتازہ ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ”اللہ“ بھی مل جاتا ہے۔ فَهَجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ کے



الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جا رہا ہے تو بات بالکل واضح ہو گئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے اور اسی پر نور ذات کے صدقے سے تجلی الہی بھی ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہو تو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

نشان بندگی

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۗ

انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کیلئے دین کے مخلص بننے ہوئے باطل سے منہ موڑ کر حق کی طرف مائل ہوتے ہوئے اور وہ قائم کریں صلاۃ کو اور ادا کریں زکاۃ اور یہی ملت قیمة کا دین ہے۔

وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ

اور ہر صلاۃ ادا کرتے وقت اپنے چہروں کا رخ قبلہ کی طرف کر لیا کرو اور اسے ہی پکارو اس کے دین کے مخلص بننے ہوئے۔

عبادت و بندگی صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک ہی کیلئے ہے۔ انسان کا سر بندگی صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے وہ کسی اور کو معبود تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں۔

اہل ایمان اخلاص و للہیت سے اس کے دین پر کار بند رہا کرتے ہیں۔ اہل ایمان کا اوڑھنا بچھونا اللہ کی رضا ہوا کرتا ہے وہ اس دین کے جملہ امور رضائے الہی کے لیے کرتے ہیں۔

ایک مسلم کا سب کچھ اس کا دین ہی ہے اسکی عبادت اس کا کاروبار اس کے جملہ معاملات

(۱) البینہ

(۲) الاعراف ۷/۲۹

سب کے سب دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں وہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤوں کے ناخنوں تک دین میں ڈوبا ہوا ہے۔ اسکی دنیا دنیا نہیں بلکہ یہ بھی اس کا دین ہے کیونکہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا کیلئے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے۔ وہ کسی بھی لمحہ دائیں بائیں نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر اٹھتی ہے تو تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاة والسلام پر اور وہ اخلاص کا پیکر بن کر تمام کام کیا کرتا ہے وہ ایسا کیوں کرتا ہے کہ یہ اس کے خالق و مالک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور حکم الہی کی اتباع ہی مومن کا طرہ امتیاز ہے۔

حُنفَاء :

حنفاء: یہ حنیف کی جمع ہے۔

الدکتور خلیل الجبّر لکھتے ہیں

الحنیف : الذی یمیل الی الحق فی الدین ۱

جو دین میں حق کی طرف مائل ہو اسے حنیف کہتے ہیں۔

اہل ایمان کے دل کا میلان دین کی طرف ہوا کرتا ہے وہ اخلاص کے پیکر ہر وقت دین کی طرف جھکتے ہیں اور انہیں دینی تعلیمات و ہدایات پر عمل کر کے ہی چین و سکون ملا کرتا ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال ابو عبد اللہ الحارث بن اسید المحاسبی

مَنْ صَحَّ بِاطْنَهُ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْإِخْلَاصِ زَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى ظَاهِرَهُ

بِالْمُجَاهَدَةِ وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ ۲

(۱) لاروس صفحہ ۳۶۸

(۲) الطبقات الكبرى للشعرانی ۱/۵۷

حضرت ابو عبد اللہ حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
جس نے اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو مجاہدہ
اور اتباع سنت سے آراستہ کر دیتا ہے۔

یہ سعید روحمیں اخلاص کی اسی لیے دلدادہ ہیں کہ اس کے ثمرہ کے طور پر اللہ تعالیٰ مجاہدہ
کی توفیق دیتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی سعادت ارزانی فرماتا ہے۔



قبولیتِ عمل کیلئے اخلاص شرط ہے

وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ "إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ ، مَا لَهُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ . ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! آپ کا جہاد میں شریک اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اجر و ثواب کا بھی خواستگار ہے اور ناموری کا بھی خواہش مند ہے۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹)	جلد ۱	صفحہ ۶۱
قال المحقق:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۱۷)	جلد ۶	صفحہ ۲۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۸۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۸
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۱۰۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۰

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 اس کیلئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی اجر و ثواب نہیں
 پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بھی عمل کو قبول نہیں کرتا تا وقتیکہ وہ عمل صرف اسی کیلئے ہو اور
 اس کے ذریعے اس وحدۃ لا شریک کی رضا کا طالب ہو۔

-☆-

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے معمور صحابہ کرام رضی اللہ
 عنہم کس درجہ دانا و بینا تھے نیک اعمال کرتے ہوئے جو عوارض لاحق ہو سکتے ان سب کے بارے
 حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استفسار کر لیا کرتے تھے تاکہ دین اپنی پوری رعنائی
 اور آب و تاب سے تاقیامت ضیا بار رہے اور اسکی تعلیمات میں کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

اس حدیث پاک میں عرض کی جاتی ہے

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ایک آدمی جہاد کر رہا ہے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے
 کیلئے بے تاب ہے بلکہ جذبہ جہاد سے یوں لبریز ہے کہ دشمن کے تیر و تفنگ سے لڑ پڑا ہے اس
 عمل سے اسکی نیت ہے کہ اس کا خالق و مالک اجر و ثواب عطا فرمائے اور ساتھ ہی اس کی یہ نیت
 بھی ہے کہ لوگ اسے بہادر کہیں شجاعت و بہادری میں اس کا نام نمایاں ہو۔

ظاہری طور پر یہ جذبہ کس قدر اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تلواروں سے ٹکرانے اور نیزوں
 سے بھڑ جانے میں نیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب کا حصول ہے لیکن ساتھ یہ بھی جذبہ
 ہے کہ لوگ اسکی تعریف و توصیف کریں۔

اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نیت میں جو فساد چھپا تھا اس پر کاری

ضرب لگائی اور اہل ایمان کو بتایا ایسا آدمی اللہ کے ہاں کسی قسم کے اجر و ثواب کا مستحق نہیں۔
کیوں؟ اس لیے کہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهَهُ .
بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ عمل خالصہً اسی کیلئے ہو اور
اس کے ذریعے اس وحدہ لا شریک کی رضا مطلوب ہو۔

اللہ وحدہ لا شریک ہے وہ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اس کا کوئی مثیل و شریک نہیں
اس لیے وہ عمل بھی وہی قبول کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت صرف اسی وحدہ لا شریک کی
رضا و خوشنودی ہو جس عمل کی نیت میں ذرہ سی بھی ملاوٹ آ جائے اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول نہیں کرتا۔
صرف نیت کی سمت درست کرنے نیت و ارادہ کا قبلہ صحیح کرنے سے انسان کا عمل قبول
ہو جاتا ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ جو بھی نیک کام کرنے لگیں اس کے کرتے وقت نیت کریں کہ
اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو پھر دنیا والوں کی تعریف و توصیف سے بے نیاز ہو کر
نیک کام کیا جائے یوں کہ اس عمل صالح کرتے وقت مخلوق کا خیال تک نہ آئے۔

جہاد جیسا عمل کتنی فضیلت رکھتا ہے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر دشمن کی توپوں سے لڑا جاتا
ہے۔ اس کی گولیوں کا سامنا کیا جاتا ہے اس عالم میں بھی اولیت نیت کو ہے اگر نیت درست ہے
تو یہ سب کچھ قبول ہے اور اگر نیت درست نہیں یہ سب کچھ بے کار ہے۔

فلاح پانے والا

وَرَوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ
صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً فَمَا
الْأُذُنُ فَفَمِعَ وَالْعَيْنُ مُقِرَّةٌ بِمَا يُوعَى الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا.

مسند الامام احمد رقم الحديث (٢١٢٠٤) جلد ١٥ صفحہ ٢٨٦

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح

شعب الایمان للبیہقی (١) / رقم الحديث (١٠٨) جلد ١ صفحہ ١٣٢

الجامع لشعب الایمان للبیہقی (٢) / رقم الحديث (١٠٤) جلد ١ صفحہ ٣٢٩

قال عبد العلي عبد الحميد قال الشيخ: اسنادہ حسن

مشكاة المصابيح رقم الحديث (٥٢٠٠) جلد ٣ صفحہ ١٣٣٥

کنز العمال رقم الحديث (٢٥٥) جلد ١ صفحہ ٦٨

الدر المنثور جلد ٢ صفحہ ٢٣٤

الترغيب والترهيب رقم الحديث (١٤) جلد ١ صفحہ ٦٣

قال الشيخ رواه احمد والبیہقی وفي اسناد احمد احتمال التحسين
وقال المحقق: حسن

الترغيب والترهيب رقم الحديث (٣٩١١) جلد ٣ صفحہ ٣٨٨

الترغيب والترهيب رقم الحديث (٢٢٦٣) جلد ٣ صفحہ ٥٣٠

مجمع الزوائد رقم الحديث (١٤٤٢١) جلد ١٠ صفحہ ٢٠١



ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

فلاح پا گیا وہ آدمی جس نے اپنے دل کو ایمان کیلئے اخلاص کی دولت سے مالا مال کر دیا اور اپنے دل کو (دلی بیماریوں سے) سالم اور اپنی زبان کو سچ اور اپنے نفس کو مطمئن اور اپنے اخلاق و عادات کو شریعت کے مطابق درست کر دیا گیا اور اس نے اپنے کانوں کو حق سننے والا اور آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنا دیا۔

بہر حال کان دل تک پہنچانے کا آلہ ہے اور آنکھیں ان چیزوں کو ثابت کرتی ہیں جن کو دل یاد رکھتا ہے اور یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے اپنے دل کو (حق بات) یاد رکھنے والا بنا دیا۔

-☆-

عربی زبان میں کامیابی کا معنی دینے کیلئے کئی لفظ ہیں ان میں ایک لفظ ”فلاح“ بھی ہے یہ لفظ کسی ادھوری اور نامکمل کامیابی کے لیے نہیں بولا جاتا بلکہ اس کامیابی کیلئے استعمال ہوتا ہے جو ہمہ جہت اور مکمل ہو بلکہ پورے کلام عرب میں کامیابی کیلئے کوئی لفظ ”فلاح“ سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور سید العالمین معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سعید لوگوں کا ذکر کیا ہے جنکے مقدر میں کامیابی ہے یہ کامیابی نا تمام نہیں بلکہ کامل و مکمل ہے آئیے ان سعید لوگوں کی خوبیوں پر نظر ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوں کہ اے خالق و مالک ہمیں بھی ان خوش نصیب لوگوں میں کر دے۔

مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ:

جس آدمی نے اپنے قلب کو ایمان کیلئے ہر قسم کی آمیزش سے پاک کر دیا۔
خالص اس چیز کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی ملاوٹ اور کھوٹ نہ ہو بالکل صاف اور
نتھری ہوئی ہو۔ دل کو ایمان کیلئے خالص کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ دل صرف اور صرف ایمان کیلئے
ہو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو بلاچوں و چرا تسلیم کرنے والا ہو۔ یہ
دل نفاق کے داغوں سے معرا ہوشک و شبہ کے اثرات سے محفوظ و مامون ہو۔

دل ان چیزوں سے بھی پاک ہو جن سے اسے بیماری لاحق ہوتی ہے۔
کذب (جھوٹ) سے دل داغدار ہوتا ہے گناہ سے اس میں سیاہی آتی ہے گناہانِ صغیرہ و کبیرہ
سے پاک ہو۔

جَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا:

اللہ تعالیٰ جس پر مہربانی فرماتا ہے اس کے قلب کو درست کر دیتا ہے۔ جس کا قلب
درست ہے اس کے تمام اعضاء درست ہیں۔ اگر نیت اچھی ہے اگر نیت رضائے الہی ہے تو تمام
اعضاء وہی کریں گے جس سے خالق و مالک راضی ہو۔



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّ فِي الْجَسَدِ لَمْضِغَةً إِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ
الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

ترجمة الحديث:

جسم میں ایک گوشت کا ٹکرا ہے اگر وہ درست ہے تو تمام جسم درست ہے اگر اس میں

فساد ہے تو تمام جسم فساد میں مبتلا ہے سن لیجئے وہ دل ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۸۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۵۲
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۵۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۲
قال المحقق:			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۷۳۱)		جلد ۲	صفحہ ۳۲۱
قال الالبانی:			
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۸
قال محمود محمد محمود:			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۵
قال الالبانی:			
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۶۲۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۱

اگر دل اچھا ہے تو تمام اعضاء اچھے ہیں یعنی اگر نیت خالص ہے اس میں کسی قسم کا فتور نہیں تو جسم کے تمام اعمال بھی انشاء اللہ درست ہوں گے رضائے الہی کے جذبے سے سرشار مرد مومن کی زبان سچ کی دلدادہ ہوا کرتی ہے زبان کسی کے خلاف طعن و تشنیع نہیں کرتی زبان گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے مامون و محفوظ ہوا کرتی ہے۔

اسی طرح کان آنکھیں بھی شرعی دائرے کے اندر رہا کرتے ہیں۔ کان کسی کے خلاف باتیں نہیں سنتے دین حق کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے کی باتیں سننے سے کان بہرے ہو جاتے ہیں وہ ہمیشہ حق و سچ سنا کرتے ہیں کلمات خیر کانوں سے ٹکراتے ہیں آنکھیں اس طرف نہیں اٹھتی جہاں انہیں اٹھانے سے شریعت نے منع کر دیا ہے یہ آنکھیں اٹھتی ہیں قرآن کریم کے نور بھرے اوراق پر اٹھتی ہیں احادیث مقدسہ کی کتب کا کیف لیتی ہیں اسلاف کے کارناموں سے بھری کتاب سے شاد کام ہوتی ہیں والدین کی زیارت کرتی ہیں علماء و صلحاء کے جمال سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔

اسی طرح جس کا قلب درست ہے نیت صالح ہے اس کے ہاتھ پاؤں راہِ حق میں اٹھتے ہیں نیکی کی طرف چلتے ہیں اور ہر اس جگہ جانے سے اور تصرف کرنے سے رک جاتے ہیں جہاں جانے سے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرما دیا ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ جس کے قلب کو سلیم بنا دے وہ کامیاب و کامران ہے

لسانہ صادقاً:

سچائی مومن کا زیور ہے سچائی سے ہی مومن کے حسن میں تابانی ہے اسے جھوٹ سے نفرت ہے وہ جھوٹ سے یوں نفرت کرتا ہے جیسے انسان کر یہہ المنظر بیماری سے نفرت کرتا ہے۔ سچائی مومن کی پہچان اور اسکے جنتی ہونے کی سند ہے۔



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا.

ترجمہ الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدق کو لازم پکڑو! کیونکہ صدق ”البر“ کی طرف لے جاتا ہے اور

۵۵۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۳۱۹)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
۱۲۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۹۳۲)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۹۳۲)
		صحیح	قال الالبانی:
۱۷۵ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۶۰۷)	صحیح مسلم
۲۲۶۱ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۵۷۴۳)	صحیح البخاری
۵۲۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۶۳۸)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۳۳۰ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۲۰۸۱۷)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۱۵۲ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۳۵۷۴)	شرح السنۃ للبعغوی
		هذا حدیث متفق علی صحیحہ	قال البغوی:

”البر“ جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ بندہ مومن سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کی تلاش جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ”النجور“ کی طرف لے جاتا ہے اور ”النجور“ نار (آگ) کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں ہی رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

-☆-

سچ کتنی بڑی دولت ہے جو سچ کا دلدادہ ہے وہ جنت کا سزاوار ہے۔ یقیناً وہ آدمی فلاح پا گیا جس نے اپنی زبان کو سچا کر دیا۔

نفسہ مطمئنہ:

نفس کی تین قسمیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔ نفسِ امارۃ:

یہ نفس برائی کا دلدادہ ہے بدی اس کی سرشت میں ہے۔ یہ ہر وقت انسان کو گناہوں کی جانب راغب ہی نہیں کرتا بلکہ گناہوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ یہ نیکی نہیں کرتا بلکہ برائی کا حکم دیتا رہتا ہے جب یہ بدی کرنے لے اسے سکون نہیں ملتا۔ العیاذ باللہ من ذالک

۲۔ نفسِ لوامۃ:

یہ نفس برائی کرنے کے بعد ملامت کرتا ہے گناہ کرنے کے بعد انسان کو شرم دلاتا ہے یہ نفس غنیمت ہے کہ انسان سے اگر کوئی جرم و خطا سرزد ہو جائے تو یہ بعد میں اسے احساس دلاتا ہے کہ تو نے نافرمانی کی ہے اب اللہ الکریم کی بارگاہ میں رجوع کر لے۔



۳۔ نفس مطمئنہ:

یہ نفس سکون و اطمینان کی دولت سے لبریز نفس ہے یہ ہمیشہ نیکی کرتا ہے نیکی سے محبت اس درجہ رکھتا ہے کہ اسے سکون ہی نیکی و بر میں ہے یہ اوامر الہی کو بطریق احسن بجالاتا ہے نواہی سے اجتناب کرتا ہے بلکہ نواہی کے نزدیک بھی نہیں جاتا یہ نفس ایمان کی حقیقی بہاروں سے سرفراز ہے۔

جو اہل ایمان اپنے نفس کو مطمئنہ کر لے اس جیسا سعید کون ہو سکتا ہے اور حقیقی فلاح و کامیابی اسے ہی ہے جس کا نفس مطمئنہ ہے۔ ایسے نفس مطمئنہ والے مرد سعید کو وقت نزع پکارا جاتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي.

اے نفس مطمئنہ لوٹ جا اپنے رب کی طرف تو رب سے راضی تیرا رب تجھ سے راضی (اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرماتا ہے) میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔
خَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً :

اللہ تعالیٰ جس کے اخلاق و اطوار عادات و شمائل شریعت غزّا کے مطابق کر دے وہ بڑا سعید ہے۔ اصل کام شریعت مطہرہ پر کار بند رہنا ہے جس کے اعمال شریعت مطہرہ کے بنائے ہوئے نشانات سے سرمو انحراف نہ کریں وہ دونوں جہاں میں کامیاب و کامران ہے۔

جَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً :

اللہ تعالیٰ کا جس پر کرم ہوتا ہے اس کے کان سننے والے اور اسکی آنکھیں دیکھنے والی

بنادیتا ہے بعض ایسے بدنصیب بھی ہوتے ہیں جو کانوں کے صحیح ہونے کے باوجود نہیں سنتے آنکھیں درست ہونے کے باوجود نہیں دیکھتی یہ لوگ جہنم کا ایندھن ٹھہرتے ہیں کیونکہ نہ یہ حق بات سنتے ہیں اور نہ کسی کو دیکھ کر نصیحت پکڑتے ہیں۔

ارشاد ربانی ملاحظہ ہو:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا
وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا. أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ
هُمْ أَضَلُّ. أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ.

اور ہم نے جہنم کیلئے بہت سے جن وانس پیدا کیے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سمجھتے نہیں انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے دیکھتے نہیں انکے کان تو ہیں لیکن وہ ان کے ذریعے سنتے نہیں یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ غافل ہیں۔

جن کے دل حق بات نہ سمجھیں جن کی آنکھیں حق بات نہ دیکھیں جن کے کان حق بات نہ سنیں وہ جہنم کے سزاوار اور غضب الہی میں گرفتار ہیں تو جن کے دل حق بات سمجھتے ہوں اور حق پر یقین کامل رکھتے ہوں جن کی آنکھیں حق بات دیکھتی ہوں اور اس پر ایمان کامل ہو اور جن کے کان حق سنتے ہوں اور یقین کی دولت سے لبریز ہوں تو ایسے سعید لوگوں کیلئے جنت ہے اللہ کی رضا کا مقام ہے اسکے دائمی انعامات ہیں۔

اے اللہ! اہل ایمان کے کان کھول دے جس سے ہر حق بات سنتے رہیں اور اپنے



ایمان کو جلا بخشتے رہیں اور انکی آنکھیں وا کر دے جس سے ہر حق کو دیکھتے رہیں اور ایمان و ایقان کی مزید دولت سمیٹتے رہیں۔

أَمَّا الْأُذُنُ فَقَمْعٌ :

جبران مسعود لکھتے ہیں:

القَمْعُ : الةٌ مَخْرُوطِيَّةُ الشَّكْلِ تُوَضَعُ عَلَى فَمِ الْإِنَاءِ فَتُصَبُّ فِيهِ

السَّوَائِلُ :

قَمْعٌ : مخروطی شکل کے اس آلہ کو کہتے ہیں جسے برتن کے منہ پر رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں سائل چیزیں ڈالی جاسکیں۔

کان دل کیلئے ایسا آلہ ہے کہ بیرونی آوازیں اس کے ذریعے دل تک پہنچتی ہیں۔ یہ آوازیں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی۔ سیرت انسانی کیلئے مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر بھی۔ تعلیمات اسلامیہ کے موافق بھی ہوتی ہیں اور مخالف بھی۔ کان صرف ایک واسطہ اور ذریعہ ہے اس سے ہر قسم کا مواد دل تک اتر جاتا ہے۔

بس جو مرد مومن اپنے کان کی حفاظت کرتا ہے ایسی کوئی چیز اندر داخل نہیں ہونے دیتا جو اس کے دین و ایمان کو نقصان پہنچا سکے اسکے ذکر و فکر اور ذوق عبادت میں خلل ڈال سکے وہ یقیناً اپنے ایمان و ایقان کو بچا لیتا ہے اور اس کے ذکر و فکر اور ذوق عبادت میں فتور نہیں آتا۔

یہ دور خیر القرون نہیں ہے۔ زمانہ نبویہ علی صاحبہا الصلاة والسلام سے بعد نے شیطان کی دخل اندازی کو مزید سہل بنا دیا ہے۔ جو اس گئے گزرے وقت میں ذرا سی بے احتیاطی برتے

گا اسے کافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اب تو جگہ جگہ ایسی آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں جو نعمت ایمان کو ضائع کر سکتی ہیں اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنی سماعت کی حفاظت کریں ہر ایک کی بات سننے سے احتراز کریں صرف اسی آدمی کی باتیں سنیں جس کے دین و ایمان کی دل گواہی دے رہا ہو۔

اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے ایمان و یقین کی حفاظت فرما۔ آمین

ببرکة سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم.



حلاوة الايمان

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ " مَنْ كُنَّ فِيهِ
وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا . وَأَنْ يُحِبَّ
الْمَرْءُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (11931)	جلد 10	صفحة 328
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (12119)	جلد 11	صفحة 5
قال حمزه احمد الزين:	الحديث صحيح من طريقه		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (13330)	جلد 11	صفحة 122
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (2624)	جلد 5	صفحة 15
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
سنن النسائی	رقم الحديث (3997)		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (928)	جلد 1	صفحة 225
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (3033)	جلد 3	صفحة 212
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
شرح السنة	رقم الحديث (21)	جلد 1	صفحة 28
قال البغوی:	هذا حديث متفق على صحته		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- ۱۔ تین چیزیں جس میں ہونگی اس نے ایمان کی حلاوت و چاشنی کو پالیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں
- ۲۔ جس بھی آدمی سے محبت کرے تو اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔
- ۳۔ کفر میں واپس لوٹ جانا یوں ناپسند ہے جیسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔

-☆-

جب ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے عبادت الہی کا کیف نصیب ہوتا ہے سر بندگی جھکا کر سبحان ربی اللہ علی کہنے کا لطف آتا ہے۔ حلاوت ایمان کے سبب زندگی کی جملہ ساعتیں ذکر الہی میں بسر ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنا طبیعت کا لازمہ بن جاتا ہے۔ حلاوت ایمان مقدر میں ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر کار بند رہنا زندگی کا حاصل ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و للہیت کی سعادت ارزانی فرمائے اور اپنا عبد خاص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایمان کامل

عَنْ أَبِي فَرَّاسٍ - رَجُلٍ - مِنْ أَسْلَمَ - قَالَ
 نَادَى رَجُلٌ " فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا الْإِيمَانُ ؟ قَالَ :
 " الْإِخْلَاصُ "

ترجمة الحديث:

حضرت ابو فراس سلمی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے
 ایک آدمی نے ندا دی تو عرض کی یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 "اخلاص"

-☆-

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳)

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳)

قال الالبانی: صحیح

جلد ۱ صفحہ ۱۰۴



(عَنْ أَبِي فَرَّاسٍ) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
”سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ“

فَنَادَى رَجُلٌ ”يَا رَسُولَ اللَّهِ!

مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ

قَالَ : فَمَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ الْإِخْلَاصُ

قَالَ : فَمَا الْيَقِينُ؟ قَالَ التَّصَدِيقُ بِالْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو فراس سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارا جی چاہتا ہے مجھ سے پوچھو ایک آدمی نے ندا دی یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟

شعب الایمان	رقم الحدیث (۶۸۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۴۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳)		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳)		جلد ۱	صفحہ ۱۰۴
قال الالبانی:	فالحدیث متصل ورجالہ کلہم ثقات فالاسناد صحیح		

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلاة (نماز) قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا۔

اس نے پھر عرض کیا ایمان کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اخلاص“

اس نے پھر عرض کی یقین کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کی تصدیق کرنا۔

-☆-

اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار پڑھیے بلکہ لوحِ دل پر لکھیے ایمان اخلاص ہے اس سے بڑھ کر اخلاص کی اور کیا اہمیت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایمان قرار دے رہے ہیں تو گویا جس خوش نصیب کے پاس اخلاص و للہیت ہے وہ ایمان کے وصف سے متصف ہے۔ اسے ایمان کے وصف سے متصف کرنے والے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اب غور کیجئے اس آدمی پر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا کیا عالم ہوگا اس دنیا میں بھی عالم برزخ میں بھی اور عالم آخرت میں بھی، یہ مومن یہ صادق الایمان دونوں جہاں میں سرخرو ہے۔

حسن نیت کے سبب قیام اللیل کا اجر و ثواب

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ
كُتِبَ لَهُ مَانَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ.

الترغيب والترهيب قال المحقق:	رقم الحديث (٢٥) صحیح	جلد ١	صفحہ ٦٩
سنن النسائی	رقم الحديث (١٤٨٣)	جلد ٣	صفحہ ٢٥٨
سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود:	رقم الحديث (١٣٣٣) الحديث صحیح	جلد ٢	صفحہ ١٣٩
صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:	رقم الحديث (١١١٣) صحیح	جلد ١	صفحہ ٢٠٠
المستدرک الحاکم قال للحاکم:	هذا حديث صحیح علی شرط الشيخین	جلد ١	صفحہ ٣١١
تلخیص بذیل المستدرک		جلد ١	صفحہ ٣١١
صحیح سنن النسائی قال الالبانی:	رقم الحديث (١٤٨٦) صحیح	جلد ١	صفحہ ٥٦٤



ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سونے کیلئے اپنے بستر پر دراز ہو اس کی نیت ہے کہ وہ رات کو اٹھے گا اور صلاۃ التہجد ادا کرے گا تو اس پر نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ سوئے ہوئے صبح ہوگئی تو اس کے اعمال نامہ میں جو اس نے (صلاۃ التہجد) کی نیت کی تھی اسے لکھ دیا جائے گا اور اس کا سو جانا اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگا۔ -☆-

جس طرح جاگنے جاگنے میں فرق ہے اسی طرح سونے سونے میں بھی فرق ہے۔ ایک آدمی کا بیدار ہونا سراپا رحمت ہوا کرتا ہے وہ بیداری میں ذکر الہی کرتا ہے صلاۃ ادا کرتا ہے تلاوت قرآن کریم سے شاد کام ہوتا ہے بلکہ اس کے سانسوں کا اتار چڑھاؤ یاد الہی سے معمور ہوتا ہے تو دوسرا آدمی بیدار ہو کر فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اللہ اکبر کی نافرمانیاں کرتا ہے

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۱۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۵
المستدرک	رقم الحدیث (۱۲۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۶۱۷
قال الحاکم:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۷۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۱۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۸
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۱۵۸
اتحاف السادة المتقين		جلد ۱۰	صفحہ ۳۶

اسکے احکامات کا استہزا کرتا ہے برائی سے صرف رغبت ہی نہیں کرتا بلکہ بدمستوں کی طرح برائیوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو یقیناً ان دونوں آدمیوں کی بیداری، بیداری میں فرق ہے ایک کا جاگنا رضائے الہی کیلئے ہے تو دوسرے کا جاگنا غضب الہی کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح سونے سونے میں فرق ہے ایک سوتا ہے تو ذکر الہی کرتے کرتے سوتا ہے اسکی پلکیں جب پیوست ہوتی ہیں تو اس وقت بھی اسکے دل کے تاروں سے اللہ اللہ کا نغمہ بلند ہو رہا ہوتا ہے رات جب بھی وہ کروٹ بدلتا ہے زبان قلب کے ساتھ زبان قالب بھی اللہ اللہ کرتی ہے پھر وہ رات کے آخری حصہ میں بستر سے اٹھ کر مصلیٰ پر جلوہ افروز ہوتا ہے کبھی حالت قیام میں تو کبھی حالت سجود میں کبھی دست بدعا ہو کر تو کبھی آنکھوں سے موتی گرا کر پروردگار کو یاد کرتا ہے۔

تو دوسرا آدمی حیوانوں کی طرح سوتا ہے ان دونوں کے سونے سونے میں فرق ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو جائے کہ رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرنے والا تہجد ادا کرنے والا اور سحری کی نور بھری گھڑیوں میں استغفار کرنے والا جب سونے لگے تو حسب سابق اسکی یہ نیت کہ میں رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر مناجات کا کیف لوں گا وقت تہجد طویل قیام و سجود سے لطف اندوز ہوں گا اور دست بدعا ہو کر اللہ کا قرب حاصل کروں گا لیکن اتفاق سے وہ وقت سحر اٹھ نہ سکا تو اس کی یہ نیت بیکار نہ جائے گی۔ اخلاص و للہیت سے بھرپور یہ شخص اگر سحری کو بیدار نہ ہو سکا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے یوں اپنی آغوش میں لیتی ہے کہ اسے صلاۃ التہجد کا پورا ثواب ملتا ہے استغفار و قیام کا پورا اجر ملتا ہے اور یہ نیند بیکار نہیں گئی بلکہ یہ نیند بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر و ثواب سات سو نیکی تک

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۹۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
الترغیب والترہیب قال المحقق:	رقم الحدیث (۲۱) صحیح	جلد ۱	صفحہ ۶۷
مسند الامام احمد قال احمد شاكر:	رقم الحدیث (۲۸۰۸) اسنادہ صحیح	جلد ۳	صفحہ ۲۵۵
مسند الامام احمد قال احمد شاكر:	رقم الحدیث (۳۴۰۲) اسنادہ صحیح	جلد ۳	صفحہ ۴۳۳
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۳۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسنات (نیکیاں) اور سینات (برائیاں) لکھی ہیں پھر انہیں واضح بیان فرمادیا۔

جس نے کسی حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اگر کس نے حسنہ (نیکی) کا ارادہ کیا اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے اور جس نے کسی سیئہ (برائی) کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے ہاں کامل نیکی لکھ لیتا ہے۔

-☆-

حسنات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور سینات سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے کرنے سے انسان سزا و عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جو مرد مومن نیکی کی نیت کرتا ہے لیکن کسی وجہ سے وہ نیکی نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کی اس

جلد ۷ صفحہ ۲۹۳

جلد ۹ صفحہ ۱۷۹

جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۳

اتحاف السادة المتقين

اتحاف السادة المتقين

رقم الحدیث (۶۳۹۱)

فتح الباری

نیت کو ضائع نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کے ارادہ سے اسے کامل نیکی کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اہل ایمان کیلئے اصل حسن نیت ہے اگر وہ نیت کی دولت سے لبریز ہے اخلاص سے کوئی کام کرنا چاہتا ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے وہ کام نہ کر سکا تو اسے زیادہ رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ رحیم و کریم اللہ سے اس کی اس نیت پر اسے کامل نیکی عطا فرماتا ہے۔

اگر نیت و ارادہ کے بعد توفیق الہی یاوری کرے اور وہ نیکی کر بھی لے تو اب اللہ الکریم کے کرم پر موقوف ہے اسے چاہے تو ایک کے بدلے دس نیکیاں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو اسے سات سو نیکیاں عطا فرمائے اور اگر وہ چاہے تو لاتعداد نیکیاں مرحمت فرمادے۔ ایک مرد مومن میں جس قدر اخلاص ہوگا جس مقدار میں للہیت ہوگی اتنا ہی اجر و ثواب بڑھتا چلا جائے گا۔ کوئی سات سو نیکی کر کے بھی وہ اجر نہیں پاسکتا جو ایک مقرب بارگاہ الہی اخلاص و للہیت کا پیکر ایک نیکی کر کے پالیا کرتا ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر علماء ربانین فرماتے ہیں:

امت محمدیہ کے سالار اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی دیگر احباب کی ساری زندگی کی نیکیوں سے افضل و برتر ہے۔

یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اللہ کے فضل و کرم پر کوئی قدغن نہیں اور کرم الہی کو ماپنے کیلئے کوئی پیمانہ نہیں۔

اخلاص و للہیت سے کیا گیا ایک عمل بسا اوقات نیکیوں کے انبار لگا دیتا ہے۔ وہ اجر سات سو گنا تک نہیں بلکہ اضعاف کثیرہ تک پہنچتا ہے۔ اضعاف کثیرہ کو ایک انسان کیسے شمار کر سکتا ہے۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک بھی ملاحظہ ہو:

مَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ نِيَّةٍ حَسَنَةٍ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ بَاباً مِنَ التَّوْفِيقِ
وَمَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ نِيَّةٍ سَيِّئَةٍ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ بَاباً مِنَ الْخُذْ لَانَ مِنْ
حَيْثُ لَا يَشْعُرُ^(۱)

جو اہل ایمان اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر
دروازے کھول دیتا ہے اور جو اپنی ذات پر نیت سیئہ کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ذلت
ورسوائی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے وہاں سے جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔
اخلاص و للہیت سے نیکی کرنے والا، عمل صالح کو نیت حسنہ سے کرنے والا اللہ تعالیٰ کی
رحمتوں کو یوں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔

یعنی ایک نیک صالح عمل حسن نیت سے سرانجام دیا ہوا اللہ کے ہاں یوں قبول و منظور
ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے صالح اعمال کرنے کے لیے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اسکی
زندگی کے روز و شب اعمال صالح کے کرتے ہوئے گزرتے ہیں اور ہر عمل حسن نیت سے
سرانجام پاتا ہے تو یہ سلسلہ دراز دراز ہوتا چلا جاتا ہے بات پھر اس کی ظاہری زندگی تک محدود
نہیں رہتی بلکہ اس کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد اسکی اولاد اور اسکے احباب کے ہاتھوں
نیک اعمال کا صدور جاری رہتا ہے اور ان سب کا اجر و ثواب نیت حسنہ رکھنے والے مرد حق آگاہ
کو ملتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس لطف و کرم کا عمل مشاہدہ کرنا ہو تو آج بھی وادی کشمیر کی خوبصورت
مساجد انکے مناروں سے پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلکش صدائیں صلاۃ ادا کرنے والے

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی جلد ۱ صفحہ ۸۶

مسلمین کا اژدھام قرآن پاک کی تعلیمات حاصل کرنے والے جوانوں کی کثیر تعداد ہزاروں سعید افراد کے سینوں میں محفوظ قرآن کریم یہ سب کچھ عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی چچوی رحمۃ اللہ علیہ کی نیت حسنہ کا خوبصورت پھل ہے یاد رہے یہ سب کچھ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

واللہ یرزق من یشاء بغير حساب.

حسن نیت سے

سخیوں کا مرتبہ پانے والا

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ

رَجُلٌ "آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ وَرَجُلٌ "آتَاهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ:"

وَرَجُلٌ "آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يُؤْتِهِ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَرَجُلٌ "لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عِلْمًا وَلَا مَالًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ الَّذِي يَعْمَلُ .

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ"

جلد ۱ صفحہ ۶۶

جلد ۴ صفحہ ۲۳۱

الترغیب والترہیب

قال المحقق: صحیح

مسند الامام احمد



ترجمة الحديث:

حضرت ابو کبشہ الانماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی مثال ہے۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و علم عطا فرمایا وہ اپنے علم کے مطابق مال میں تصرف کرتا ہے اور مال کو اس کی حق جگہ خرچ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا فرمایا لیکن اسے مال عطا نہیں فرمایا تو وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس آدمی جیسا مال ہوتا تو میں بھی اسے وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۶۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۵۴)	جلد ۱۴	صفحہ ۴۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۱۴۶)		صفحہ ۲۷۴
البدایۃ والنہایۃ		جلد ۵	صفحہ ۳۲۴
اتحاف السادۃ للمتقین		جلد ۸	صفحہ ۶۱

یہ دونوں آدمی اجر و ثواب میں برابر ہیں۔

ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا لیکن علم عطا نہیں فرمایا وہ اپنے مال میں بے راہ چلتا ہے اور اسے ناحق خرچ کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے نہ علم دیا اور نہ مال وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس (بے راہ مال خرچ کرنے والے) کی مانند مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو وہیں خرچ کرتا جہاں یہ خرچ کر رہا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

-☆-

ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم و مال دیا ہو وہ اپنے مال کو علم کے مطابق خرچ کرتا ہو اللہ کی رضا کے کاموں میں بھی خرچ کرتا ہے اشاعت اسلام کیلئے اپنی دولت صرف کرتا ہے دین حق کی سر بلندی کیلئے بے دریغ مال خرچ کرتا ہے اس کے رگ و ریشہ میں اسلام کی سچی تڑپ ہے وہ دین کا درد رکھتا ہے اور ہر اس جگہ مال صرف کرتا ہے جہاں دین اسلام کو شوکت ملے دین حق کو تقویت ملے۔

دوسرے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا وہ دین کا مزاج شناس بھی ہے اور اسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں مال خرچ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے وہ اپنے اس مالدار بھائی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی تمنا کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی مال ہو اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دے تو وہ بھی وہیں خرچ کرے گا جہاں یہ دوسرا بھائی خرچ کر رہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یہ دونوں اجر و ثواب میں برابر ہیں۔

پہلے کو اجر اس کے عمل کی وجہ سے ملا لیکن دوسرے کو اجر اس کے حسن نیت سے ملا۔ جو آدمی اخلاص و للہیت سے لبریز ہے اس کا دل اللہ کی رضا کے حصول کیلئے تڑپتا ہے بلکہ اس کی رگوں کا خون طلب رضائے الہی کیلئے گردش کرتا ہے تو وہ آدمی مال دولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی کسی مالدار سے کم نہیں اس کے صرف اخلاص و حسن نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے سخیوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے

السَّخِيُّ حَبِيبُ اللَّهِ - سخی اللہ کا پیارا ہوا کرتا ہے۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے کہ ایک مال و دولت صرف کر کے راہ حق میں ثروت خرچ کر کے سخی کا درجہ پاتا ہے تو اس کا دوسرا مسلم بھائی صرف اخلاص و حسن نیت سے سخیوں کا درجہ و مرتبہ پالیتا ہے۔

ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم.

اس حدیث پاک میں اس کے بالکل برعکس ایک چیز اور بھی نظر آتی ہے۔

ایک آدمی کے پاس علم نہیں صرف مال ہے وہ مال کو ناحق خرچ کرتا ہے باطل کی ترویج و اشاعت میں لٹاتا ہے۔ ان امور میں ثروت خرچ کرتا ہے جن کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور وہ امور گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں تو یقیناً ایسا آدمی عذاب و سزا کا سزاوار ہے۔

لیکن اسی کا ایک اور ساتھی اس کے پاس علم بھی نہیں اور مال بھی نہیں وہ اپنے بھائی کو روزانہ باطل میں مال خرچ کرتے دیکھتا گناہوں کے ارتکاب میں مگن دیکھتا ہے اس کی تمنا اور

آرزو ہے کہ اگر اسے بھی مال مل جائے تو وہ بھی وہی کام کرے گا جو اس کا یہ ساتھی کر رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گناہوں میں یہ دونوں شریک ہیں۔

ایک تو گناہ کر کے غضب الہی کا سزاوار ہو اور دوسرا گناہ کی آرزو کر کے غضب الہی میں گرفتار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب سے محفوظ فرمائے اور ہماری نیتوں کو درست فرمائے، اخلاص و للہیت کی لازوال نعمت نصیب فرمائے آمین۔

برکة سيد الانبياء المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم.

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور بات عیاں ہوتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں علم وہی ہے جو راہِ حق بتائے جو انسان کو صراطِ مستقیم پر چلائے دین اسلام کی بہاروں سے آشنا کرے اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے آگاہی بخشنے۔

لیکن جو علم راہِ باطل پر چلائے بے راہ روی کی ترغیب دے اور راہِ حق سے دور لے جائے وہ علم نہیں سراپا جہالت ہے۔ بیسیوں ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود ایسا علم، علم نہیں سرتا پا جہالت ہے۔

کشتِ ایمان کو تازہ کرنے کیلئے اپنے اسلاف کا ایک تذکرہ ملاحظہ کیجئے: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران راستہ میں ایک کوچے سے

میرا گزر ہوا۔ اس وقت میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا:

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت است
سعدی بشو تو لوح دل از نقشِ غیرِ حق
علمی کہ راہِ حق نماید جہالت است

چوتھا مصرع میرے ذہن سے نکل گیا۔ اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔

اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، ملیح چہرہ، پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا

علمی کہ راہِ حق نماید جہالت است

(وہ علم جو راہِ حق نہ بتائے جہالت ہے)

میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب دور فرما دیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا: کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں بلکہ یہ شکرانہ ہے فرمایا میں نہیں کھاتا۔ پھر فرمایا مجھے جلدی جانا چاہیے میں نے کہا میں بھی چلوں گا فرمایا میں بہت جلد جانا چاہتا ہوں قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ روح مجسم ہے میں پکارا اٹھا مجھے اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا: سعدی یہی فقیر ہے۔

اخلاص کا فیض عام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ
الَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ
فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ
وَغَنِيِّ فَاتَى فَقِيلَ لَهُ أَمَا صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَا الزَّانِيَةُ
فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى .

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٢)	جلد ١	صفحہ ٦٩
قال المحقق:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (١٣٢١)	جلد ١	صفحہ ٢٢٣
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٠٢٢)	جلد ٢	صفحہ ٢٠٢
سنن النسائی	رقم الحديث (٢٥١٩)	جلد ٥	صفحہ ٥٧

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا:

میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا تو اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۳۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۳
الجامع الاحکام القرآن		جلد ۸	صفحہ ۱۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۶۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۵۷۷

کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر دیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا: تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہو سکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہو سکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔

-☆-

اخلاص وللہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہو کر صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول و منظور فرمالتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہوگا۔ وہ عمل جس میں نام و نمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والا کرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص وللہیت کا فیضان ملاحظہ ہو غلطی سے چور پر صدقہ کر دیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھما دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا

یہ کون ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہوا۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ.

تیرا صدقہ بارگاہ الہی میں قبول ہو گیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والادل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریاکاری کے داغوں سے مَعْرَ ا تھا اور اس کا اجر و ثواب صرف اللہ وحدہ لا شریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا توفیق الہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام کے اخلاص وللہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات و برکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگار ان کے خوان سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحبِ آستانہ، پیکرِ اخلاص و وفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی بقیہ زندگی ذوقِ عبادت میں گزرتی ہے اور ذکرِ الہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

حسد و بغض سے پاک

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حِجَّةِ الْوُدَاعِ: نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً أَسْمَعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مَوْمِنٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالْمُنَاصَحَةُ لِأَيُّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دُعَاءَهُمْ يُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سبزو شاداب رکھے جس نے میرے مقالہ کو سنا بس اسے یاد رکھا کتنے ہی علم دین کے حامل ہوتے ہیں لیکن وہ خود فقیہ نہیں ہوتے تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا دل

الترغیب والترہیب	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال المحقق:		
صحیح		
مجمع الزوائد	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
جامع بیان العلم وفضلہ	جلد ۱	صفحہ ۲۲، ۳۸
صحیح ابن حبان (مطولا) / رقم الحدیث (۶۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۴
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح		

پاک و صاف کرتا ہے) عمل خالصہ اللہ کیلئے کرنا، مسلمین کے آئمہ (حاکمان وقت) کی خیر خواہی، مسلمین کی بڑی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ انکی دعاسب طرف سے انہیں گھیر لیتی ہے۔

-☆-

نَضَرَ اللَّهُ امْرَأً أَسْمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا:

اللہ اس آدمی کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری حدیث پاک کو سنا تو اسے یاد رکھا۔ درخت ہرا بھرا ہو تو درخت کہلاتا ہے وہ خوشنما بھی ہوتا ہے سایہ بھی دیتا ہے پھول نکالتا ہے اور پھل بھی دیتا ہے لیکن اگر درخت سوکھ جائے اس میں ہریالی نام کی کوئی چیز نہ رہے تو عرف میں اسے درخت نہیں کہتے بلکہ لکڑی کہا جاتا ہے جسے چیر کر کسی کام میں لایا جاتا ہے یا اسے بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کو سرسبز و شاداب ہونے کی دعادی ہے جو علم حدیث سے شغف رکھتا ہے احادیث مبارکہ کو سن کر انہیں محفوظ رکھتا ہے گویا حدیث پاک سے محبت رکھنے والا اور اس کی ترویج و اشاعت میں حصہ لینے والا وہ ہرا بھرا مومن ہے جس کا دامن روح کی نعمت سے مالا مال ہے وہ مخلوق خدا کو فائدہ بھی دیتا ہے وہ ایسا شاداب و آباد ہے کہ جو بھی اس کے پاس بیٹھتا ہے وہ اس کے دامن کو بھی احادیث مبارکہ کے موتیوں سے لبریز کر دیتا ہے اور احادیث مبارکہ کی محبت سے یوں معمور ہوتا ہے کہ پھر احادیث مبارکہ پر عمل اس کا زندگی کا مقصد ٹھہرتا ہے۔

إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ:

اہل ایمان جو بھی عمل کرتے ہیں ان کا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہوتا ہے

انکا عمل چھوٹا ہو یا بڑا اس عمل کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ خالق و مالک راضی ہو جائے۔ اہل ایمان اپنے عمل سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں اس لیے ان کے عمل میں ریا کاری و دکھلاوانا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی وہ جھوٹی نام و نمود سے کوسوں دور بھاگتے ہیں ان کے کردار و گفتار میں انکے سیرت و عمل میں اخلاص کی عطر بیز مہک آیا کرتی ہے۔ وہ اخلاص کی دولت سے خود ہی معمور نہیں ہوتے بلکہ جو مسلم محبت و عقیدت سے چند گھڑیاں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی اخلاص و للہیت کی دولت عطا فرمادیتا ہے پھر وہ بھی پیکر اخلاص کے روپ میں اللہ کی بندگی کے مزے لیتا ہے۔

الْمُنَاصِحَةُ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ :

جو باہمت آدمی مسلمین کے امور کا والی بنتا ہے زمام اقتدار اس کے پاس آتی ہے تو اہل ایمان اس کے خیر خواہ ہوا کرتے ہیں اور ہر وقت اس کی بھلائی چاہتے ہیں کیونکہ اس کی بھلائی میں وطن کی بھلائی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں وطن کو استحکام ہے۔

اہل ایمان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عام آدمی جو صبح سے لیکر شام تک اپنی روزی کی تلاش میں نکلتا ہے اسے بچوں کی فکر لاحق رہتی ہے وہ مزدوری یا کاروبار کر کے جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھتا ہے۔

بااثر آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کی فراوانی عطا فرمائی ہے علم و دانش سے معمور ہے اور صائب الرائے ہے صاحب اقتدار اس کی آواز کو اہمیت دیتے ہیں کسی بھی محفل یا میٹنگ میں اس کی باتیں بڑے غور سے سنی جاتی ہیں۔

عام آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی تو یہ ہے کہ وہ اللہ ذوالجلال واکرام سے ملک و ملت کی بہتری کی دعائیں مانگیں اپنا کاروبار دیانت داری سے کریں اور کسی ایسی مہم میں شریک

نہ ہوں جو فتنہ و فساد کا موجب بنے۔

با اثر آدمی کی حاکمان وقت سے خیر خواہی یہ ہے کہ وہ اپنے صائب مشوروں سے انہیں نوازے اگر وہ کسی وقت پٹری سے اترتے نظر آئیں تو انہیں بروقت تنبیہ کر دی جائے اور اگر کسی وقت کلمہ حق کہنے کا موقع آ جائے تو وہ بھی کہنے سے دریغ نہ کیا جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر۔

اس سلسلہ میں محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار و عمل بہترین اسوہ ہے کہ آپ نے ظالم و جابر حکمرانوں سے ٹکر لی بھرے دربار میں کلمہ حق کہا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن خود اقتدار کی کشمکش سے دور رہے اور اقتدار کی لالچ و خواہش سے اپنے دامن کو محفوظ و معمون رکھا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کردار و عمل اوراق تاریخ میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور اس بے لوث کردار سے برسوں اس خطہ زمین پر اللہ اور اسکے رسول کے احکامات نافذ رہے اور آج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں دل فیضانِ مجدد الف ثانی سے روشن و تاباں ہیں۔

لُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ :

اہل ایمان مسلمانوں کی اجتماعیت کو پارہ پارہ نہیں کرتے بلکہ یہ فکر و سوچ بھی ان کے ہاں گوارا نہیں وہ ہمیشہ مسلمانوں کا اجتماعی درد رکھتے ہیں اور اہل اسلام کو قوت و شوکت کے خواہاں ہوا کرتے ہیں۔

شیطان تنہا آدمی کو دبوچ لیتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیریے کے لیے ترنوالہ ہوا

کرتی ہے اسی طرح مسلمین کی جماعت سے الگ تھلگ اپنا وجود رکھنے والا شیطان کا ترنوالہ بن جاتا ہے شیطان اسے یوں اپنے قابو میں کرتا ہے کہ وہ پھر شیطنیت کا ہی ایک پرزہ بن جاتا ہے۔ غور کیجئے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے فرقے کس طرح شیطان کے شکنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اور کس طریقہ سے شیطنیت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جماعت میں برکت ہوا کرتی ہے۔ مسلمین کی جماعت اس درجہ مضبوط ہے کہ اس کے چاروں طرف ان کی دعائیں گھیرے ہوئے ہوتی ہیں یہ دعائیں حصار کا کام دیتی ہیں اور مسلم ایک مضبوط قلعے میں ہوتے ہیں اس اجتماع میں رہتے ہوئے اگر کوئی مسلمان برائی میں کتنا بھی دور چلا جائے پھر بھی اس کی نعمت ایمان محفوظ رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رکھے آمین یا رب العالمین۔
ببرکة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

مستجاب الدعوات

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتَمَاشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ،
فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنْ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا
فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ
صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَاذَارَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيْهِمَا
قُبْلَ وَوَالِدِي وَإِنَّهُ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا آتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا
قَدِنَا مَا فَجِئْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلَبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ
أُقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ
قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَابِي وَدَابَّهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً
حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ

وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ
النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ
مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقَيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ أَرَزُّ فَلَمَّا قَضَى
عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَرْزَعُهُ، حَتَّى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَ نِي فَقَالَ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي
فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي
لَأَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ تِلْكَ الْبَقْرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخْذَهَا فَاَنْطَلِقَ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي
فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۶
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۷۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۰
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۶۴۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۹۴
قال المحقق:	رواه مسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آگئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لوجو عمل تم نے صرف لوجہ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھرایا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔

تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوھتا تھا تو میں دوہا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سر ہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور

میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد دواویلا کر رہے تھے میری اور انکی یہی حالت و کیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشتادگی عطا کر دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشتادگی کر دی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے محبت کرتا تھا جتنے آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اس سے بھی شدید تر تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ و دو شروع کر دی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیئے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے

اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میں نے اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا ہے تو

ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشتادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا

مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا
میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا
خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں
نے کہا ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ ان نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ
کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ
تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی
عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرمادی۔

-☆-

اہل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب
سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر
اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص و للہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص و جذبہ پر اللہ کی نظر
رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح
وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت و طاقت ہے۔
اخلاص و للہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ

کر سکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے اب یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الف الصلاۃ والتحتیہ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح و پارسا آدمی کے اخلاص و للہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے کسی نیک و صالح آدمی کی دعاء ضرور قبول فرمائے گا۔

یہ امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صالح افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک و صالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کر دی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہو جائے گی اور ان سے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔

والدین کا خدمت گزار:

اللہ کی رضا کیلئے والدین سے حسن سلوک کرنے والا اخلاص سے بھرپور ماں باپ کے خدمتگار کی دعا میں کس درجہ اثر ہے غور کیجئے صرف ایک اسی نیکی کے سبب دعا سے اتنی بری چٹان سرک جاتی ہے۔ چٹان سرکانا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہوا کرتی تو گویا جو کام انسانوں کے بس میں نہ ہو وہ ماں باپ کے خدمت گزار کی دعا سے ہو جاتے ہیں۔

خدمت والدین کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پیش

نظر رہنا چاہئے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ، عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَرَكَ أَبُوَيْهِ يَبْكِيَانِ
فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا وَأَضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا.

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۲۱۲۲)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۶
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن			
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۱۶۹)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۹۲۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۳
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح			
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۳۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۵
شرح السنن للبیہقی	رقم الحدیث (۲۶۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۸
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۳۰)	جلد ۶	صفحہ ۲۹۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۵۹۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۰۰
المستدرک	رقم الحدیث (۷۳۳۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۱۰
قال الحاكم:	هذا حدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۹۰)	جلد ۶	صفحہ ۲۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ
 ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آیا تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کے پاس واپس لوٹ جاؤ جیسے انہیں روتا چھوڑ کر آئے ہو
 ایسے ہی انہیں ہنساؤ۔

-☆-

ہجرت ایک عظیم نیکی ہے اللہ کی رضا کی خاطر اپنے گھر کو اپنے وطن کو اور اپنے اہل قبیلہ کو
 خیر باد کہہ کر دارِ اسلام میں آجانا معمولی نیکی نہیں اس نیکی کے حصول کیلئے ایک آدمی حضور نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہا ہے اس کے ماں باپ زندہ ہیں اور انہیں
 روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہجرت کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے گھر واپس
 جانے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا

جیسے ماں باپ کو روتا چھوڑ کر آئے ہو اسی طرح واپس جا کر انہیں ہنساؤ۔

پہلے وہ اس کے آنے سے رنجیدہ ہوئے اب جب وہ واپس جائے گا تو اس کے جانے
 سے ماں باپ کو خوشی و مسرت ہوگی اور ان کے لبوں پر مسکراہٹ ہوگی۔ اولاد کی طرف سے ایسا
 عمل جس سے ماں باپ کے لبوں پر مسکراہٹ آجائے اولاد کیلئے باعث سعادت و نیک بختی

ہے۔

ہمارے اسلاف ماں باپ کی خوشی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔ عارف باللہ حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنئے

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ابو اسماعیل دباس کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ کچھ سی رہے ہیں میں سلام کر کے بیٹھ گیا جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا ارادہ ہی؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا

لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو فرمانے لگے دل میں کیا پیچ و تاب کھا رہے ہو میں نے پچاس (۵۰) حج کیئے ہیں میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں اس کے عوض تم اپنی والدہ کی وہ خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔

گناہوں سے بچنے والا:

جو آدمی اللہ کی رضا کیلئے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے خوف خدا اس کے دل میں یوں گھر کر جاتا ہے کہ گناہ کے مواقع ہوتے ہوئے بھی وہ گناہ کی غلاظت میں گرنے سے بچ جاتا ہے اس آدمی کی دعا بھی پہاڑوں کو سر کا دیا کرتی ہے۔ گناہوں سے بچنے والا ورع کی دولت سے معمور ضعیف و ناتواں نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے ہاتھوں سے عیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو گناہوں سے محفوظ فرمائے۔

عارف باللہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جسے گناہ کا موقع ملنے کے باوجود اللہ یاد آ گیا اور اللہ کی رضا کیلئے اور اسکے خوف

سے وہ گناہ کرنے سے محفوظ رہا۔

بصرہ کا ایک رئیس اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا اچانک اس کی نظر اپنے باغبان کی بیوی پر پڑ گئی۔ اس کے حسن و جمال نے اسے فتنہ میں مبتلا کر دیا۔ اس نے اپنے باغبان کو کسی کام کی غرض سے شہر سے باہر بھیج دیا اور اس باغبان کی بیوی کے پاس آیا اور برے ارادے کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا اس مکان کے سب دروازے بند کر دو۔

وہ عورت واپس آ کر کہنے لگی: میں نے اس مکان کے سب دروازے بند کر دیے ہیں سوائے ایک دروازے کے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا۔

اس رئیس نے اٹھتے ہوئے پوچھا؟ وہ کونسا دروازہ ہے جو تجھ سے بند نہیں ہوتا؟ میں خود جا کر بند کرتا ہوں۔ اس عورت نے جواب دیا: وہ دروازہ جو ہمارے اور اللہ کے درمیان ہے وہ مجھ سے بند نہیں ہوتا: اتنا سننے کی دیر تھی کہ رئیس کو خدا یاد آ گیا اور شرمساری سے اپنے سر کو جھکا لیا اس وقت خدا یاد آنے پر اس قادر و قیوم نے اسے سچی توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔

حقدار کو حق پہنچانے والا:

اکثر ایسے ہوتا ہے کہ حقدار کو اس کا حق نہیں پہنچایا جاتا کہ بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔ حقوق العباد کی اس وقت تک معافی نہ ہوگی جب تک جس کا حق غصب کیا گیا ہو وہ معاف نہ

(۱) کشف المحجوب للعارف الہجوری صفحہ ۷۰

کردے۔ جو مومن اللہ کی رضا کیلئے حقدار کو اس کا حق لوٹاتا ہو اس کی دعا بڑی بااثر ہوا کرتی

ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی جملہ تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

غنا کی دولت سے لبریز

عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قَالَ: قُلْتُ: مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَامِنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ أُمَّرَاءَ أَسْمَعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ غَيْرُهُ فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ لَيْسَ بِفِقْهِهِ ثَلَاثٌ " لَا يَغْلُ عَلِيَّهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمَنَا صِحَّةٌ وَوَلَاةُ الْأَمْرِ وَلُزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا نَيْتَهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أُمَّرَةً وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ نَيْتَهُ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أُمَّرَةً وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ."

- جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث (۱۸۳) جلد ۱ صفحہ ۱۷۵
 قال ابن عبد البر: اسنادہ صحیح (عن زید بن ثابت)
 جامع بیان العلم وفضلہ رقم الحدیث (۱۹۱) جلد ۱ صفحہ ۱۸۱
 قال ابن عبد البر: اسنادہ حسن (عن عبد اللہ بن مسعود)

ترجمة الحديث:

جناب ابان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے

۳۲ صفحہ	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۴۸۹۰)	المعجم الكبير
			قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح
۶۸۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۰۴)	سلسلة الاحاديث الصحيحة / رقم الحدیث (۴۰۴)
۲۷۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۷)	صحیح ابن حبان
۸۶،۸۷ صفحہ	جلد ۱		المستدرک للحاکم
			قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين
۸۶،۸۷ صفحہ	جلد ۱		السنن بذييل المستدرک
			قال الذهبي: على شرطهما
۱۵۴ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۴۹۲۵)	المعجم الكبير
۸۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۳۰)	سنن الدارمی
۸۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۷)	سنن الدارمی
۸۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۸)	سنن الدارمی
۸۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۹)	سنن الدارمی
۱۵۵ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۳۲۸۳)	مسند الامام احمد
			قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن
۱۳۹ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۶۶۸۳)	مسند الامام احمد
			قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح
۳۲ صفحہ	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۲۱۴۸۲)	مسند الامام احمد
			قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح

نصف النہار کو نکلے میں نے کہا ضرور مروان نے آپ کو اس وقت کسی مسئلہ کیلئے بلا بھیجا ہے۔ میں نے حضرت زید سے عرض کر دی تو آپ نے فرمایا اس مروان نے ہم سے چند چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے اللہ اس آدمی کو سبز و شاداب رکھے جس نے ہم سے حدیث پاک کو سنا پھر اسے کسی اور تک پہنچا دیا۔ کتنے ہی فقہ کی بات لے جاتے ہیں اس آدمی تک جو اس سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے کتنے فقہ کا علم رکھنے والے ہیں کہ خود فقیہ نہیں ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرتا

۱۔ اللہ کیلئے عمل کو خالص کرنا۔

۲۔ ولایۃ الامر سے خیر خواہی کرنا۔

۳۔ جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ مسلمانوں کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

کوئی عمل صالح کرتے ہوئے جس کے پیش نظر دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس سے امور کو منتشر کر دیتا ہے اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کیلئے لکھ دی جاتی ہے۔

اور وہ خوش نصیب جو عمل صالح کرتے ہوئے آخرت کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام امور کو ایک جگہ جمع کر دیتا ہے اور اس کے غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلْبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَآتَتْهُ الدُّنْيَا
 وَهِيَ رَاغِمَةٌ" وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلْبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتْ
 عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: جس کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس کے دل میں انڈیل

مصباح السنہ	رقم الحدیث (۴۱۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۹
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۶۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۱
الجامع للصحیح	رقم الحدیث (۲۴۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۶۴۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
کنز العمال	رقم الحدیث (۶۱۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۶
حلیۃ الاولیاء		جلد ۶	صفحہ ۳۰۷
مصباح السنہ	رقم الحدیث (۴۱۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۹
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۶۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		

دیتا ہے اور اسکے تمام امور و حاجات کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے۔

اور جس کی نیت (تمام اعمال میں) طلب دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیتا ہے اور اس کے تمام امور اور حاجتیں بکھر جاتی ہیں اور اسے اس دنیا سے اتنا ہی حصہ ملتا ہے جو (بد نصیبی میں لپیٹ کر) اس کے لئے لکھ دیا گیا ہے۔

-☆-

کتنا بڑا فرق ہے اس خوش نصیب میں جو فکر آخرت کی دولت سے لبریز ہے اور اس بد نصیب میں جس کے دل و دماغ میں دنیا کا حصول سرایت کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس مسلم بھائی پر جو ہر عمل صالح میں آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ اس کی نیت، سوچ اور ارادہ میں دنیا کی ناپیدار چیزیں نہیں بلکہ اللہ الباقی کی باقی رہنے والی نعمتیں ہیں اس کی نیت میں صرف باقی رہنے والی نعمتیں ہی نہیں بلکہ انکی روح اور جوہر رضائے الہی ہے۔

کریم اللہ اپنے لطف و کرم سے اسے اس دنیا میں بھی محروم نہیں رکھتا بلکہ

۱. جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ:

اللہ تعالیٰ اپنے غنا کی دولت اس دل میں انڈیل دیتا ہے۔

جسے اللہ کی جانب سے غنا کی دولت ملے اسے کسی کی کیا پرواہ اس چشم فلک نے یہ نظارہ کئی مرتبہ دیکھا غنا کی دولت دل سے سمیٹنے والا فقیر، بادشاہ وقت بھی اس کے در پر آ جائے تو اس نے کبھی آنکھ اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا جسے بے پروائی کی الہی دولت نصیب ہو اسے غیر کی کیا پرواہ۔

۲. جَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ:

جس کے ہر عمل صالح میں نیت اللہ کی رضا اور طلب آخرت ہو اللہ اس کی تمام حاجات کو اور اس کے جملہ امور کو ایک جگہ جمع فرما دیتا ہے۔ وہ جہاں بھی بیٹھ جائے اسکی تمام حاجات وہیں بیٹھے بیٹھے پوری ہوتی ہیں اس کے تمام کام خود بخود سرانجام پا جاتے ہیں۔

وجہ واضح ہے قاضی الحاجات اس کی حاجتیں خود پوری فرماتا ہے۔ بلکہ لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے در سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے حسن نیت کی دولت رکھنے والے مرد حق آگاہ کے در پر ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے کیونکہ اللہ اس کے در کو دکھی انسانیت کے لئے وجہ سکون اور پریشان حال افراد کے لئے باعث اطمینان بنا دیتا ہے۔

۳. وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ:

دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آتی ہے۔

دنیا اپنے چاہنے والوں کو خوار کرتی ہے۔ دنیا بڑی خود غرض اور بے وفا ہے یہ اپنے چاہنے والوں کی قبائے عزت کو تارتا کرنے سے باز نہیں آتی۔

لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ غلام جس کی نظر آخرت پر ہے اور جمال الہی کا شوق اس کی نیت کو اور اجلا اور مصفی کرتا ہے وہ اس دنیا میں اس شان و وقار سے رہتا ہے کہ خود غرض اور متکبر دنیا اس کے پاس ایک ذلیل و رسوا کی طرح سر جھکائے کھڑی ہوتی ہے بڑے بڑے شاہ اپنی تجوریاں لیکر اس کے پاس آتے ہیں تو وہ پائے حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے۔

حاجت مندوں کا اثر دھام مفلوک الحال افراد کی کثرت پھر اس پر لطف یہ کہ ہر ایک گوہر مراد لے کر واپس پلٹتا ہے۔ یہ سب کچھ ان کے ہاں دنیا کی حقارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اور دوسری طرف وہ آدمی جو خالق کو بھول گیا اور دنیا کی دلدل میں یوں پھنسا کہ اس کے قلب و نظر پر دنیا ہی چھا گئی اور اس کے ارادے و نیت پر دنیا نے اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیئے۔ پھر اللہ کی ناراضگی کا اس پر یوں اظہار ہوا

۴. جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ:

اللہ محتاجی کو اس کے سامنے کر دیتا ہے۔

جس کی نظر دنیا پر ہو اللہ اسے محتاج بنا دیتا ہے۔ ظاہری طور پر چاہے اس کے ہاں دنیا کی ریل پیل ہو متاع دنیا کی فروانی ہو اس کے باوجود وہ محتاج رہتا ہے دنیا کی حرص اسے رات کو سونے نہیں دیتی اور دنیاوی زندگی کے چند روز حرص کا بندہ بن کر گزارتا ہے

۵. وَشَتَّ عَلَيْهِ أَمْرُهُ:

اس کے امور اور اسکی حاجتیں اللہ اس پر منتشر کر دیتا ہے۔

اسے ایک جگہ قرار نہیں ملتا اسے ایک حالت میں چین نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ سے روگردانی کرنے والے کا یہ حشر کہ کبھی کسی چیز کی فکر کبھی کسی چیز کی احتیاجی۔ غم و اندوہ اور فکر انتشار اسے یوں گھیرتے ہیں کہ پل بھر چین نہیں ملتا۔

۶. وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كَتَبَ لَهُ:

یہ دنیا سے اتنی ہی ملے گی جتنی اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔

اللہ کو بھول جانے والا دنیا کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے یہ دنیا ہاتھ نہیں آتی بجز اتنی مقدار کے جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے۔

اللہ کی ناراضگی کا یہ کیسا انداز ہے اس چیز کے پیچھے وہ عمر بھر دیوانوں کی طرح پھرتا ہے

جو اسے ملنے والی نہیں۔ ایسا غافل مال کی کثرت تو لے لیتا ہے لیکن مال کی برکت سے یکسر محروم رہتا ہے۔

اللہ سب مسلم بھائیوں کو اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ فرمائے۔
اس جملہ پر ایک اور رنگ سے غور کیجئے۔

جس کی نظر دنیا پر ہے اسے اتنی ہی دنیا ملے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے تو بات واضح ہوئی جس کی نظر دنیا کے خالق پر ہو اور جس کی نگاہ آخرت پر ہو اسے صرف وہی انعامات نہیں ملیں گے جو اس کے لئے لکھ دیئے گئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ملیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے لکھتا رہے گا اور اس کے مقدر کو مزید سنوارتا رہے گا۔

يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ:

اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے لکھتا ہے لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔

ہر عمل صالح کا اجر پانے والا

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ أَقْوَامًا خَلَفْنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًّا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا، حَسِبَهُمُ الْعُدْرُ.

—☆—

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ حَسِبَهُمُ الْمَرَضُ.

ترغیب والترہیب	صحیح	جلد ۱	صفحہ ۶۵
قال المحقق:	صحیح	جلد ۲	صفحہ ۸۷۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۳
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح	جلد ۴	صفحہ ۱۶۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۱۱)		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے
ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک سے واپس آ رہے
تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بیشک کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں ہیں ہم جس بھی گھاٹی میں یا وادی میں چلے وہ
ہمارے ساتھ ہی تھے انہیں معذوری نے روک رکھا ہے۔

-☆-

سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۳۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۳
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۴۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۰
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۳۷
الدر المنثور		جلد ۳	صفحہ ۲۶۷
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۷۸۲۰)	جلد ۹	صفحہ ۴۲
جامع احکام القرآن للقرطبی		جلد ۸	صفحہ ۲۹۲

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تم مدینہ میں ایسی اقوام کو چھوڑ کر آئے ہو تم جو بھی سفر طے کرتے ہو تم اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتے ہو یا تم کوئی وادی عبور کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ!

وہ مدینہ منورہ میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیسے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا:

انہیں عذر روکے ہوئے ہے۔

-☆-

غزوہ تبوک کو جیش العسرہ بھی کہتے ہیں اس جہاد میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود شریک ہوئے یہ مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر تھا اور موسم بھی انتہائی گرم تھا۔ شریک ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو راستہ میں کافی تکالیف اٹھانی پڑیں۔

اس غزوہ سے فراغت کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپس آ رہے تھے تو راستہ میں ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں رہ گئے ہیں ہم جس بھی گھاٹی کو عبور کرتے ہیں یا جس بھی وادی میں جاتے ہیں وہ ہمارے ساتھ ہیں وہ کسی عذر کی بنا پر شریک نہ ہو سکے۔

غور فرمائیے!

کچھ لوگوں کی دلی تمنا تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد میں شریک

ہوں اللہ کی رضا کیلئے دشمن اسلام سے لڑ جائیں لیکن کسی بیماری یا کسی اور معقول وجہ سے وہ اس جہاد میں شریک نہ ہو سکے تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں محروم نہیں رکھا بلکہ اپنے شریک صحابہ سے فرمایا وہ ہمارے ساتھ ہیں وجہ واضح ہے کہ ان کے آنے کی نیت تھی وہ سراپا اخلاص بن کر شرکت چاہتے تھے لیکن کسی معذوری کی بنا پر شریک نہ ہو سکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرما کر صحابہ کرام پر واضح کر دیا کہ اصل چیز اخلاص وللہیت ہے جو اخلاص سے کسی کام کا ارادہ کرتا ہے نیت کرتا ہے اگرچہ وہ کام نہ کر سکے پھر بھی وحدۃ لا شریک اسے اس کام کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

اسلام کتنا سچا اور سادہ دین ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور پیاری ہیں ان تعلیمات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ اگر ایک آدمی کے پاس وسائل نہیں ہیں لیکن وہ جذبہ صادق رکھتا ہے اس کی نیت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے یہ وسائل عطا فرمادے تو میں ہر نیک کام کروں گا ایسا آدمی بلاشبہ بڑا سعید ہے اسے اگرچہ اسباب نہ بھی ملیں پھر بھی وہ رحمت الہیہ سے محروم نہیں ہے بلکہ اسکے اخلاص وللہیت کی بنا پر اسے اجر و ثواب ملے گا۔

آج کے اس پر فتن دور میں بھی دین اسلام کا درد رکھنے والے کتنے ہی افراد ہیں جو صبح و شام دین حق کی ترویج میں لگن ہیں ان کے پاس اسباب نہیں انکے پاس وسائل کی کمی ہے اگر انہیں اسباب مہیا کر دیے جائیں تو وہ اپنے اپنے علاقہ میں دین اسلام کی تعلیمات کو خوب اجاگر کریں جس سے سارا علاقہ عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر دے اور اسلام کی مہک سے معطر ہو جائے۔

ایسا ہو رہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں خطہ پاک میں جگہ جگہ مشنری سکول کھول رہی ہیں درد اسلام رکھنے والا اس صورت حال سے تڑپتا ہے کہ کاش اس کے پاس وسائل ہوں تو وہ بھی اسلام

کی سر بلندی کیلئے جگہ جگہ دینی درس گاہیں تعمیر کر دے جہاں بچے قرآن و سنت کے انوار سینوں میں لیکر اپنے گھروں کو پلٹیں۔

غیر مسلم قوموں میں غرباء و مساکین کی مالی امداد کر کے انہیں اسلام سے برگشتہ کرنے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک مومن و مسلم کی تمنا ہے کہ اگر اس کے پاس دولت کی فراوانی ہو تو وہ اپنے دینی بھائیوں کی مدد و عانت کرے جس سے وہ غیر مسلموں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں الغرض سینکڑوں ایسے کام ہیں جن کی تمنا و آرزو ایمان والے کرتے ہیں لیکن حالات سے مجبور وہ کچھ کر نہیں سکتے تو اللہ الکریم کا وعدہ ہے کہ جو ایسی تمنا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ کائنات میں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ہوتا یہ اس کے تکوینی امور ہیں بندے کا کام فقط بندگی سے ہے وہ اپنی ہمت و حیثیت کے مطابق کام کرتا جائے اس پر ثمرات عطا کرنا خالق و مالک کا کام ہے وہ اگر اس دنیا میں نہ عطا کرے تو رنجیدہ نہیں ہونا کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے وہ آخرت میں یقیناً سرفراز فرمائے گا۔

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و اعانت

وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۸۹۳
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۷۵)	جلد ۶	صفحہ ۴۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۴)	جلد ۶	صفحہ ۵۳۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۹
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۵	صفحہ ۲۶
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۷۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۲
الذکر المنشور		جلد ۲	صفحہ ۲۳۷
المستدرک	رقم الحدیث (۲۵۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۵
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح		
السنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

انہیں (حضرت سعد کو) یہ گمان ہوا کہ انہیں غریب صحابہ پر شرف و فضل ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت پر مدد و نصرت فرماتا ہے ان کے ضعفاء کی وجہ سے انکی دعاء

انکی صلاۃ اور انکے اخلاص کی وجہ سے۔

-☆-

اس امت کا ضعیف جو دنیاوی کروفر سے بے نیاز ہو چکا ہے عبادت الہی اس کے رگ و ریشہ میں یوں سمائی ہے کہ اسے غیر کا خیال تک نہیں رہتا وہ دنیا داروں سے راہ و رسم نہیں رکھتا اس لیے وہ دنیاوی قوت سے تہی دامن ضعیف ہوتا ہے لیکن وہ عند اللہ ضعیف نہیں وجیہہ ہے اس کی دعائیں بڑا اثر ہے اس کی دعا تقدیر بدل دیتی ہے اس کی دل سے مانگی ہوئی دعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اسکی صلاۃ اسکی بندگی اپنی الگ شان رکھتی ہے وہ بندگی کے کیف میں یوں مست ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے بے کیف ہوتی ہے اور اس عارضی جہاں کے پردے

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۸۵

کو چیر کر اللہ ذوالجلال واکرام کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے وہ سب سے کٹ کر اس کا ہو جاتا ہے اور جو اللہ کا ہو جائے اللہ تعالیٰ پھر اس کا ہو جاتا ہے۔

ایسے ضعیف کے پاس دنیا کی قوت نہیں لیکن اخلاص کی قوت ہے جس کے سامنے عارضی قوتیں ہیچ ہیں وہ پیکر اخلاص جس طرف بھی توجہ کرتا ہے اللہ کی رحمتیں اس طرف متوجہ ہو جاتی ہیں۔ ایسے ضعیف کا وجود ایک کمزور وجود نہیں بلکہ یہ برکات سے لبریز ہے۔ اتنا برکات سے لبریز ہے کہ پوری امت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت واکمل التحیات فیض یاب ہوتی ہے۔ اگر امت پر کوئی مشکل وقت آجائے تو اسی ضعیف سے مدد لی جاتی ہے۔ امت پر ابتلاء کے وقت اہل اسلام انہیں اہل اللہ کے آستانوں پر حاضری دیا کرتے ہیں کیونکہ ان کے آستانے اللہ کی مدد و رحمت سے لبریز ہوا کرتے ہیں اور یہ وہ مراکز ہیں جہاں مخلوق خدا کو خیرات ملا کرتی ہے۔

عارف باللہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین خرقان میں عرفان خداوندی کی دولت تقسیم کر رہے تھے آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا حاضر ہوتی تھی اور وعدہ الہی بزبان خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

إِنَّمَا يَنْصُرُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا.

بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف کی وجہ سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔

پورا ہور ہا تھا کہ بادشاہ وقت سلطان محمود غزنوی حاضر خدمت ہو اس نے ملاقات کے

اختتام پر کہا

حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔

تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چار چیزیں اختیار کرو۔

- ۱- پرہیزگاری
- ۲- باجماعت نماز
- ۳- سخاوت
- ۴- خلق خدا پر شفقت

حضرت خواجہ کی یہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

پھر سلطان محمود نے عرض کی حضور! مجھے کوئی یادگار عطا کیجئے تو حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ جب سلطان محمود واپس ہوا تو شیخ اس کی تعظیم کو اٹھے۔ سلطان نے کہا جس وقت میں آیا تو آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا اور اب آپ کھڑے ہو گئے ہیں۔

حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

تو بادشاہی کی رعونت اور امتحان کی نخوت میں آیا تھا اور اب انکساری و درویشی میں جاتا ہے اس لیے پہلے تیری بادشاہی کیلئے نہ اٹھا اب تیری درویشی کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ غرض سلطان وہاں سے چلا گیا۔

جب سومنات پر چڑھائی کی اور شکست کھانے لگا تو اضطراب کی حالت میں ایک گوشہ میں اتر اور حضرت خواجہ ابوالحسن کے پیرہن مبارک کو ہاتھ میں لیکر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی

الہی بآبروئے اس خرقہ مرابریں کفار ظفردہ کہ ہرچہ ازینجا غنیمت بگیرم بدرویشان بدہم۔

اے اللہ! اس خرقہ مبارک کی آبرو کے صدقے مجھے ان کافروں پر فتح عطا فرما میں یہاں سے جو غنیمت لوں گا درویشوں میں تقسیم کر دوں گا۔

جب سلطان نے خواجہ کے پیرہن کا واسطہ دیکر آپ کے خرقہ کے وسیلہ سے دعا کی تو فوراً وعدہ الہی بزبان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ“
 ”بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے ضعف کے وسیلہ سے مدد و نصرت فرماتا ہے انکی دعا انکی صلاۃ انکے اخلاص کی وجہ سے“

کا عملی اظہار ہوا۔ ناگاہ کفار کی طرف سے رعد و ظلمت ایسی نمودار ہوئی کہ انہوں نے ایک دوسرے کو تہ تیغ کیا اور بہت سے پراگندہ ہو گئے۔ اس طرح لشکر اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔ اسی رات سلطان محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں:

اے محمود! تو نے ہمارے خرقہ کی آبرو ضائع کر دی اگر تو اس وقت خدا تعالیٰ سے دعا کرتا کہ یہ تمام کفار مسلمان ہو جائیں تو یہ سب مسلمان ہو جاتے اور انکی زبان سے فوراً کلمہ طیبہ
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 کا ورد کرتی۔

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ صفحہ ۶۱/۶۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ابْغُونِي فِي ضِعْفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنصَرُونَ بِضِعْفَائِكُمْ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۰۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۲
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۷۷۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۲۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۲۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۷۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے
مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے ضعفاء کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے
اور تمہاری مدد کی جاتی ہے

-☆-

۲۸۰ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۳۸۸)	اسنن الکبریٰ للبیہقی
۳۱۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۹۳۵)	تحفة الاشراف
۱۰۶ صفحہ	جلد ۲		المستدرک للحاکم
		هذا حدیث صحیح الاسناد	قال الحاکم:
۱۰۶ صفحہ	جلد ۲		المنیخیز بذیل المستدرک
			قال الذہبی: صحیح
۱۳۵ صفحہ	جلد ۲		المستدرک للحاکم
			قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد
۴۶ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۳۱۷۶)	سنن النسائی
۸۵ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۴۷۶۷)	صحیح ابن حبان
			قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح، رجالہ ثقات رجال صحیح



ابْغُونِي فِي ضَعْفَائِكُمْ :

اے اہل ایمان تم مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

ہر مومن کی خواہش و تمنا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے اسے حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت نصیب ہو یہ وہ سرمایہ ہے جس کے مقابل تمام دولتیں ہیج ہیں جسے اس جہاں میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل جائیں وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے وہ ایمان والا سعادتوں سے لبریز ہے جو جستجوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگا رہتا ہے جو بندہ یا بندہ تلاش کرنے والا آخر کبھی نہ کبھی پالیا کرتا ہے۔

ضعیف وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں رہتے ہوئے متاع دنیا سے کنارہ کش عالم رنگ و بو میں ہوتے ہوئے اس کی رنگینیوں سے اعراض برتتے ہیں حاکمان وقت کی قوت سے دور بہت دور اپنے ہی جہاں میں شاداں و فرحاں ہیں انہوں نے نفس کی قوت کو زائل کر دیا وہ لوگوں کی نظروں میں دنیا داروں کے خیال میں ضعیف و ناتواں ہیں لیکن وہ عند اللہ وجیہہ ہیں یہ ضعفاء اخلاص کی دولت سے لبریز ہیں ان کا مطمع نظر اللہ الکریم کی رضا و خوشنودی ہے یہ پیکر صدق و صفا دنیاوی قوتوں اور طاقتوں سے تہی دامن ہوتے ہیں لیکن ان کے پاس ربانی قوت ہوا کرتی ہے۔ ان کے پاس دنیا داروں کا جھمگھٹا نہیں ہوتا نہ احباب ثروت کی آمدورفت ہوتی ہے بلکہ ان کے پاس اگر کوئی ہے تو وہ ساری کائنات کے ہادی و رہبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار ہیں یہ اگر کسی بند کمرے میں بیٹھے ہیں تو انہیں تنہا نہ سمجھا جائے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر کرم ان پر ہے۔

پوچھیے حضرت امام غزالی سے کہ ان پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم کس درجہ ہے اور اگر کوئی تلاش کرنے والا غزالی جیسے ضعیف آدمی کے پاس پہنچ جائے تو یقیناً اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوگی۔

حضرت امام غزالی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی شہرہ آفاق کتاب ”**احیاء العلوم الدین**“ تحریر فرمائی تو حاسدین نے ایک طوفان کھڑا کر دیا اور غزالی کے بے دین ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا اور فتویٰ دیا کہ غزالی کی احیاء العلوم چوراہے میں رکھ کر نذر آتش کر دی جائے۔

غزالی جس کا ہر قدم رضائے الہی کے لیے تھا جس کی احیاء العلوم کی ہر سطر خالق و مالک کی رضا کی خاطر لکھی گئی تھی اس پر یہ فتویٰ غزالی علیہ الرحمۃ کا دل دکھا دل ٹوٹا رات سوئے تو وہ ہستی تشریف لائی جس نے فرمایا ہے

ابغونی فی ضعفائکم

مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔

آج ایک ضعیف لیکن عند اللہ وجیہہ کی دلجوئی کر رہے ہیں۔

غزالی روتے ہوئے عرض کر رہے ہیں یا رسول اللہ! میں نے اللہ کی رضا کیلئے اور دین حق کی سربلندی کیلئے شریعت مطہرہ پر چلتے ہوئے کتاب لکھی لیکن فتویٰ لگا کہ اسے نذر آتش کر دیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں فرمایا کس نے فتویٰ لگایا

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں نے فتویٰ لگایا

اسے بارگاہ خیر الوریٰ میں حاضر کیا گیا اور پھر حضرت عمر سے فرمایا:

اسے سزا دو! حضور عمر نے اسے لٹا کر درّے لگائے۔

امام غزالی کی آنکھ کھلی تو دل مطمئن تھا کہ جس ہستی کو راضی کرنے کیلئے کتاب لکھی ہے وہ راضی ہے مجھے کسی اور کی کیا پرواہ ادھر جس نے فتویٰ لگایا اس نے صبح توبہ کی اعلان کر دیا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل احیاء العلوم کی طرف مائل کر دیے۔

اس فتویٰ لگانے والے کا دس سال بعد جب انتقال ہوا غسل دینے کیلئے جب اسکی قمیص اتاری گئی تو اس کے جسم پر اس وقت بھی درّوں کے نشانات موجود تھے۔

غزالی کو ضعیف و کمتر سمجھنے والا غزالی کے صحیح مرتبہ کا ادراک نہ کر سکا کہ یہ وہ ضعیف ہے جسے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہے۔ **ابغُونِي فِي ضَعْفَائِكُمْ** دور کیا جانا ہے پاکستان کے شہر قصور چلیے شہر قصور سے باہر قبرستان میں ایک بڑا گنبد نظر آتا ہے یہ مردِ حق آگاہ عارف باللہ حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار ہے۔

ابغُونِي فِي ضَعْفَائِكُمْ کی تفسیر یوں ہوئی کہ

حضرت خواجہ ایک دن عشقِ نبوی میں بے تاب ہو گئے اور گھر کے ایک کمرے میں رو کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کر رہے ہیں اور کرم کی درخواست کر رہے ہیں کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا کہ ان کے مکان کی دیوار ختم ہو گئی ہے آہستہ آہستہ تمام دوریاں مٹ رہی ہیں بڑے بڑے شہر دریا و صحرا جنگلات و پہاڑوں کا سلسلہ سب ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ قصور اپنے گھر بیٹھے انہیں گنبد خضر نظر آ جاتا ہے پھر سنہری جالیوں سے نور نکلتا

نظر آیا وہ نور آسمان پر پھیلتا چلا گیا یہ قافلہ نور انکی طرف بڑھا رہا ہے وہ حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات سے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں انہیں خبر اس وقت ہوئی جب انکے گھر کی ہر اینٹ کہتی تھی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا:

اے غلام محی الدین کیوں روتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ روتا ہوں تو آپ کے فراق

میں روتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:

اے غلام محی الدین! آج کے بعد جب تیرا جی چاہے کہ تو میرا دیدار کرے تو اس

کمرے میں آ جایا کرنا تجھے میرا دیدار ہو جایا کرے گا۔

تاریخ گواہ ہے اس دن کے بعد حضرت خواجہ کو دن میں ایک مرتبہ دیدار کی تمنا ہوتی یا اس

مرتبہ جب بھی وہ اس کمرے میں داخل ہوتے تو سامنے جلوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتا۔

اس سعادت عظمیٰ کی بنا پر آپ کو خواجہ غلام محی الدین دائم الحضور رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں۔

ابْغُونِي فِي ضِعْفَانِكُمْ مجھے اپنے ضعفا میں تلاش کرو۔

جسے بھی تڑپ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی خواجہ

غلام محی الدین دائم الحضور کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے سرفراز فرمائے۔

اِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنصَرُونَ بِضِعْفَانِكُمْ :

رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہے رزق عطا فرماتا ہے دشمن کے مقابل فتح



و نصرت بھی اللہ عطا کرتا ہے وہ جسے چاہے نصرت سے سرفراز فرماتا ہے یہ رزق یہ فتح نصرت دینے والا اللہ ہے لیکن بے وسیلہ عطا نہیں فرماتا بلکہ یہ ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ یہ وہی سعید لوگ ہیں کہ دنیا کے بوجھ سے ہلکے اور دنیاوی طاقتوں سے دامن چھڑائے فقط ربانی اعانت و طاقت پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔ ان کی اخلاص انکی للہیت انکی صلوات انکی تسبیحات انکی مناجاتیں اور انکی دعائیں اہل ایمان کی مدد و معاون ہیں اور انکی دستگیری کرتی ہیں۔ جہاں کہیں رزق کے دروازے بند ہو جاتے ہیں ان اہل اللہ میں سے کوئی بارگاہ ذوالجلال میں عرض کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شان بے نیازی کے باوجود انکی التجا رد نہیں کرتا بلکہ رزق کے دروازے کھول دیتا ہے اور مخلوق خدا راحت و آرام پاتی ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حسی رزق

۲۔ معنوی رزق

حسی رزق یہ کھانے پینے اور پہننے کی چیزیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فر و مسلم سب کو دیتا ہے اس میں اپنے اور بیگانے میں کوئی تخصیص نہیں یہ اس کا فضل ہے جس سے بلا استثناء سب سیراب ہو رہے ہیں لیکن

معنوی رزق علم و حکمت، زہد و ورع، اخلاص و للہیت، صلاۃ و صوم کی پابندی، غرباء و مساکین کی لوجہ اللہ دلجوئی یہ سب کچھ صرف اور صرف اہل ایمان کیلئے ہے۔ تقویٰ و طہارت کی دولت صرف مومن و مسلم کیلئے ہے یہ معنوی رزق اللہ تعالیٰ ان ضعفاء کے وسیلہ سے عطا فرماتا ہے۔ ان اہل اللہ کے تو سل سے کرم ہوتا ہے۔

اگر کسی کو صلاۃ و صوم کی توفیق ملی ہے زہد و ورع سے آراستہ ہے ذکر الہی اس کی غذا ہے تو یہ مت سمجھے کہ اس کا ذاتی کمال ہے اور کسی کے وسیلہ کے بغیر ہو گیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارا کرم ان گدڑی پوشوں کی وجہ سے ہے جن کا وجود اہل ایمان کیلئے نعمت عظمیٰ ہے اور جنکی صحبت کبریت احمر ہے کہ جو کھوٹا بھی ان سے مس ہو چند دن انکی صحبت میں رہا اس کا باطن بھی اجلا و مصفیٰ ہو گیا۔

إِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنصَرُونَ بِضَعْفَائِكُمْ.

تمہاری مدد و اعانت کی جاتی ہے اور تم پر رزق کے دروازے کشادہ کیے جاتے ہیں تو ان ضعفاء کی وجہ سے یہی وہ پیکر اخلاص اہل اللہ ہیں جن کا وجود فتح و نصرت کا بھی ضامن ہے۔ ظاہری دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے اور حقیقی دشمن کے مقابل فتح اور چیز ہے۔ کامیاب و کامران وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں شیطان کے داؤ پیچ سے محفوظ رہا اس کا شیطان سے بچ جانا یہ اس کا کمال نہیں بلکہ یہ کسی اللہ والے کی نظر کرم کا کمال ہے۔ اس ضعیف کا کمال ہے جو عند اللہ وجیہہ ہے اسکی ایک نظر شیطانی قلعوں کو مسمار کر دیتی ہے اور رحمانی انوار سے باطن کو منور و معطر کر دیتی ہے۔

رحمتِ الہی سے لبریز

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ "مَا فِيهَا إِلَّا مَا بُتِغِيَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اس عمل کے جس کے
کرنے میں مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اخلاص و للہیت کی اہمیت کو واضح
کرتا ہے لیکن یہ جلال بھرے الفاظ ہم سب کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں۔ جس دنیا سے ہم محبت
کر رہے ہیں اور جس کے حصول میں حلال و حرام کی تمیز ختم ہوگئی ہے جس کی طلب میں
اوامر الہیہ کو فراموش کر دیا گیا ہے اور نواہی کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی وہ دنیا ملعون ہے۔

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹) جلد ۱ صفحہ ۱۰۷

قال المنذرى: رواه الطبرانی باسناد لا بأس به

کیا اس لفظ ملعون سے بڑھ کر کوئی ایسا لفظ ہے جو اس کی قباحت کو ظاہر کرے۔
اللہ کے پیارے حبیب امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں اگر اس دنیا اور
متاع دنیا کا ایمان والوں کیلئے کوئی فائدہ ہوتا تو آپ ہرگز یہ لفظ استعمال نہ فرماتے اس لفظ کا
استعمال بتاتا ہے کہ دنیا اس قابل نہیں کہ اہل ایمان اسے منہ لگائیں اہل ایمان تو ذات الہی
کے طلب گار ہوا کرتے ہیں۔ خالق و مالک کی رضا کو چاہنے والے اور اس کی مرضی پر قربان
ہونے والے ہیں انہیں محبت ہے تو ہر اس چیز سے جس سے ان کا خالق و مالک راضی ہو جائے
اور اس کا پیار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوید رضا عطا کر دے۔

ہاں اللہ ذوالجلال والا کرام کو وہی کام پسند ہے جو اس کیلئے ہو بندہ مومن کو اپنے تمام
احوال اپنے افعال و کردار کو درست کرنا چاہئے۔ اسکے معاملات اس کا کاروبار اسکی عادات اسکا
برتاؤ اسکی محبتیں اسکی چاہتیں اس کی نفرتیں اسکی ناپسندیدگیاں یہ سب کچھ اللہ الواحد کیلئے ہونا
چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ.

۶۵ صفحہ	جلد ۱	صحیح	الترغیب والترہیب قال المحقق:
۱۳۷ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۵۶۳)	صحیح مسلم
۴۴۷ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۰۹۷)	مصابیح السنن
۶۲۷ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۴۷۳۱)	جامع الاصول مفصلاً
۴۰۰ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۷۷۱۷)	مجمع الزوائد
۴۹۵ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۸۱۴)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
۶۱۷ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۹۰۲)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
۴۸۵ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۱۴۳)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال المحقق:
۳۵۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۳۵۹)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ (صرف) تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے۔



اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں کسی کے برگزیدہ ہونے کا معیار اس کی جسمانی ساخت نہیں کہ جس کا جسم عمدہ ہے جو خوش شکل ہے یا جس کی رنگت چمکدار ہے یا جس کے اعضا مناسب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب و محبوب وہ ہے جس کا دل اچھا ہے جو نیت صالح رکھتا ہے اس کا اٹھنا اسکا بیٹھنا اس کا چلنا پھرنا اس کی عبادات اسکے معاملات اس کا لین دین سب اخلاص پر مبنی ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے حسین ہوئے ہیں اور کوئی زمانہ حسینوں سے خالی نہیں بڑے بڑے زور آور اور طاقت والے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسی بنا پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی محبوب ہے جو اچھے دل والا ہے جو حسن نیت کی سعادت سے لبریز ہے۔

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۶۵۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۲۸
تحفۃ الاشراف	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۶
فتح الباری	جلد ۱۰	صفحہ ۴۸۳
اتحاف السادة المتقين	جلد ۸	صفحہ ۴۴۹

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَىٰ أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلَىٰ صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ.

اللہ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیا ت کو دیکھتا ہے۔

کسی کے ظاہری اعمال چاہے جتنے بھی اچھے ہوں جب تک اخلاص نہ ہوگا ان ظاہری اعمال کی کوئی حیثیت نہیں۔ روح کے بغیر جسم مردہ ہوا کرتا ہے لوگ اس جسم کو قبرستان چھوڑ آتے ہیں اور جس عمل میں حسن نیت نہ ہو وہ عمل بے جان ہے اس کا ٹھکانا کچھ اور ہوگا اللہ کی رضا کی جگہ جنت اس کا ٹھکانہ نہیں۔

اے اہل ایمان! آئیے اپنے اعمال کے ساتھ اپنی نیت بھی درست کریں ظاہر کے ساتھ باطن کو اجلا بنالیں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ہمارے باطن کو دیکھتا ہے۔

آج ظاہر بیماری کا شکار ہو جائے جسم کو کوئی مرض لگ جائے ہم فوراً ڈاکٹر یا طبیب سے رجوع کرتے ہیں جو ہمارا علاج کرتا ہے دوائی تجویز کرتا ہے پر ہیز بتاتا ہے ہم اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں شفا مل جائے اور اسکی ہدایات کو نظر انداز نہیں کرتے کہ کہیں مرض طویل نہ ہو جائے اور وبال جان نہ بن جائے۔

اسی طرح ہماری روح ہمارا قلب بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے لیکن صد افسوس کہ ہمیں اسکی بیماری کا احساس تک نہیں ہوتا اور نہ اسکے علاج و معالجہ کی فکر ہوتی ہے ہاں جیسے جسم کے علاج کیلئے طبیب موجود ہیں اسی طرح قلب و روح کے علاج کیلئے بھی اطباء موجود ہیں ہمیں ان کی طرف رجوع کرنا چاہئے انکی ہدایات پر عمل کرنا چاہئے جو نسخہ بتائیں اس پر عمل کرنا چاہئے اور جس

چیز سے پرہیز بتائیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت کی بنا پر بیماری طویل ہو جائے اور خطرناک صورت اختیار کر جائے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح کی موت واقع ہو جائے اور بد نصیبی کی اتاہ گہرائیوں میں چلے جائیں۔ آئیے اس خطرناک صورت سے پہلے سنبھل جائیں اور قلب و روح کو درست کرنے کی فکر کریں کیونکہ ہمارا خالق و مالک ظاہر کو نہیں قلب کو دیکھتا ہے اس کے ہاں وہی اچھا ہے جس قلب و روح اچھے ہیں۔



اللہ تعالیٰ کا محبوب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَحَالَه فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَارْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَحَافِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بَانَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

صحیح مسلم

جلد ۲ صفحہ ۳۱۷

جلد ۲ صفحہ ۱۵۶

جلد ۵ صفحہ ۱۳۹

جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۴

جلد ۹ صفحہ ۱۶۴

جلد ۳ صفحہ ۴۰۰

جلد ۱۱ صفحہ ۷۶

جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۶

جلد ۱۴ صفحہ ۳۱

جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۷

رقم الحدیث (۱۰۶۰۸)

اسنادہ صحیح

رقم الحدیث (۲۵۶۷)

رقم الحدیث (۵۰۰۶)

رقم الحدیث (۹۲۶۲)

اسنادہ صحیح

رقم الحدیث (۱۵۲۷)

رقم الحدیث (۶۸۲۷)

رقم الحدیث (۷۳۷۲)

رقم الحدیث (۱۴۶۵۳)

مسند الامام احمد

قال احمد محمد شاكر:

صحیح مسلم

مشكاة المصابيح

مسند الامام احمد

قال حمزه احمد الزين:

تاريخ بغداد

تاريخ بغداد

تاريخ بغداد

تاريخ بغداد

تحفة الاشراف

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے ایک بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتہ اس کے انتظار میں مقرر فرما دیا۔ جب اس آدمی کا اس فرشتہ کے قریب سے گزر رہا تو فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟

تو اس نے جواباً کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

فرشتے نے پھر پوچھا؟ کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جسے تو مکمل کرنا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: ایسی کوئی وجہ نہیں۔ میرے اس سے ملنے کا سبب سوائے اس کے کچھ نہیں

کہ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

تب اس فرشتہ نے کہا: میں آپ کی طرف اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور یہ

پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کرتا ہے جیسے آپ اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لئے محبت

-☆-

کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بے شمار لیکن اس آدمی کی قسمت پر قربان جائیں جس

سے خود اللہ محبت کرتا ہے۔

اللہ اس سے محبت کرتا ہے جس کی ہر نیک کام میں نیت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے بلکہ اگر

وہ کسی سے ملنے کے لئے بھی جاتا ہے تو اس ملاقات میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلم بھائی کو یہی سوچ عطا

فرمائے اور اس کی نیتوں کا قبلہ اللہ تعالیٰ اپنی رضا بنائے۔



حشر و نشر نیتوں پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۳۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۶)	جلد ۹	صفحہ ۱۰۱
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۴)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۶۵
قال المحقق:	صحیح		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۷	صفحہ ۲۹۶



ترجمة الحديث:

بیشک قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

۵۸۳ صفحہ	جلد ۹	اتحاف السادة المتقين
۹ صفحہ	جلد ۱۰	اتحاف السادة المتقين
۵۲۵ صفحہ	جلد ۴	سنن ابن ماجہ رقم الحديث (۲۲۳۰)
		قال محمود محمد محمود: الحديث صحيح
۳۷۷ صفحہ	جلد ۳	صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحديث (۳۲۲۷)
		قال الالبانی: صحيح
۱۹۶ صفحہ	جلد ۲	تحفة الاشراف رقم الحديث (۲۳۰۶)
۳۲۵ صفحہ	جلد ۸	جامع الاصول رقم الحديث (۷۹۵۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۳۰)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۳۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۰۶۶)	جلد ۹	صفحہ ۱۰۱
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۰
اتحاف السادة المتقين		جلد ۱	صفحہ ۳۰۹
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۱۶۳، ۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۴۰۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۹۵۷)	جلد ۸	صفحہ ۳۴۵

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

اے مسلم بھائی!

کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے حُسنِ نیت کے سبب قیامت کے دن ظِلِّ الہی کے سایہ کے مزے لے رہے ہوں اور ہم نیت نیک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کی گرفت میں ہوں۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا بِجَاهِ مَنْ بَعَثْتَهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ہر کام میں نیت خالص کرنے والے اور اللہ کی رضا تلاش کرنے والے کتنے فیروز بخت

ہیں۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشَ "الْكَعْبَةِ فَإِذَا كَانُوا بِيَدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ
وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ
أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.

صحیح البخاری رقم الحدیث (۲۱۱۸) جلد ۲ صفحہ ۶۳۰

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۸۸۴) جلد ۵ صفحہ ۴۰۴

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۴۶۱۹) جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۶

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح



ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرنے کیلئے نکلے گا جب وہ بیدار (چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو اس کے اول و آخر (تمام شرکاء) کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۳۳۲)		جلد ۵	صفحہ ۵۵۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۲
قال المحقق:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۷۹۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۸۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۸۷۴)	جلد ۵	صفحہ ۲۱۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۷۲۰)	جلد ۲	صفحہ ۸۳۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۸۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۵	صفحہ ۱۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۸۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۶۸۸۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۶۱
فتح الباری	رقم الحدیث (۲۱۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۸

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کی
یا رسول اللہ! اس لشکر کے اول و آخر (سب کو) کیسے زمین میں دھنسا یا جائے گا حالانکہ
ان میں وہ لوگ بھی ہوں گے جنہیں جبراً لایا جائے گا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا:

ان کے اول و آخر (سب کو) زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن انہیں
انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک آنے والے تمام
واقعات کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ انہیں مشاہدات میں سے ایک وقوعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ سے کر دیا۔

ایک لشکر کعبہ مکرمہ پر حملہ کی خاطر نکلے گا۔ یہ برے ارادہ سے نکلنے والا لشکر جب ایک
چٹیل میدان میں پہنچے گا تو لشکر کے تمام شرکاء کوزمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سوچا یہ بری نیت سے نکلنے والا لشکر جس کے اول
و آخر سب کوزمین میں دھنسا دیا جائے گا پورے کا پورا لشکر اتنا بد نصیب نہیں ہو سکتا کہ کعبہ مکرمہ
کو منہدم کرنے نکل کھڑا ہو۔ یقیناً اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جنہیں ان کی مرضی کے
خلاف شامل کیا جائے گا وہ جبر کے ہاتھوں مجبور ہو کر نکلے ہوں گے ان کا جرم اتنا بڑا نہیں جتنا اس
لشکر کو ترتیب دینے والوں کا ہے اس پر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر دی
یا رسول اللہ! سب کو کیونکر زمین میں دھنسا یا جائے گا جبکہ ان کا جرم ایک جیسا نہیں؟ اس پر حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں دھنسا یا تو سارے لشکر کو جائے گا لیکن قیامت کے دن ان کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

ایک آدمی کو کسی غلط کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس کی نیت وہ کام کرنے کی نہیں بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ڈر بھی رہا ہے تو یاد رکھیے یہ نیت اس کی رائیگاں نہیں جائے گی بلکہ اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

کعبہ مشرفہ کو منہدم کرنے کیلئے نکلنا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا کوئی کافر ہی کر سکتا ہے بلکہ وہ بد نصیب کر سکتا ہے جو کفر میں بھی حدود کو پھلانگ گیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ اپنے ساتھ جبراً کسی مسلم کو لے جاتا ہے اس صحبت کا اثر اسی مسلم پر تو ہوا کہ ظاہراً جو سزا کافر کو ملی وہی ایک مسلم کو بھی ملی۔ زمین میں اگر کافر دھنسائے گئے تو ان کے ساتھ صحبت بد کی وجہ سے مسلم بھی دھنسا دیئے گئے لیکن ایک مسلم کی نیت اسے دائمی وابدی عذاب سے بچالے گی۔ یہ دائمی عذاب سے بچنا نیت کی وجہ سے ہے۔ جنکی نیتیں صحیح ہیں اگرچہ بظاہر ان سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اس کام کی سزا کے بعد آخر نیت کی وجہ سے چھٹکارا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

ظِلِّ الْإِلَهِيِّ فِي

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَيْنَ الْمُتَجَابُّونَ بِجَلَالِي أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي .

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے جلال و عظمت کی وجہ سے ایک

صحیح مسلم		جلد	صفحہ
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۳۰)	جلد ۷	صفحہ ۷۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۵۲)	جلد ۹	صفحہ ۶۰۱
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۱۰۶۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۳
اتحاف السادة المتقين		جلد ۶	صفحہ ۱۷۵
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۶۵۵)	جلد ۹	صفحہ ۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۸
الموطا امام مالک		جلد ۲	صفحہ ۷۲۵

دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایہ میں بٹھاؤں گا آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔

-☆-

آج ہر آدمی کسی نہ کسی سے محبت کرتا ہے۔ ہر سینہ میں کسی نہ کسی کی چاہت کا چراغ فروزاں ہے۔

کاش!

مسلم بھائی محبت کرنے سے پہلے نیت کو صحیح کر لے اگر نیت صرف اللہ کی رضا ہو تو وہ مسلم بھائی چلتا پھرتا جنتی ہے اور قیامت کے دن اس کی عزت قابل دید ہوگی۔

نفسی نفسی کا عالم، رشتہ داریاں اور تعلقات منقطع ہونے کا وقت، شدت تپش اور غضب الہی الامان الحفیظ، ان ہولناک گھڑیوں میں اللہ کا ایک محبت بھرا ارشاد اہل محشر کے کانوں سے ٹکرائے گا۔

أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي

میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ اس ارشاد گرامی میں کتنی مٹھاس ہوگی، کتنا کیف و سرور ہوگا، کتنی چاشنی اور کتنا مزہ ہوگا ان لوگوں کے لئے جو کسی سے محبت کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لیتے ہیں۔

اے اللہ!

ہمیں بھی ان خوش نصیب افراد میں کر دے جو کوئی بھی نیک عمل کریں حتیٰ کہ کسی سے محبت بھی کریں تو ان کی نیت تیری رضا اور خوشنودی ہو۔

عذاب الہی سے محفوظ

ابدی انعامات سے سرور

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا - إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا - إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا
قَمْطَرِيرًا فَوَقَّهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ نَصْرَةً وَسُرُورًا.

اور وہ خوش نصیب جو کھانا کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین و یتیم اور اسیر کو اور وہ
کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ کوئی اجر چاہتے ہیں اور نہ چاہتے
ہیں کہ تم ہمارا شکر یہ ادا کرو۔ ہم اپنے رب سے ڈرتے ہیں اس دن کیلئے جو بڑا ترش اور سخت
ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بچالے گا انہیں اس دن کے شر سے اور انہیں چہروں کی تازگی اور دلوں کا سرور
عطا فرمائے گا۔

اس رنگ برنگی دنیا میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ چکے ہیں
انکی زندگی کا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا ہے وہ رضائے الہی کے حصول میں سردھڑکی بازی لگا
دیتے ہیں یہ دنیا اس کا مال و متاع ان کے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتا وہ خالق و مالک کو پانے کیلئے
ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہوتے ہیں ان کی رگوں میں جذبہ ایثار پوری تو انانائی سے موجزن

ہوتا ہے انکی فکر و سوچ کا محور ذات باری تعالیٰ ہوا کرتی ہے۔

جن افراد کا اللہ تعالیٰ تذکرہ فرما رہا ہے وہ وہی ہیں جن کے اندر مادہ اخلاص موجود ہے اللہ کے دیے ہوئے رزق سے اگر کسی کو دیتے ہیں تو ظاہری نام و نمود سے کوسوں دور ہوتے ہیں یہ دنیاوی شہرت ان کیلئے وجہ سکون نہیں ہوتی بلکہ انہیں سکون و اطمینان خالق و مالک کی خوشنودی میں ملتا ہے۔ یہ سعید لوگ اگر کسی مسکین و یتیم یا کسی قیدی کو کھانے کی کوئی چیز دیتے ہیں تو یہاں بھی ان کا مطمع نظر اللہ کی رضا ہوتا ہے پھر اگر کوئی ان سے پوچھ لے کہ تم اتنا مال و دولت کیوں خرچ کر رہے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں

إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ

ہم اللہ کی رضا کیلئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔ اس اطعام طعام میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں ہم کسی لالچ میں آ کر تمہیں کھانا نہیں دے رہے ہم یہ نہیں چاہتے کہ تم اس کا کوئی معاوضہ دو ہم یہ کام بلا معاوضہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کر رہے ہیں اور نہ ہی ہماری یہ تمنا ہے کہ تم ہمارا شکر یہ ادا کرو نہیں ہرگز نہیں ہم اپنے اس کام کو تمہارے ان دو لفظوں کے عوض برباد نہیں کرنا چاہتے ہمارے جملہ امور کو نیلی چھت والا دیکھ رہا ہے وہ ہمارے دلوں کی دھڑکنوں سے واقف ہے ہم جو کچھ بھی کر رہے ہیں صرف اس امید پر کہ ہمارا اللہ ہمیں اتنا فرمادے:

اے میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں۔

ہم قیامت کی ہولنا کیوں سے ترساں ہیں اس دن کی ہبیت سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں اس دن کے غضب کا سن کر پتہ پانی ہو رہا ہے۔

ان جذبات و احساسات والے پیکر ان اخلاص کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوید ہو

فَوْقَهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ.

اللہ تعالیٰ انہیں اس دن یوم القیامت کے شر سے محفوظ فرمائے گا اس کی گرفت اس دن کی رسوائی اس دن کے عذاب سے انہیں بچالیا جائے گا۔

اے وہ روح ارجمند جو چشمہ اخلاص سے دھلی ہوئی ہے! تیرے لیے تیرے رب کا وعدہ ہے کہ قیامت کے دن اسکی ہولناکیوں سے تجھ بچالیا جائے گا اور جو قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ ہوگا وہ حقیقی سعادت سے لبریز ہوگا۔

وَلَقَهُمْ نَصْرَةٌ وَسُرُورًا.

اللہ تعالیٰ ایسے خوش بخت افراد کو چہروں کی تروتازگی اور دل کا سرور و سکون عطا فرمائے

گا۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باز مخلصین کو قیامت کے دن حسن ظاہر اور حسن باطن سے نوازے گا۔ حسن ظاہر تو یہ کہ ان کے چہرے تروتازہ ہونگے اور شادابی عیاں ہوگی شادمانی کا نور ہالہ کیے ہوئے ہوگا اور باطنی حسن یہ کہ ان کا دل اطمینان و سکون کی دولت سے لبریز ہوگا۔ ان کے قلب سے طمانینت کے سوتے پھوٹ رہے ہونگے اور رضائے الہی کا پروانہ ہاتھوں میں تھامے جنت کے مزے لے رہے ہونگے۔

یہی لوگ جب جنت جائیں گے جنت کے انعامات کو دیکھ کر ان کے چہروں کی شادابی دوبالا ہو جائے گی ان کے حسن سے حسن کو خیرات مل رہی ہوگی اور ان کا باطن انوار سے لبریز مہکتا و شگفتہ ہوگا۔

اخلاص وللہیت کے بارے میں یہ چند کلمات پیش خدمت ہیں اللہ ذوالجلال والا کرام ہم سب بھائیوں کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے اور جو بھی کام کریں اللہ تعالیٰ وہ کام ہمیں اپنی رضا کی خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! ہم سب کو نفس و شیطان کے شر سے محفوظ فرما۔ ہمارے سیرت و کردار کو ریا کاری اور بناوٹ کے زخموں سے محفوظ فرما اور زندگی کے روز و شب شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کرنے کی سعادت عطا فرما۔

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا
وَالْحَقِّي بِالصَّالِحِينَ.

اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسُكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتُ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي

اللَّهُمَّ شَرِّفْنِي بِاتِّبَاعِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَىٰ وَرَسُولِكَ الْمُرْتَضَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

اللَّهُمَّ كُنْ لِي وَلِيًّا مُرْشِدًا فِي جَمِيعِ أَحْوَالِي وَاجْعَلْ سِرِّي أَحْسَنَ
وَأَزْكَى وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْحَقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِي مِنَ
الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ إِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ.

اللَّهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِي بِالْعُلُومِ الدُّنْيِيَّةِ وَأَمْلَأْ قَلْبِي بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيَّةِ
وَأَسْعِدْنِي بِخِدْمَةِ دِينِكَ الْحَنِيفِ

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبُرْكََةِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى وَبِبُرْكََةِ نَبِيِّكَ

الْمُرْتَضَى

صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِيلِ وَالطَّرْفِ الْكَحِيلِ
وَالْحَدِّ الْأَسِيلِ وَعَلَى آلِهِ بُدُورِ الدُّجَى وَأَصْحَابِهِ نُجُومِ الْهُدَى وَمَنْ تَبِعَهُمْ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ.

محمد كريم سلطاني

23.2.2001

اسلام



جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلا سوال ہے

أَخْبَرَنِي عَنِ الْإِسْلَامِ

مجھے بتائیے اسلام کیا ہے؟

اس کے جواب میں حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارکان اسلام کا

ذکر فرمایا۔ الفاظ مبارکہ یہ ہیں:

الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ

الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا.

اسلام یہ ہے کہ

۱۔ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور

حضور محمد (مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -) اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ تو نماز کو ظاہری و باطنی حقوق سے ادا کرے۔

۳۔ تو زکوٰۃ ادا کرے۔

۴۔ تو رمضان المبارک کے روزے رکھے۔

۵۔ تو حج بیت اللہ کرے اگر تجھ میں حج کی استطاعت ہے۔

انہیں پانچ چیزوں کو ارکان اسلام کہتے ہیں۔ اسلام کی دیدہ زیب عمارت انہیں ارکان

پر قائم ہے اگر کوئی بدنصیب ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کر دے تو اس کا اسلام قائم نہیں رہے گا۔

بناءً اسلام:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۷۵
قال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷
قال الالبانی: صحیح			
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی: صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
سنن النسائی			
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۶)	جلد ۸	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی: صحیح			
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۳
		جلد ۱	صفحہ ۵۲۶

صفحہ ۱۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۶)	شرح السنۃ للبغوی
		هذا حدیث صحیح متفق علی صحته	قال البغوی:
صفحہ ۳۰۸	جلد ۲	رقم الحدیث (۷۰۳)	مسند الحمیدی
صفحہ ۲۳۸	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	المعجم الکبیر للطبرانی
صفحہ ۵۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۰)	شعب الایمان للبیہقی
صفحہ ۲۸۸	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	شعب الایمان للبیہقی
صفحہ ۲۲۸	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۹۷۲)	شعب الایمان للبیہقی
صفحہ ۶۲	جلد ۳		حلیۃ الاولیاء
صفحہ ۳۳۰	جلد ۵	رقم الحدیث (۶۶۸۲)	تحفۃ الاشراف
صفحہ ۲۲۰	جلد ۵	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	تحفۃ الاشراف
صفحہ ۲۱	جلد ۶	رقم الحدیث (۷۴۲۹)	تحفۃ الاشراف
صفحہ ۱۷	جلد ۳		الکامل (لابن عدی)
صفحہ ۱۵۹	جلد ۵		الکامل (لابن عدی)
صفحہ ۱۵۹	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۰۸)	صحیح ابن خزیمہ
صفحہ ۲۰۳	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۷۹۸)	مسند الامام احمد
		اسنادہ منقطع	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۳۲۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۰۱۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۲۹۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر بنائی گئی ہے۔

۱۔ اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں

حضور محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔

۲۔ نماز کو حقوق سے ادا کرنا۔

۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔

۴۔ حج کرنا۔

۵۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

عمارت جن ستونوں پر قائم ہو، جن بنیادوں پر استوار ہو وہ ستوں، وہ بنیادیں اس عمارت کیلئے بہت اہم ہیں۔ اگر وہ ستوں، وہ بنیادیں نہ رہیں تو عمارت کا وجود باقی نہیں رہ سکتا۔

حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - معلم انسانیت بن کر آئے اور آپ نے انہیں بالکل صحیح و سیدھا راستہ بتایا اور جس خوش نصیب نے آپ کی غلامی اختیار کی اسے راہ جنت پر رواں کر دیا اور مسلسل اس کی نگرانی فرمائی اور ان چیزوں سے بھی اسے آگاہ کیا جو اسے صراط مستقیم سے منحرف کر سکتی ہیں۔

درج بالا پانچ چیزوں کو ارکان اسلام قرار دے کر حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اپنی امت پر یہ بات عیاں کر دی کہ ان پانچوں ارکان کی حفاظت کرنا اور کسی رکن کے

بارے میں غفلت اختیار نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ غفلت کے سبب کسی بنیاد میں کمزوری صرف بنیاد کے نقصان تک ہی محدود نہ ہوگی بلکہ اس کا نقصان پوری عمارت کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یاد رکھیے کسی ستون کے گرنے کے سبب پوری عمارت ہی ز میں بوس ہو سکتی ہے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ

اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ! میرے دل کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں ثابت

رکھنا۔



عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -
 قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ :
 بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ ! شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَآتِئَا زَكَاةً وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ .

صحیح البخاری	رقم الحديث (٨)	جلد ١	صفحہ ٢٨
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (١٥٨)	جلد ١	صفحہ ٣٤٣
قال شعيب الارنؤوط : اساده صحیح علی شرط الشيخین - صحیح مسلم	رقم الحديث (١٦)	جلد ١	صفحہ ٤٢
السنن الکبریٰ	رقم الحديث (١٦٤٥)	جلد ١	صفحہ ٥٢٦
شرح السنن للبلغوی قال المحقق :	رقم الحديث (٦)	جلد ١	صفحہ ١٤
ارواء الغلیل	رقم الحديث (٤٨١)	جلد ٣	صفحہ ٢٢٨
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحديث (٣٠٩)	جلد ١	صفحہ ١٥٩
المسند الحمیدی	رقم الحديث (٤٠٣)	جلد ٢	صفحہ ٣٠٨
سنن الترمذی قال الترمذی :	رقم الحديث (٢٦١٨)	جلد ٣	صفحہ ٢٤٥
	هذا حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۷
قال المحقق:	صحیح		
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۰۹
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۱۳۵۱۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۱۲
مصانح السنہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰
قال الالبانی:	متفق علیہ		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۱۱
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۵۰)		جلد ۱	صفحہ ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۷۹
قال المحققون الثلاثة:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۷۳۷)		جلد ۱	صفحہ ۴۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۳	صفحہ ۶۲

- ۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
- ۲۔ صلاۃ قائم کرنا۔
- ۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔
- ۴۔ حج کرنا۔
- ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

-☆-

اِقْرَارُ الشَّهَادَتَيْنِ:

کسی کے مسلم ہونے کیلئے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ اللہ کی وحدانیت کی گواہی دے اور حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کی بھی گواہی دے۔ زبان سے اقرار کرے کہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

یہ اقرار اسلام کا بنیادی رکن ہے جس نے اقرار کر لیا وہ مسلم کہلائے گا اور جو اقرار نہ کرے اسے ہرگز مسلم نہیں کہیں گے۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں

إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُونَ؟ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بِنِيَّ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ جہاد نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے: بیشک اسلام کی بناء پانچ چیزوں پر ہے گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں صلاۃ قائم کرنا زکاۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

-☆-

اس روایت میں صرف اللہ کی الوہیت کی گواہی دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کی گواہی کے ضمن میں حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی بھی آ جاتی ہے کیونکہ اللہ الواحد کی الوہیت کا کس ذات نے درس دیا؟ اور کس ذات نے انسان کو شرک کی دلدل سے نکالا؟ وہ حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی اللہ کی الوہیت کی گواہی میں ہی آ جاتی ہے۔

یہ الفاظ بھی مروی ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ أَنْ يُوحَّدَ اللَّهُ ، وَأَقَامِ الصَّلَاةَ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةَ وَصِيَامِ رَمَضَانَ
وَالْحَجِّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

جلد ۱ صفحہ ۷۲

رقم الحدیث (۱۶)

صحیح مسلم

جلد ۴ صفحہ ۴۰۳

رقم الحدیث (۴۷۹۸)

مسند الامام احمد

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ کو وحدہ لا شریک ماننا، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے ہی میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

-☆-

توحید و رسالت کا اقرار یہی وہ بنیاد ہے جس کی بنا پر کسی کے مسلم ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے اور جو شہادتین کا اقرار کرتا ہے وہ بلاشبہ مسلم ہے تا وقتیکہ وہ ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کر دے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاذُ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مَعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مَعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مَعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذَا يَتَكَلَّمُوا فَأَخْبِرْ بِهَا مَعَاذُ عِنْدَ مَوْتِهِ تَائِبًا.

جلد ۱ صفحہ ۱۵

مشکوٰۃ المصابیح رقم الحدیث (۲۵)

قال الخطيب التبريزي: متفق عليه

جلد ۱ صفحہ ۶۷

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۲۸)

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچاوے پر تھے کہ حضرت معاذ آپ کے ردیف تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو انہوں نے عرض کی

لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ

(یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میں حاضر ہوں)

حضور نے فرمایا: یا معاذ! انہوں نے عرض کی

لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ

(یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میں حاضر ہوں)

فتح الباری	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
شرح السنۃ البغوی	رقم الحدیث (۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۹۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۲۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۰
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا معاذ! انہوں نے عرض کی

لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ (ایسا تین مرتبہ ہوا)

(یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں یا رسول اللہ میں حاضر ہوں)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی صدق دل سے گواہی دے کہ اللہ

کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور بیشک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے نار (آگ) پر حرام کر دے گا۔

حضرت معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دوں؟ حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہنے دو کیونکہ لوگ پھر اس پر بھروسہ کریں گے۔

حضرت معاذ نے وقت وفات یہ حدیث پاک بیان کی گنہگار ہونے سے ڈرتے انہیں

معلوم تھا کہ علم چھپانا بھی گناہ ہے۔

وَإِقَامِ الصَّلَاةِ :

صلاة اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ ان ارکان میں سے ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان

عمارت قائم ہے۔

عمارت چاہے جس شان و شوکت کی ہو اس کا انحصار اسکی بنیاد پر ہے اگر بنیاد کمزور

ہو جائے تو عمارت کا قائم و دائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسلام کا قصر رفیع جن ستونوں پر ایستادہ

ہے ان میں سے ایک صلاة ہے تو جس نے صلاة کو ضائع کر دیا تو گویا اس نے اپنے اسلام کو

ضائع کر دیا اور جس نے اس صلاة کو قائم رکھا اس نے اپنے دین و ایمان کو قائم رکھا۔

قرآن پاک اور احادیث مقدسہ میں صلاة کے ساتھ اقامتہ کا لفظ آیا ہے تو آئیے اس

لفظ پر غور کریں۔

علامہ سمین حلبی لکھتے ہیں:

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ أَي يُدَاوِمُونَ عَلَى فِعْلِهَا وَيُحَافِظُونَ عَلَيْهَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ
يُؤَدُّونَهَا مُقَوِّمَةً الْأَرْكَانِ وَالسُّنَنِ غَيْرَ مُخْلِينَ بِشَيْءٍ مِنْهَا مِنْ أَقَامَ الْأَمْرَ إِذَا آتَى
بِهِ عَلَى أَكْمَلِ هَيْئَاتِهِ ۱

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ کا معنی ہے وہ صلاۃ کی ادائیگی پر مداومت اور اس پر محافظت کرتے

ہیں۔

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے صلاۃ کے ارکان اور اسکی سنتوں میں کسی
قسم کی کوتاہی کیے بغیر انتہائی درست طریقے سے ادا کرتے ہیں اور یہ ”أَقَامَ الْأَمْرَ“ سے ماخوذ
ہے یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام مکمل ہیئت سے کرے۔

صلاۃ (نماز) دین کا ستون ہے اور جو بد نصیب صلاۃ کی فرضیت کا منکر ہو کر اسے ترک
کرتا ہے وہ اپنے اسلام کی عمارت کو منہدم کرتا ہے اور بلاشبہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج
ہو جاتا ہے۔

(۱) عمدۃ الحفاظ ۳/۳۱۳ عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۳ء



عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرَكُ الصَّلَاةِ.

صفحة ۱۲۳	جلد ۱	رقم الحديث (۸۲)	صحیح مسلم
صفحة ۲۳۲	جلد ۱	رقم الحديث (۷۹۵)	الترغيب والترهيب قال المحقق:
صفحة ۳۶۶	جلد ۱	رقم الحديث (۵۶۳)	صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحديث (۵۶۳) قال الالباني:
صفحة ۱۳	جلد ۲	رقم الحديث (۱۰۷۸)	سنن ابن ماجه (۱) قال محمود محمد محمود:
صفحة ۲۸۴	جلد ۲	رقم الحديث (۱۰۷۸)	سنن ابن ماجه (۲) قال بشار عواد معروف: اسناده صحیح
صفحة ۳۱۹	جلد ۱	رقم الحديث (۱۰۸۷)	صحیح سنن ابن ماجه قال الالباني:
صفحة ۶۳۱	جلد ۲	رقم الحديث (۲۶۷۸)	سنن ابی داؤد
صفحة ۱۴۰	جلد ۳	رقم الحديث (۲۶۷۸)	صحیح سنن ابی داؤد
صفحة ۱۷۹	جلد ۲	رقم الحديث (۳۴۷)	شرح سنن (للبنغوی) قال البنغوی:
			هذا حدیث صحیح

۲۰ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۹۱۹)	مسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۹۲ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۵۱۲۱)	مسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۷۸۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۲۶۹)	مسند الدر امی قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح
۳۳ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۰۴۴۳)	مصنف ابن ابی شیبہ
۵۱۱ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۴۹۷)	السنن الکبریٰ للبیہقی قال البيهقي: رواه المسلم في الصحيح
۳۱۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح
۲۸۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۶۲۷)	سنن الترمذی
۴۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۱۸)	صحیح سنن الترمذی قال الالبانی:
۲۸۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۶۲۹)	سنن الترمذی قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح
۴۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۲۰)	صحیح سنن الترمذی قال الالبانی:
۶۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۷۳)	مسند ابی عوانہ
۴۵۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۹۵۳)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی قال المحقق: رجاله رجال الصحيح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اور شرک و کفر کے درمیان ترکِ صلاۃ ہی ہے۔

جس نے جان بوجھ کر صلاۃ کی فرضیت کا انکار کر کے صلاۃ کو ترک کر دیا وہ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہے اور کافرین و مشرکین کی زمرہ میں شامل ہے۔

إِيتَاءِ الزَّكَاةِ :

زکاۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک ہے اور جو مرد مومن زکاۃ ادا کرتا ہے اس کا بقیہ مال طیب و طاہر ہو جاتا ہے۔

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۷۴۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۴۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۰۴
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	رقم الحدیث (۱۷۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۱
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
المسند الجامع (?)	رقم الحدیث (۲۱۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۹



عَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَجُلٌ " يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ آدَى
الرُّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَنْ آدَى
زَكَاةَ مَالِهِ. فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ شَرُّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نے (بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۱۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۸۲
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۷۴۳)		جلد ۱	صفحہ ۲۵۷
قال الالبانی:	حسن لغيره		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۲۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۲
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجه		
وقال الذہبی:	علی شرط مسلم		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۳۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال البیہقی:	رواه الطبرانی فی الاوسط و اسناده حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۵۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱



میں) عرض کی یا رسول اللہ! جو آدمی اپنے مال کی زکاۃ ادا کرتا ہے آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دی تو اس سے اس کے مال کا شر چلا گیا۔

-☆-

جس آدمی کے پاس ایسا مال ہے جو شر میں لپٹا ہے تو بھلا ایسے مال سے خیر کی توقع کہاں؟ یہ مال اس کے لیئے وبال جان بن جائے گا۔ شر سے شر پھوٹتا ہے ایسا مال یقیناً انسان کو بے راہ رو کر دے گا اس سے اسکی عبادت و بندگی کا کیف چھین لے گا اس کے عجز کا مادہ ختم کر دے گا۔ اگر اسی مال سے شر کو ختم کر دیا جائے تو وہی مال سراپا خیر و برکت ہوگا اس مال کی برکت سے مال والے پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہوگا اور اسے بندگی کا کیف ملے گا۔ مال سے شر کس وقت ختم ہوتا ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح ارشاد فرمادیا جس نے زکاۃ ادا کر دی تو اس کے مال کا شر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو خوش دلی سے زکاۃ ادا کرنے کی سعادت بخشے بلکہ جملہ ارکانِ اسلام کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

حَجَّ الْبَيْتِ:

حج ارکانِ اسلام میں سے ہے یہ اجتماعی عبادت ہے۔ دنیا بھر کے مسلمین ایک جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار کرتے ہیں۔ جہاں یہ اللہ عزوجل کی عظمت و بزرگی کا اظہار ہے اسکی تقدیس و تجید کا اقرار ہے وہاں یہ مسلمین کی اجتماعیت کا بھی عملی مظاہرہ ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ» لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٦٣١)	جلد ٢	صفحة ١٠٤
قال المحقق:	حسن		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٠٩٦)	جلد ٢	صفحة ٢
قال الالباني:	صحيح		
سنن ابن ماجه (١)	رقم الحديث (٢٨٨٨)	جلد ٣	صفحة ٢٠٩
قال المحقق:	متفق عليه		
سنن ابن ماجه (٢)	رقم الحديث (٢٨٨٨)	جلد ٣	صفحة ٣٩٦
قال المحقق:	اسناده صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٩٣١)	جلد ٣	صفحة ٦
قال الالباني:	صحيح		
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (٣٦٩٥)	جلد ٩	صفحة ٨
قال المحقق:	اسناده صحيح		

صفحہ ۹	جلد ۹	رقم الحدیث (۳۶۹۶) اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	صحیح ابن حبان قال المحقق:
صفحہ ۵۲۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۷۷۳)	صحیح البخاری
صفحہ ۱۵۶	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	صحیح مسلم
صفحہ ۱۱۲	جلد ۵		سنن النسائی
صفحہ ۲۳۸	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۶۲۱) صحیح	صحیح سنن النسائی قال الالبانی:
صفحہ ۱۱۳	جلد ۵		سنن النسائی
صفحہ ۲۳۸	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۶۲۲) صحیح	صحیح سنن النسائی قال الالبانی:
صفحہ ۳۱۸		رقم الحدیث (۲۴۲۳)	ابوداود الطیالسی
صفحہ ۴۳۹	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۰۰۲)	المسنند الحمیدی
صفحہ ۱۱۲۹	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۸۳۶) اسنادہ صحیح	مسند الدارمی قال المحقق:
صفحہ ۶	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۸۴۲) هذا حدیث متفق علی الصحیح	شرح السنۃ للبغوی قال البغوی:
صفحہ ۲۸۱		رقم الحدیث (۶۵)	الموطا لمام مالک
صفحہ ۴۲۸	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲) رواه البخاری فی الصحیح	سنن الکبریٰ للبیہقی قال البیہقی:
صفحہ ۳	جلد ۵	رقم الحدیث (۸۷۵۸)	المصنف لعبدالرزاق

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور اسکی جزا جنت ہے۔

-☆-

جسے نجات ابدی مل جائے جو جنت کا سزاوار ٹھہرے اور اللہ کریم اس سے راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔ یہ سب کچھ حج کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے مقدر میں حج بیت اللہ کرے۔

ابن یعلیٰ الموصلی قال المحقق:	رقم الحدیث (۶۶۵۷) اسنادہ صحیح	جلد ۱۲ صفحہ ۱۱
ابن یعلیٰ الموصلی قال المحقق:	رقم الحدیث (۶۶۶۰) اسنادہ صحیح	جلد ۱۲ صفحہ ۱۴
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۴۳)	جلد ۹ صفحہ ۳۹۰
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۳۳۶۸)	جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۷
سنن الترمذی قال الترمذی:	رقم الحدیث (۹۳۴) هذا حدیث حسن صحیح	جلد ۲ صفحہ ۲۷۴
صحیح سنن الترمذی قال الالبانی:	رقم الحدیث (۹۳۳) صحیح	جلد ۱ صفحہ ۴۷۸

صَوْمِ رَمَضَانَ

أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

صحیح ابن حبان (مختصرًا) / رقم الحدیث (۳۴۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۸
قال المحقق:		اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
مسند الامام احمد	جلد ۹	صفحہ ۴۹۸
قال حمزه احمد الزین:		اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد	جلد ۹	صفحہ ۳۹۶
قال حمزه احمد الزین:		اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد	جلد ۹	صفحہ ۱۶۳
قال حمزه احمد الزین:		اسنادہ صحیح
مسند الداری	جلد ۲	صفحہ ۱۱۴
قال المحقق:		اسنادہ صحیح
السنن الکبریٰ للبیہقی (مختصرًا) / رقم الحدیث (۸۵۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۱
قال البيهقي:		رواه البخاری فی الصحیح
الترغیب والترہیب	جلد ۲	صفحہ ۱۸
قال المحقق:		رقم الحدیث (۱۴۵۱) صحیح

۵۸۲ صفحہ	جلد ۱	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۹۲)	قال الالبانی: صحیح
۱۵۶ صفحہ	جلد ۴	سنن النسائی	
۱۱۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
۱۵۷ صفحہ	جلد ۴	سنن النسائی	
۱۱۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۰۲)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
۳۳۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	سنن ابی داود
۳۷۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۷۲)	صحیح سنن ابی داود
		صحیح	قال الالبانی:
۵۶۶ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	صحیح البخاری
۱۹۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۷۶۰)	صحیح مسلم
۱۵۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۸۳)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
۳۶۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۸۳)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
۳۰۷ صفحہ	جلد ۲	سنن ابن ماجہ (۱) (مختصر) / رقم الحدیث (۱۶۳۱)	قال المحقق:
		الحدیث صحیح	

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے لیلة القدر میں قیام کیا ایمان کی حالت میں اور حصول ثواب کیلئے تو اسکے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

رمضان المبارک میں روزے رکھنا ارکانِ اسلام سے ہے اور جو خوش نصیب حالت ایمان میں اور اجر و ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے تو اس کی زندگی کی پچھلی ساری تقصیریں معاف کر دی جاتی ہے۔ زندگی کے تمام گناہ ملیا میٹ کر دیے جاتے ہیں اور ایسے خوش نصیب کو گناہوں سے پاک و صاف کر دیا جاتا ہے۔

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۶۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۶۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل (مختصرًا)	رقم الحدیث (۹۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۴
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ - إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيَّ أَمْ سَعِيدٌ "فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ! إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ" فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ" فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۳۶)	جلد ۳	صفحو ۱۱۷۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۴۳)	جلد ۵	صفحو ۲۰۱
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۵۴۲۱)	جلد ۷	صفحو ۶۹۱
قال المحقق:	رواء مسلم فی الصحیح		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۷)	جلد ۱	صفحو ۲۰۶
قال المحقق:	رواء مسلم فی الصحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے یہ حدیث بیان فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلنے والا ہر کلمہ حق اور سچ ہے۔ آپ کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق شدہ ہیں۔

بیشک تم میں سے ہر ایک کا مادہ ترکیب دیا جاتا ہے اس کی ماں کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی صورت میں پھر اسی طرح (چالیس روز) حلقہ کی صورت میں ہوتا ہے پھر اسی طرح (چالیس روز) مضغہ کی صورت میں ہوتا ہے پھر اس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے۔ پس اس فرشتہ کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتہ لکھتا ہے اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل اور اس کا نیک بخت اور بد بخت ہونا۔

قسم ہے اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں یقیناً تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ تو فرشتے کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے۔

تو وہ اہل نار جیسے عمل کرتا ہے تو وہ آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔

اور یقیناً تم میں سے کوئی اہل نار کے عمل جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور آگ کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ اہل جنت کے عمل جیسے عمل کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں رحم مادر میں تخلیق انسان کے مختلف ادوار کی نشان دہی فرمائی ہے۔

قرآن کریم میں اس طرح مذکور ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبُعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِّنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُّخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقَرِّفِي الْأَرْحَامَ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

اے لوگو! اگر تمہیں حیاة بعد الموت (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے) میں شک ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر نطفہ سے پھر علقہ سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو شکل والی بھی ہوتی اور بے شکل بھی (یہ اس لیے بتایا کہ) کہ ہم تمہارے سامنے حقائق واضح کر دیں اور ہم جس نطفے کو چاہتے ہیں ایک مقررہ مدت تک رحم مادر میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَا نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا
الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۚ

اور یقیناً ہم نے انسان کو سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ سے پیدا فرمایا پھر ہم نے اسے نطفہ بنایا قرار مکین میں پھر ہم نے نطفہ کو علقہ بنایا پھر علقہ کو گوشت کی بوٹی بنایا پھر ہم نے گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر اسے ایک دوسری مخلوق بنا دیا پس بڑا ہی برکت والا ہے اللہ جو احسن الخالقین ہے۔

(۱) الحج - ۵

(۲) المؤمنین ۱۲ تا ۱۳

دین حق دین اسلام نے تخلیق انسانی کے مختلف مراحل کا ذکر کیا ہے ان مراحل میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جہاں فرشتہ اللہ کے حکم سے چند چیزیں لکھتا ہے:

رزق - موت
عمل - شقی یا سعید ہونا

انسان کے مقدر میں جتنا رزق ہے وہ لکھ دیا جاتا ہے اور وہ رزق انسان کو ملنے والا ہے۔ جب ہمارا رزق اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے پہلے لکھ دیا ہے تو اس کے حصول میں اتنی زیادہ تگ و دو کہ انسان ہر چیز کو فراموش کر دے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال تک نہ رکھے کہاں کی دانشمندی ہے۔

موت کا ایک وقت ہے وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے اس میں تقدیم و تاخیر نہیں۔ موت ایک اہل حقیقت ہے جس سے مفر نہیں اس لیے اس وقت کے آنے سے پہلے دار آخرت سے متعلق تیاری کرنی چاہیے ہر وہ کام کرنا چاہیے جو آخرت میں فائدہ دے قیامت کی ہولناکیوں سے بچائے اور ان امور سے مجتنب رہنا چاہیے جو عذاب الہی میں گرفتار کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کیلئے کافی ہے۔

الْكَافِرُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ .

عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی کیلئے عمل کرے۔

انسان کے عمل اور اس کا سعید یا شقی ہونا لکھ دیا جاتا ہے بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ذراع کا

فاصلہ رہ جاتا ہے تو فرشتے کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل نار کا عمل کر کے آگ میں چلا جاتا ہے اور اسی طرح کوئی اہل نار کا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور آگ کے درمیان ایک ذراع (ہاتھ) کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو فرشتے کا لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جنت کا عمل کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔



ارکانِ اسلام بجالانے والے کامل و جان محفوظ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۱
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۵۰۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۲
شرح السنن للبعوی	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۷
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۰۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۶۶)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۲
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱

۱۱۵ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰) متفق علیہ	مصابیح السنہ قال المحققون:
۱۵۹ صفحہ	جلد ۲		حلیۃ الاولیاء
۳۸۷ صفحہ	جلد ۱		المستدرک للحاکم
۳۸۷ صفحہ	جلد ۱		السنن بزیل المستدرک
۶۳ صفحہ	جلد ۲۰	رقم الحدیث (۱۱۵)	المعجم الکبیر للطبرانی
۶۷ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۱۰۰۲۲)	مصنف عبدالرزاق
۸۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۷۱)	کنز العمال
۸۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۷۲)	کنز العمال
۸۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۷۳)	کنز العمال
۳۵۶ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۳۹۲۷)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث حدیث متفق علیہ	قال محمود محمد محمود:
۲۸۵ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۱۸۶)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۳۲۲ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۸۵۲۵)	مسند الامام احمد (اباھریرہ)
۷۹ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۲۹۹۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۱۵۵ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۳۲۸۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۶۹۴ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۰۸)	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
۵۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۶۴۰)	سنن ابی داؤد

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہ - بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضور محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں پس جب وہ ایسا کریں گے تو وہ بچالیں گے مجھ سے اپنی جانیں مگر بحق الاسلام اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

-☆-

یہاں پر بھی اسی حکمت کے پیش نظر صرف نماز اور زکاۃ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا۔ باقی ارکان کا ذکر نماز اور زکاۃ کے ذکر میں خود بخود آ گیا اور کسی چیز کا ذکر نہ کرنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوا کرتا۔

ان گزشتہ احادیث مقدسہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اسلام کے ظاہری ارکان کو اسلام قرار دیا ہے۔ اسلام جہاں باطن کے سنوارنے کا حکم دیتا ہے

صحیح سنن ابن داؤد	رقم الحدیث (۲۶۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح متواتر		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۵۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۰
قال الالبانی:	صحیح متواتر		

وہاں وہ ظاہر کو نظر انداز نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً.

اے ایمان والو! اسلام میں پورے طریقے سے داخل ہو جاؤ۔

اللہ وحدہ لا شریک اپنے حبیب کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے طفیل ہمیں اسلام کی

مکمل تابعداری کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.



نار جہنم سے دور بہت دور

عَنْ مَعَاذٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ . قَالَ : لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ " عَلَى مَنْ يَسَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ : تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ . ثُمَّ قَالَ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ ، الصُّومِ جُنَّةً " وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةَ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا " تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ " حَتَّى بَلَغَ " جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ " ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأُمُورِ وَعَمُودِهِ وَزُرُورَةٍ سَنَامِهِ . قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَزُرُورَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ . ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَكَ ذَاكَ كُتِبَ عَلَيْكَ بَلَى ! يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! فَآخِذْ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا . فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! وَإِنَّا لَمُؤْخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ ؟ قَالَ تَكَلَّمْتَ أُمَّكَ يَا مَعَاذُ ! وَهَلْ يُكَبُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ ، إِلَّا حَصَائِدُ السِّنْتِهِمْ ؟

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: یقیناً تو نے ایک بہت بڑی بات کے بارے میں سوال کیا (سن لے) یہ (عظیم بات) آسان بھی ہے اس آدمی کیلئے جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرمادے۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٩)	جلد ١	صفحہ ١٦
مصباح السنن	رقم الحديث (٢٨)	جلد ١	صفحہ ١٢٢
مسند الجامع	رقم الحديث (١١٢٨٤)	جلد ١٥	صفحہ ٢٠٢
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٦٢٥)	جلد ٢	صفحہ ٢٨٠
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٦١٦)	جلد ٣	صفحہ ٢٢
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (٣٩٤٣)	جلد ٢	صفحہ ٣٨٢
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (٣٢٢٣)	جلد ٣	صفحہ ٣٠١
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١١٣١١)	جلد ٨	صفحہ ٣٩٩
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٩١٥)	جلد ١٦	صفحہ ١٦٤
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

نماز اپنے حقوق کے ساتھ ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو۔

رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ

بتا دوں روزہ ڈھال ہے۔

صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

آدمی کا نماز (تہجد) ادا کرنا آدھی رات گزر جانے کے بعد پھر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم - نے قرآن کریم کی تَجَافِي جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سے لے کر جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ .

(دور رہتے ہیں ان کے پہلو (اپنے) بستروں سے۔ پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے

ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے رہتے

ہیں۔ پس نہیں جانتا کوئی شخص جو نعمتیں چھپا کر رکھی گئی ہیں ان کے لئے جن سے آنکھیں ٹھنڈی

ہونگی۔ یہ صلہ ہے ان اعمالِ حسنہ کا جو وہ کیا کرتے تھے)۔

کیا تمہیں نہ بتا دو کہ رَأْسُ الْأُمْرِ کیا ہے؟

اس کا عمود (ستون) کیا ہے؟

اور اسکی ذرۃ سنام (کہاں کی بلندی) کیا ہے؟

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ضرور بتائیے۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

رَأْسُ الْأُمْرِ اسلام ہے۔

اور اس کا عمود نماز ہے۔

اور اسکی ذِرْوَةُ سَنَامِ جہاد ہے۔

حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ تمام امور کا مدار اس پر ہے؟

میں نے عرض کی یا نبی اللہ!۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ضرور بتائیے

پس حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اس کو اپنے آپ

پر بند رکھو۔

میں نے عرض کی: یا نبی اللہ!۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔) کیا ہمارا مواخذہ ہوگا اس

کلام کی وجہ سے جو ہم بولتے ہیں۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:

ثُكِّلَتْكَ أُمَّكَ يَا مَعَاذُ!

لوگوں کو آگ میں انکے چہروں کے بل یا مناخر کے بل انکی زبانوں کے کارنامے ہی

گرائیں گے۔

یہ حدیث پاک ان احادیث مقدسہ میں سے ہے جن پر مدار اسلام ہے۔ حضور جوامع

الکلم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے مختصر جملوں میں بڑی بڑی حقیقتیں بیان فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم قرآن و حدیث کی دولت نصیب فرمائے۔

حضرت معاذ بن جبل۔ رضی اللہ عنہ۔ کا سوال یہ ہے کہ

أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ



یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے۔

جنت میں داخلہ اعمال کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر موقوف ہے۔ تو اس سوال سے یہ مدعا یہ ہے کہ

یا رسول اللہ! - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایسا عمل بتائیے جو رضائے الہی کا ذریعہ بنے اور جب اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا تو اس کا فضل و کرم اپنی معیت میں جنت لے جائے گا۔

آگ سے بچنا بھی فضل الہی پر موقوف ہے۔ جہنم کا ایندھن بننے سے وہی محفوظ رہے گا جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہوگی۔ یہاں بھی عرض کا مدعا وہی ہے کہ ایسا عمل بتائیے جو رضائے الہی کے لئے زینہ کا کام دے اور جب اللہ کی رضا نصیب ہوگی تو اس کا کرم آگ سے محفوظ فرمائے گا۔

اس آگ سے مراد جہنم کی آگ ہے جو اس سے بچ گیا وہ نجات ابدی پا گیا۔

اس سے مراد وہ معنوی آگ بھی ہو سکتی ہے جو انسانی سینے میں جلتی ہے جسے حسد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ وہ واحد آگ ہے جسے انسان خود جلاتا ہے اور اس میں خود ہی جلتا ہے۔ اس حسد کی آگ سے بچ جانا بھی اللہ کا بہت بڑا انعام ہے۔

اس مناسبت سے بھی یہی عرض ہوگی یا رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ایسا عمل بتائیے جس سے میرا خالق میرا مالک راضی ہو جائے اور وہ راضی ہو گیا تو میرے سینے کو ہر قسم کی کدرو توں سے پاک کر دے گا۔ حسد کی آگ سے بھی سینہ محفوظ رہے گا اور جس کا سینہ دنیا میں حسد کی آگ سے محفوظ رہے گا اللہ اس کے پورے جسم کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

حضور رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا
 اے معاذ! تم نے بہت عظیم بات کے بارے میں سوال کیا
 واقعی انسان کا اس عالم رنگ و بو میں جہاں نفس اور شیطان انسان کے دشمن ہیں وہ اس
 کی قبائے ایمان کو تارتا کرنا چاہتے ہیں اور کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ایسی
 کیفیت میں اپنے ایمان کو بچا کر، کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس فانی جہاں سے باقی جہاں کی
 طرف نکل جانا بہت بڑی بات ہے۔

جہاں قدم قدم پر ایمان کے ڈاکو موجود ہوں جہاں دشمن دوستی کا لباس پہن کر آئیں
 بیگانے یگانگت کا روپ دھار کر آئیں جہاں شکر میں زہر ملا کر پیش کیا جائے وہاں بیچ نکلنا ناممکن
 ہے۔

ہاں جس کا اللہ محافظ ہو اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ جس سے اس کا رؤف و رحیم رب
 راضی ہو اسے کون مار سکتا ہے۔ اسی لئے حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد
 فرمایا: جس کے لئے اللہ آسان فرمادے اس کے لئے یہ عظیم بات بھی آسان ہے۔

حضور فداہ ابی وامی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے نجات کے لئے پانچ چیزوں کا ذکر
 فرمایا: تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ

شُرک:

کسی کو واجب الوجود، مستقل بالذات اور غیر محتاج جان کر اسکی تعظیم کرنا یا اس کا حکم بجا
 لانا عبادت کہلاتا ہے اور اللہ کے علاوہ کسی اور کو واجب الوجود، مستقل بالذات یا غیر محتاج جان

کر اس کی تعظیم یا اس کا حکم ماننا شرک کہلاتا ہے۔

اللہ رب العزت نے جسے نعمت ایمان عطا فرمائی ہے وہ تو علی الاعلان کہتا ہے کہ اللہ واجب الوجود ہے اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب ممکن ہے۔ اللہ نے اسے وجود بخشا تو وجود میں آیا اور اگر اللہ وجود عطا نہ کرتا تو کبھی بھی پردہ عدم سے باہر نہ نکلتا۔

اللہ مستقل بالذات ہے اس کے علاوہ تمام مخلوق چاہے جس بھی مرتبہ کی ہو مستقل بالذات نہیں بلکہ اس کی ذات اللہ کی ذات کی محتاج ہے۔

ایمان والا اپنے ماں باپ کی تعظیم کرتا ہے یا ان کا حکم مانتا ہے تو انہیں ماں باپ سمجھ کر

اپنے استاد اور معلم کا احترام کرتا ہے تو صرف معلم جان کر

اپنے مقتداء و رہنما کی تعظیم کرتا ہے تو صرف مقتداء رہنما مان کر

بزرگان دین اولیاء کرام کی تعظیم کرتا ہے، ان کے احکامات بجالاتا ہے تو انہیں اللہ کا

دوست سمجھ کر حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تعظیم و احترام کرتا ہے آپ کے ارشادات

پر عمل پیرا ہے بلکہ آپ کے اشارہ ابرو پر جان نچھاور کرنے کے لئے بے تاب ہے تو اللہ کا رسول،

اللہ کا حبیب، امت کا والی، رسولوں کا سرتاج، حامل لواء الحمد جان کر کرتا ہے۔ اہل ایمان ہر لمحہ

ایسا ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کو جو کچھ ملا وہ اللہ کی عطا ہے۔ ان کا وجود، انکی عطا، انکا

کرم، انکی شفقت، انکے بھرے خزانے، انکے کھلے ہاتھ یہ سب کچھ انکا اپنا نہیں بلکہ اللہ کی عطا

اور اس کا فضل ہے۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

اپنے دلوں کو ہمیشہ کے لئے تردد سے نجات کے لئے یہ حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے۔

امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک سے بری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطٌ "لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ" عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۵۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۹۸)	جلد ۷	صفحہ ۴۷۲
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۹۶)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۴۵
فتح الباری		جلد ۷	صفحہ ۳۷۷
فتح الباری		جلد ۱۱	صفحہ ۴۶۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۸۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۱
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۷۶۷)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۷۸

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - بیان فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اپنے کا شانہ اقدس سے نکلے (میدان احد پہنچے) اور شہد احد کی قبروں پر نماز جنازہ ادا فرمائی پھر واپس تشریف لا کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے ”فَرَطٌ“ ہوں (فرط اس شخص کو کہتے ہیں جو لوگوں کے آگے جا کر ان کے دانہ چارہ، کھانے، پانی کا انتظام کرتا ہے) اور میں تم پر شہید ہوں (شہید اس ذات کو کہتے ہیں جس کے علم سے کوئی چیز غائب نہیں ہو)

شرح السنن للبغوی	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۱
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحۃ		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۷ (مختصراً)
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۵۰)	جلد ۴	صفحہ ۶۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۹۵۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۷۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۴۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۳۳)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۶۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۳۲۰۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اور بے شک، اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی چابیاں عطا کر دی گئیں۔

اور اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ تم طلب دنیا میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

-☆-

بخاری شریف کی اس حدیث پاک میں اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دو ٹوک الفاظ میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہی کہ اب میری امت شرک نہیں کرے گی۔ اس صراحت کے باوجود اللہ کے کسی بندے کی تعظیم و احترام کرنے والے کو شرک جیسے فتیح وصف سے متصف کرنا خود رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ارشادات مبارکہ کا انکار کرنا ہے۔ اس لئے کسی کلمہ گو کے بارے میں ایسا تصور بھی نہیں کرنا چاہئے۔

بندہ مومن ہمیشہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اس کی پیشانی پر اللہ کی عبادت کے انوار چمکتے ہیں اور اسی کے احکامات پر سر تسلیم خم کرتا ہے۔

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - کو دوسرا حکم نماز قائم کرنے کا دیا ہے۔

قائم کرنے کا معنی حقوق کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

إِقَامَةُ الشَّيْءِ تَوْفِيَةً حَقِّهِ..... (المفردات للاصفهانی)

اس لئے نماز کو تمام ظاہری اور باطنی حقوق کے ساتھ ادا کرنا چاہئے اس کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: زکوٰۃ ادا کرنے سے مال طیب و طاہر ہو جاتا ہے وہ انسان بڑا ہی مقدر والا

ہے جسے طیب و طاہر رزق نصیب ہو۔

پھر رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے

اور بیت اللہ کے حج کا حکم بھی ارشاد فرمایا:

ان پانچ ارکان اسلام کے علاوہ حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے چند

اور چیزوں کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا:

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابِ الْخَيْرِ

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے خیر کو گھر سے تشبیہ دی ہے۔ انسان کو حقیقی سکون

اپنے گھر میں ملتا ہے کام کاج سے تھک کر حصول راحت کے لئے گھر ہی کی راہ لی جاتی ہے۔ گھر

میں وہ چیزیں ہوتی ہیں جو مقصود ہوا کرتی ہیں باہر انسان جتنا عمل کرتا ہے وہ اس مقصود کے لئے

ہی ہے۔

بندہ مومن کا گھر خیر ہے اسے راحت و سکون خیر میں ملتا ہے۔

شر سے اسے نفرت ہوتی ہے اور شر ہی اسکے سکون و اطمینان کو غارت کر دیتا ہے۔ نبی

کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس گھر کے دروازوں کا ذکر کیا۔ گھر بڑا عمدہ ہو لیکن اس میں

داخل ہونے کا راستہ ہی نہ ہو تو اس گھر کا کیا فائدہ۔

زیر نظر حدیث پاک میں تین دروازوں کا ذکر ہوا:

۱- روزہ ۲- صدقہ ۳- نماز تہجد

الصَّوْمُ جُنَّةٌ

روزہ ڈھال ہے۔

دوران جہاد ڈھال انسان کو دشمن کے وار سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس رزمگاہ حیات میں بندہ مومن کی ساری زندگی جہاد سے عبارت ہے۔ شیطان اس کا ازلی وابدی دشمن ہر وقت اس سے نعمت ایمان چھین لینے کے لئے تیار ہے۔ بندہ مومن کے پاس ڈھال ہوگی تو شیطان کا ہر وار خطا جائے گا۔ جب شیطان کا اس پر زور نہ چلے گا تو اس کی قیمتی متاع، ایمان محفوظ رہے گی۔

جو انسان سیر شکم ہو شیطان اس سے بغلگیر ہوتا ہے اور جو بھوکا ہو شیطان اس سے بھاگتا ہے۔ روزہ رکھنے سے انسانی قلب وقلب میں شیطان کا عمل دخل ختم ہو جاتا ہے اور یہ روزہ ایسی مضبوط ڈھال ہے اس کے ہوتے ہوئے شیطان نزدیک نہیں آسکتا۔ روزہ دار جب قیامت کو اٹھے گا تو یہی روزہ اس کے لئے آتش جہنم سے ڈھال بن جائے گا اور روز قیامت آتش دوزخ سے بچ جانے والا نجات پا جائے گا۔

الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ:

عصیاں اور نافرمانی کے سبب انسان کے لئے جو آگ جلائی جاتی ہے صدقہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جیسے آگ کے الاو پر پانی ڈال دیا جائے تو وہ پانی اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ آگ بجھانے کے لئے پانی آگ کی مقدار سے زیادہ چاہئے اسی طرح صدقہ بھی اتنی مقدار کا چاہئے جس سے اس کے گناہوں کی آگ ختم ہو جائے۔ انسان انسان کے لئے جہاں خیر ہے وہاں کبھی وہ اس کے لئے منبع شر بھی بن جاتا ہے۔ جہاں شر ہو وہاں عداوت کی آگ بھڑکتی ہے۔ صدقہ دینے سے اللہ انسانوں کے سینوں میں عداوت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔

جب عداوت کی آگ ختم ہو جاتی ہے تو اسی صدقے کے سبب لوگوں کے دلوں میں اس

کے لئے محبت کے جذبات موجزن ہوتے ہیں اور زبان و دل سے اس کے لئے دعائیں نکلتی ہیں، صدقہ و خیرات کرنے والا اللہ اور اسکی مخلوق کا محبوب ٹھہرتا ہے۔

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ

آدھی رات گزر جانے کے بعد صلاۃ التہجد

نماز تہجد اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے اسکی توفیق ہر ایک کو نہیں ملا کرتی بلکہ یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جس سے اللہ اور اس کا رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - راضی ہوں۔

صلاۃ التہجد کا ذکر کرتے ہوئے حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے قرآن کریم کے ایک حصہ کی تلاوت فرمائی:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

دور رہتے ہیں ان کے پہلو اپنے بستروں سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اور ان نعمتوں میں سے جو ہم نے ان کو دی ہیں خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی شخص جو (نعمتیں) چھپا کر رکھی گئی ہیں ان کے لئے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ صلہ ہے ان (اعمالِ حسنہ) کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اہل ایمان کی ایک صفت یہ بھی ہے جب دوسرے لوگ اپنے نرم و گداز بستروں پر محو استراحت ہوتے ہیں، گہری اور میٹھی نیند کے مزے لوٹتے ہیں تو یہ دردِ محبت کے مارے اپنے پہلوؤں کو اپنے بستروں سے دور رکھتے ہیں۔ اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہو کر کبھی اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں، کبھی اس کی بارگاہِ اقدس میں جبینِ نیاز جھکاتے ہیں کبھی دعا کیلئے دامن

پھیلاتے ہیں اور اپنے کریم و رحیم پروردگار سے اس کے فضل و کرم کی بھیک مانگتے ہیں۔ ان کے دعا کرنے اور مانگنے کا انداز بھی نرالا ہے۔ ساری رات اس کے ذکر میں گزر گئی لیکن پھر بھی اپنی کوتاہیوں کا احساس بے چین کر رہا ہے اور اسکی بے نیازی کا تصور کر کے دل کانپ رہا ہے۔

لیکن اس کی بے نیازی اور اپنی کوتاہیوں کے شدید احساس کے باوجود مایوس نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے فضل و کرم پر تکیہ کئے ہوئے دامن پھیلا رہے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کا رب بڑا رحیم و کریم ہے جو شخص اس کے حضور دست سوال پھیلاتا ہے اس کی شان کریمی اسے خالی نہیں کرتی بیم ورجا کی اس کشمکش میں وہ اپنے شب و روز گزارتے ہیں۔

جس خوش نصیب کو صلاۃ التہجد کی توفیق، صدقہ و خیرات اور روزہ کی سعادت مل جائے

اسے خیر کے تینوں دروازے مل گئے وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

اس کے بعد حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے تین اور چیزوں کا ذکر

فرمایا:

رَأْسُ الْأَمْرِ

راس الامر۔ اسلام کو قرار دیا۔

سر سلامت ہے تو جسم بھی سلامت ہے۔ اگر سر ہی سلامت نہیں تو جسم مردہ ہے۔ یہ

ساری بہاریں اسلام کے دم قدم سے ہیں اسلام ہے تو باقی اشیاء کا وجود بھی ہے اسلام نہیں تو کسی چیز کی کوئی حقیقت نہیں۔

عمود

عمود ستون کو کہتے ہیں اور نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا۔

اگر نماز نہیں تو اسلام کی عمارت کا ستون نہیں اور جس عمارت کا ستون نہ ہو اس کا کیا حشر ہوتا ہے سب اسے بہتر جانتے ہیں۔

ذِرْوَةُ سَنَامٍ

کوہان کی بلندی جہاد کو قرار دیا ہے۔

پھر حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے حضرت معاذ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں کہ ان سب کا مدار اس پر ہے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے زبان مبارک پکڑ کر فرمایا اس کو اپنے آپ پر بند کر لے کیونکہ لوگوں کو انکے چہرے کے بل آگ میں انکی زبانوں کے کارنامے گرائیں گے۔

جو اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے سلامت رہتا ہے اور جس کی زبان ہر وقت چلتی رہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ ناحق باتیں کرنے لگے چغلی اور غیبت اسکا شیوہ بن جائے اور یہ چیزیں انسان کی نیکیوں کو برباد کر دیتی ہیں بلکہ زبان کا بے جا استعمال انسان کو نیک اور صالح لوگوں کی فہرست سے خارج کر دیتا ہے۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ
خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ
اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ
أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَيَاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (۲۳۲۷)	جلد ۳	صفحة ۱۳۱۲
صحیح البخاری	رقم الحديث (۱۳۹۶)	جلد ۱	صفحة ۲۲۷
سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۵۸۴)	جلد ۱	صفحة ۲۹۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۱۵۸۴)	جلد ۱	صفحة ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحديث (۱۷۸۳)	جلد ۲	صفحة ۳۷۹
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		



سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۱
قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح			
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۱
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷۵
قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۵۵۷)	جلد ۵	صفحہ ۴۷۳
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۸
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۱
سنن النسائی		جلد ۵	صفحہ ۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۳۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۳	صفحہ ۱۱۴
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۵
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح والحدیث متفق علیہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۵
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - کو جب یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا بیشک سرزمین یمن میں تمہاری ملاقات اہل کتاب کی ایک قوم سے ہوگی۔ جب تم ان کے پاس پہنچو تو انہیں دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور (حضور) محمد (مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -) اللہ کے رسول ہیں اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں یہ گواہی دے دیں تو انہیں بتاؤ

اللہ نے تم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں اور نماز پڑھنا شروع کر دیں تو انہیں بتاؤ اللہ نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو تمہارے اصحاب

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحدیث (۲۲۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۵۱۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۵
مسند الجامع	رقم الحدیث (۵۹۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۵۴
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۲۲۰۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۲۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ثروت سے لی جائے گی اور تمہارے ہی فقراء میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اگر وہ تیسری یہ بات بھی مان لیں اور زکوٰۃ دینے پر تیار ہو جائیں تو یاد رکھنا (زکوٰۃ لیتے وقت چھانٹ چھانٹ کر) انکے نفیس اور عمدہ اموال نہ لینا اور مظلوم کی دعائے قہر سے بچتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ۹ ہجری یا ۱۰ ہجری کو حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - کو گورنر بنا کر سرزمین یمن بھیجا اس وقت تقریباً دین مکمل ہو چکا تھا۔ ارکان اسلام کی فرضیت کا حکم نازل ہو چکا تھا۔

لیکن یہاں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - کو شہادتین کے بعد صرف نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ روزہ اور حج بیت اللہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

اس وقت حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - حضرت معاذ بن جبل کو ارکان اسلام کی تعلیم نہیں دے رہے تھے۔ یہ تعلیم تو حضرت معاذ بن جبل - رضی اللہ عنہ - تو بہت پہلے حاصل کر چکے تھے یہاں صرف انداز تبلیغ سکھایا جا رہا تھا اور دین اسلام کی ترویج کی تعلیم دی جا رہی تھی۔

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دیجئے حکمت اور مواعظِ حسنہ سے۔

مسند ارشاد پر بیٹھنے والے کو چاہئے کہ اسلام اس طرح پیش کرے کہ لوگ گرویدہ ہو جائیں یوں نہ پیش کرے کہ لوگ اس دین حنیف سے متنفر ہو جائیں سچی بات یہ ہے کہ حضور

نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا انداز تبلیغ اتنا سہل اور دلکش تھا جو بھی سلیم الطبع آتا گر ویدہ ہو جاتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کے اندر اتنی دلکشی اور چاشنی ہے، جو خوش نصیب ان دو ارکان کو خوش دلی سے ادا کرتا ہے تو بقیہ ارکان کی طرف خود بخود دل مائل ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی ترغیب و ترہیب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے والے فرزند ان اسلام پورا سال ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں اور رمضان المبارک کی آمد پر انہیں عید سے کم خوشی نہیں ہوتی بلکہ انتہائی ذوق و شوق سے سحری و افطاری کا انتظام انکی اندرونی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

اور یہی لوگ حج بیت اللہ کے لئے یوں بے تاب ہوتے ہیں کہ ساری عمر تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرتے رہتے ہیں جب اتنی رقم جمع ہو جائے جس سے حج ادا کیا جاسکے تو بڑی خوشی و مسرت سے اس فریضہ سے سبکدوش ہونے کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ روانگی کے وقت انکی آنکھوں کی چمک دیدنی ہوا کرتی ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے ان کی درخواست منظور نہ ہو تو وہ مرغ بسکل کی طرح تڑپتے ہیں اور پورا سال روتے روتے گزرتا ہے اور اس نا منظوری کو اپنے کسی جرم کی سزا قرار دیکر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ سے معافیاں مانگتے ہیں اور جب تک اس نور بھرے سفر پر روانہ نہ ہو جائیں انہیں کسی کروٹ چین نصیب نہیں ہوتا۔

تو گویا حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے یہاں صرف نماز اور زکوٰۃ کا ذکر فرما کر پورے ارکان اسلام کا ذکر فرما دیا۔

قرآن کریم میں بھی اسی چیز کو مد نظر رکھ کر فرمایا گیا:



وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ.

اور انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ وہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لئے
دین کو باطل سے کٹ کر اور حق کی طرف مائل ہو کر اور وہ قائم کریں نماز اور ادا کریں زکاۃ اور یہی
دین ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ.

پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کو پورے حقوق سے ادا کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمہارے
دینی بھائی ہیں۔

ان دونوں آیات کریمہ میں بھی صرف نماز اور زکاۃ کا حکم ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ
باقی روزہ اور حج ارکان ہی نہیں بلکہ ان دو کو ان کی اہمیت کے پیش نظر ذکر کیا گیا اور جو ان دو کا
گرویدہ ہو گیا تو تمام ارکان اسلام کا پابند ہو جائے گا۔

دخول جنت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ :

أَتَى أَعْرَابِيَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتَهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ.

قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ عَنْهُ فَلَمَّا وُلِّي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

صحيح البخارى	رقم الحديث (١٣٩٤)	جلدا	صفحة ٢١٦
صحيح مسلم	رقم الحديث (١٣)	جلدا	صفحة ٤١
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١١٠٩)	جلدا	صفحة ٥٨٥
قال المحقق:	صحيح		
صحيح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٤٢٨)	جلدا	صفحة ٢٥٩
قال الالبانى:	صحيح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٣)	جلدا	صفحة ١١
قال محمد بن عبد الله:	متفق عليه		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک اعرابی حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے درخواست کی (یا رسول اللہ) مجھے ایسا عمل بتائیے کہ میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کیجئے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیے، صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) قائم کیجئے، زکوٰۃ ادا کیجئے اور رمضان المبارک کے روزے رکھیے اس اعرابی نے (اس فرمان مبارک کو سن کر) کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ ان چیزوں میں اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔

جب وہ اس مجلس سے واپس چلا گیا تو حضور نبی اکرم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر مسرور ہونا چاہے اسے چاہئے کہ اس آدمی کو دیکھ لے۔

مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
اتحاف السادة المتقين		جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۳۷۴
قال ابی نعیم:	صحیح متفق علیہ		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
دلائل النبوة		جلد ۳	صفحہ ۲۶۶

سبحان اللہ! وہ کتنا حسین دور تھا جب حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بنفس نفیس تشریف فرما ہوتے اور اپنے رخ انور کی تابانیوں سے اہل ایمان کے ایمانوں کی آبیاری فرماتے۔

لوگ بھی بڑے خوش نصیب تھے خالی جھولیاں لے کر آتے اور بھری جھولیاں لیکر واپس پلٹتے۔ روز و شب اور شام و سحر یہی سلسلہ ہوتا نہ سوالیوں کی قطاریں تھمتیں اور نہ قاسم انعامات الہیہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے خزانوں میں کمی آتی۔

زیر نظر حدیث پاک میں حاضری دینے والا دیہاتی کتنے اعلیٰ ذوق کا مالک تھا اسے فکر تھی تو فکر آخرت، اسے آرزو تھی تو آرزوئے جنت، نہ دنیا، نہ دنیا کے ساز و سامان کی طلب ہے اس مقام کی جو مقام اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی رضا کا مقام ہے جہاں اہل ایمان کو جلوہ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نصیب ہوگا اور اسی جلوہ کے طفیل دیدار الہی بھی نصیب ہوگا۔ اس اعرابی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارکان اسلام کی پابندی کا حکم دیا۔ اس وقت تک حج فرض نہ ہوا تھا۔ اس لئے آپ نے حج کا ذکر نہ فرمایا۔

کتنا سچا جذبہ ہے ایسے جذبے پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے۔ سب سے مشکل کام کسی کی بات کو ماننا ہوا کرتا ہے۔

اس دیہاتی صحابی - رضی اللہ عنہ - نے اس مشکل کام کو بھی حضور فداہ اَبی وَاُمّی - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - کی نظر عنایت سے بالکل آسان بنا دیا اس حسین اور پاکیزہ جذبہ کی جو قدر خود حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے کی وہ آپ کے مبارک کلمات



سے عیاں ہے۔

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا.

جو کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے اسے چاہئے کہ وہ اس چلتے پھرتے جنتی کو دیکھ لے۔

سبحان اللہ! حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ رحمت کس درجہ وسیع ہے

کہ اپنے متبعین کو جنت کی بہاروں میں دیکھ رہے ہیں اور جنتی ہونے کا اعلان بھی فرما رہے ہیں۔

-☆-



عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ " مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرِ الرَّأْسِ،
 نَسَمِعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا، فَأِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
 فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ فَقَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ: وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ
 : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ: فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ
 وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَيَّ هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ.

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٢)	جلد ١	صفحة ١٢
قال محمد بن عبد الله:	متفق عليه		
مصابيح السنن	رقم الحديث (١٣)	جلد ١	صفحة ١١٦
قال المحققون:	متفق عليه		
صحیح مسلم	رقم الحديث (١١)	جلد ١	صفحة ٦٨
سنن ابی داود	رقم الحديث (٣٩١)	جلد ١	صفحة ١٦٠

ترجمة الحديث:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: اہل نجد کا ایک آدمی حضور رسول اللہ

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۱	صفحہ ۲۲۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۵۶
الدرالمشور		جلد ۱	صفحہ ۲۹۳
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۲
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرطہما			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۶۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۳
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرطہما			
المؤطا امام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۵۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے اور جو کچھ وہ کہہ رہا تھا ہم اسے سمجھ نہیں رہے تھے یہاں تک کہ وہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے قریب ہوا۔ تب پتہ چلا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔

پس حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دن اور رات میں پانچ نمازیں

اس نے عرض کی کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز لازم ہے؟

اس پر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا

نہیں مگر یہ کہ تو خوش دلی سے (جتنے چاہے) نفل ادا کرے۔

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا

رمضان المبارک کے روزے (بھی فرض ہیں)

اس نے عرض کی کیا ان روزوں کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟ اس پر

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

نہیں مگر یہ کہ تو خوش دلی سے (جتنے چاہے) نفل روزے رکھ لے

پھر حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے زکوٰۃ کے (فرض ہونے) کا ذکر فرمایا۔ اس نے

عرض کی کیا زکوٰۃ کے علاوہ مجھ پر کوئی اور مال دینا فرض ہے

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو خوش دلی سے (جتنا مال

چاہے) اللہ کے راستہ میں مال خرچ کرتا رہے۔



اس حدیث کے راوی حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا اور کہتا جا رہا تھا اللہ کی قسم! میں ان چیزوں میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ کمی پس حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اس پر ارشاد فرمایا: اگر یہ آدمی اپنے قول میں سچا ہے تو فلاح پا جائے گا۔

-☆-

اس حدیث کا اور سابقہ حدیث پاک کا تقریباً ایک ہی مضمون ہے لیکن حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے جوابات مختلف ہیں۔

پہلی حدیث پاک میں اس سوال کرنے والے کو صریح جنتی فرمایا اور اس حدیث پاک میں اس علاقہ نجد سے آنے والے کے بارے میں فرمایا: اگر یہ اپنے قول میں سچا ہے تو فلاح پائے گا۔

حقیقی بات تو یہ ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ نبوت دلوں کے بھیدوں اور مخفی اسرار کو بہتر جانتی ہے اور یقیناً آپ نے دلی کیفیات کا مشاہدہ فرما کر الگ الگ جواب مرحمت فرمایا۔

ایمان اور اسلام
سے متعلق
چند احادیث مبارکہ





عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبِعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ. حَدِيثٌ "صَحِيحٌ" رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو محمد عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات تابع نہ ہو جائیں ان احکامات کے جو میں لے کر آیا ہوں۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ذیشان نہایت اہم ہے اگر اسے کل الاسلام کہہ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٦٤)	جلد ١	صفحة ١٦٩
قال الالباني:	اسناده حسن وصحة الحاكم		
فتح الباري		جلد ١٣	صفحة ٢٨٩
تاريخ بغداد		جلد ٣	صفحة ٣٦٩

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی

”تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات تابع نہ ہو جائیں اس شریعت کے جو میں لے کر آیا ہوں۔“

یہ ارشاد گرامی کتنا فکر انگیز ہے ایمان اسی کا ہے جو اپنی خواہشات حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشادات کے تابع کر لیا کرتا ہے اور کامل الایمان وہی ہے جو اپنی مرضی ختم کر کے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقے اور سنت پر چلے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

(اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم!) آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ کو حاکم نہ تسلیم کریں ان جھگڑوں میں جو ان کے درمیان پھوٹ پڑیں۔ پھر جو آپ فیصلہ فرمادیں اس سے اپنے نفسوں میں تنگی نہ پائیں اور تسلیم کریں (آپ کا فیصلہ) دل و جان سے۔

اس آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کو نہایت موثر اور موکد طریقے سے بیان کیا گیا ہے اور جو لوگ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کریں ان کے ایمان کی نفی کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس فرمان کو قسم سے ذکر فرماتا ہے۔ فلا وربک کے الفاظ قسم کے ساتھ جلالت شان کو واضح کر رہے ہیں۔

اے میرے حبیب! آپ کے رب کی قسم! یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نظر انداز کرنے والا اطاعتِ رسول کو غیر اہم سمجھنے والا ایمان سے محروم ہے اسے کسی بھی کام سے پہلے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا انکاری ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ محروم ایمان دار آخرت میں جنت میں ہرگز نہ جاسکے گا بلکہ غضب والی جگہ جہنم کا ایندھن بنے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ
الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۖ

نہ کسی مومن مرد کو اور نہ کسی مومن عورت کو یہ حق ہے کہ جب فیصلہ فرمائے اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو اپنے اس امر میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اسکے رسول کی تو وہ بہت واضح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو کسی مومن کیلئے اس فیصلہ کو کالعدم قرار دینے کا کوئی اختیار نہیں اور اسی طرح ایسی کسی تاویل کی گنجائش بھی نہیں جو فیصلہ کی روح کو ختم کر دے۔ مومن صادق الایمان اللہ اور اسکے رسول کے فیصلوں کو کمی و بیشی کے بغیر تسلیم کیا کرتا ہے۔ اپنی خواہشات، اپنی ترغیبات و ترجیحات اپنے ذاتی اور خاندانی فوائد کو قربان کر دیا کرتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فیصلوں پر اپنی خواہشات قربان کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا اسے خزانہ غیب سے وہ کچھ ملتا ہے جس کا دوسرا آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔

انسان کی کتنی بد نصیبی ہوگی کہ وہ اپنے مفادات کی خاطر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین کو پس پشت ڈال دے۔ دین حق دین اسلام کامل و مکمل دین ہے اب کسی ادارہ کو، کسی منصب افتاء یا منصب قضا پر بیٹھنے والے کو یہ اختیار ہرگز نہیں کہ وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات و ارشادات کو نظر انداز کرتا پھرے اور وقتی مصلحت و عارضی منفعت کی خاطر اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو در خود اعتناء نہ سمجھتا پھرے۔

اس فرمان الہی کے فوراً بعد وَمَنْ يَعِصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا کے لفظ برائے قابل غور ہیں۔ یعنی جس معاملہ میں جس امر میں اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصل فرمادیں اس فیصلہ کے بعد پھر کوئی انکے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہو تو وہ ضلّ (گمراہ ہوا) وہ شریعت کا راستہ ہی گم کر بیٹھا جبکہ ضلّالاً بَعِيدًا ایسا گم کردہ راہ ہوا کہ اس گمراہی میں دور بہت دور نکل گیا جو دور بہت دور نکل جائے اس کا واپس پلٹنا مشکل ہوا کرتا ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلوں کو چھوڑنے والا اور انکے خلاف اپنی خواہشات پر عمل کرنے والا رب کی ہدایت سے اتنا دور ہے کہ اس کی واپسی بظاہر مشکل نظر آ رہی ہے اور راہِ حق، راہِ نجات سے اتنا دور جا چکا ہے کہ اس کا واپس آنا بڑا دشوار ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَكْرِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهِ بِمَنْكَ وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ.

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس درجہ حکم ہے کہ اگر کوئی آدمی صلاۃ (نماز) ادا

کر رہا ہو اور اس کی صلاۃ کے دوران حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں تو اس پر واجب ہے کہ صلاۃ کو وہیں چھوڑ کر بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جائے اور آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ، اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ثُمَّ قَالَ لِي: لَا عِلْمَنَّكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ لَا عِلْمَنَّكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي وَوُتِيَتْهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۴۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۴۹
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۴۷۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۶۴۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۲۲
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۶۴۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۷۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۵۳
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۷۰۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۸۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۶
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری			
سنن ابن ماجہ (۱) مختصراً / رقم الحدیث (۳۷۳۵)		جلد ۴	صفحہ ۲۷۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید بن المعلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

میں مسجد میں صلاۃ (نماز) ادا کر رہا تھا مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا میں فوراً حاضر نہ ہوا (بلکہ صلاۃ مکمل کرنے کے بعد حاضر ہوا) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں صلاۃ ادا کر رہا تھا (اس لئے جلدی حاضر نہ ہو سکا) تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد نہیں فرمایا:

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۷۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۷
قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح			
صحیح سنن ابن ماجہ (مختصراً)	رقم الحدیث (۳۰۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی: صحیح			
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۶۸۳۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۲۵
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۷۰)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۸
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۷۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۲۶
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
سنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۱۳۳۹۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۰۲
قال البيهقي: اخرج البخاري في صحيح			

اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحِیْیْكُمْ .

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانو جب بھی وہ تمہیں بلائے کیونکہ وہ تمہیں زندگی عطا فرماتا ہے..... الخ

غور کیجئے! اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت کو کس درجہ اجاگر کیا گیا ہے بندہ صلاۃ ادا کرتا ہے اللہ ذوالجلال کی بندگی کے مزے لے رہا ہے اس دوران حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بلائیں اسے آواز دیں اس کی طرف پیغام بھیج دیں تو اس صلاۃ ادا کرنے والے پر لازم ہے کہ صلاۃ کو وہیں چھوڑ دیں اور بارگاہ سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ جائے۔ وجہ واضح ہے کہ یہ سارا دین یہ اسلام اسکی برکات و خیرات ہمیں کس ذات اقدس و اطہر کے صدقے ملیں ہیں وہ ذات ذات خیر الوزی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ان کے قدم میمنت لزوم سے یہ قطعہ ارض پاک و طاہر ہو گیا ان کی ذات کی برکت سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے، غرضیکہ کعبۃ اللہ جو بت کدہ بنا تھا پاک و صاف ہو کر نغمہ توحید سے گونج اٹھا اب وہی ذات اگر بلائے تو ان کی بات پر لیبیک کہنا ہر فرض پر مقدم ہے۔

یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ جو آدمی صلاۃ ادا کر رہا ہو اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلائیں وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے آپ اسے کسی کام کے کرنے کا امر فرمائیں وہ یہ کام سرانجام بھی دے لے، چاہے اس عمل پر اس کا کتنا وقت صرف ہو اس کی وہ نماز باطل نہ ہوگی بلکہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے سے جہاں وہ صلاۃ چھوڑ کر آیا تھا اس سے آگے سے شروع کرے مکمل کرے۔ ملاحظہ ہو

اِخْتِصَامُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الْمُصَلِّيَ يُخَاطَبُهُ بِقَوْلِهِ :
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَلَا يُخَاطَبُ سَائِرَ النَّاسِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ إِجَابَتُهُ إِذَا دَعَاهُ
وَلَا تَبْطُلُ صَلَاتُهُ ۱

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اختصاص ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا حالت تشهد میں آپ کو ان کلمات سے خطاب کرے گا: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ (یا نبی سلام علیک) اور باقی لوگوں کو ہرگز خطاب نہیں کرے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صلاۃ ادا کرنے والا ہے تو بلائیں اس پر بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فوراً حاضری واجب ہے اور اس عمل سے اس کی صلاۃ باطل نہ ہوگی۔

اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جذبہ اسے ہی نصیب ہے جو سرتا بقدم محبت و الفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غرق ہے اور جس نے محبت کا جام ہی نہیں پیا اسے کیا خبر کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہوتی ہے اور حلاوت ایمان کیا ہے؟



عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ

أَجْمَعِينَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرطہما صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۷۵۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۲
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال محمود محمد محمود: متفق علیہ	رقم الحدیث (۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
قال بشار عواد معروف: اسنادہ صحیح صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی: صحیح	رقم الحدیث (۱۳۸۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۰۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۰۲
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے ہاں اس کے والد اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز سے محبوب ہو جاتے ہیں مال و جان سے اولاد و اطفال سے ماں باپ سے تو پھر عبادت و بندگی کا کیف نرالا ہوا کرتا ہے۔ پھر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کار بند رہنے کا مزہ کچھ اور ہوا کرتا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۸۹۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۱۵
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۸۰
المسند الجامع	رقم الحدیث (۲۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۵
شرح السنہ للبعوی	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته واخرجه مسلم		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۱

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی ملاحظہ ہو

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاءُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَآخُوتُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ
اَقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ١

(اے میرے حبیب!) فرمادیجئے اگر تمہارے آباء و اجداد، تمہاری اولاد، تمہارے
بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے کنبے اور مال جنہیں تم نے کمایا اور تجارت جس کے خسارے
کا تمہیں ڈر لگا رہتا ہے، رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب کچھ) تمہیں زیادہ
محبوب ہے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور جہاد فی سبیلہ سے تو انتظار کرو یہاں
تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا امر اور اللہ ہدایت نہیں دیتا قوم فاسقین کو۔

جو آدمی ماں باپ کو اولاد کو اپنی ازواج و تجارت و مساکن کو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب رکھتا ہے وہ خسارہ کا سودا کر رہا ہے۔ اس کے ہاں اطاعت خدا اور رسول
ثانوی حیثیت کی حامل ہیں لیکن وہ مرد مومن وہ خوش نصیب جو سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے
ناخنوں تک محبت و چاہت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہے اس کے ہاں اولیت اپنی
خواہشات و ترغیبات اپنی ترجیحات و مفادات کو نہیں بلکہ اس کے ہاں اولیت ہے تو صرف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ذیشان کو وہ محبوب رب العالمین کی سُنَن پر دل و جاں سے
قربان ہوتا ہے اور آپ کی ایک سنت مطہرہ کے احیاء میں اپنی زندگی کی قیمتی ساعتیں بلکہ جملہ
توانائیاں صرف کرنی پڑیں تو بے دریغ صرف کرتا ہے اور اس کو سامان نجات تصور کرتا ہے۔



عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

ثَلَاثٌ " مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَحُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۹۳۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۷۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۳
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۵۲۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۲۵
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح	رقم الحدیث (۱۳۳۳۰)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۷۲
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح	رقم الحدیث (۱۲۷۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۵
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			

۵۵۵ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۲۷۰۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۳۲۸ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۱۹۴۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۴۱۶ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۰۳۳)	سنن ابن ماجہ (۱)
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
۴۹۹ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۴۰۳۳)	سنن ابن ماجہ (۲)
		اسنادہ صحیح	قال بشار عواد معروف:
۴۴۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
۴۵ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۲۴)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
۱۹۴ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۸۱۳)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
		اسنادہ صحیح	قال حسین سلیم اسد:
۴۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۱)	شرح السنہ للبخاری
		هذا حدیث متفق علی صحیحہ واخرجه مسلم	قال البخاری:
۲۵۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۲۴)	المعجم الکبیر للطبرانی
۲۱۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۷۵)	مجمع الزوائد
		رواه الطبرانی فی الکبیر	قال الہیثمی:
۳۲۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۵۵)	تحفة الاشراف
۱۷۴ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۱۲)	المسند الجامع

ترجمہ الحدیث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں جس میں پائی گئیں اس نے حلاوت ایمان کو پالیا۔

اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ماسواہما سے زیادہ محبوب ہو۔

کسی انسان سے محبت کرے تو اللہ کیلئے محبت کرے۔

جس کفر سے اللہ نے اسے بچایا اس میں جانا اسے یوں ناپسند ہو جیسے وہ ناپسند کرتا ہے

کہ اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔

-☆-

ایمان کی حلاوت و چاشنی اسے ہی نصیب ہے تو ساری کائنات سے زیادہ اللہ اور اسکے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اس محبت نے اس کے دل میں یوں بسیرا کیا ہے کہ

اسے کسی اور چیز کی طرف رغبت و خواہش ہی نہیں وہ سراپا صدق اور اخلاص ہر اس چیز سے محبت

کرتا ہے جس سے اللہ اور اسکے رسول محبت کرتے ہیں۔ اس محبت کے نتیجے میں وہ اپنی ترغیبات

و خواہشات کے گلے پر چھری چلا دیتا ہے۔ اب اس کی کوئی خواہش کوئی تمنا باقی نہیں رہی بلکہ اس

کی خواہشات و ترغیبات کا مرکز و محور ذات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا کرتی ہے اور اس

ذات اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یوں فانی ہو جاتا ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم پر عمل اس کی حیا بن جاتا ہے اس کی زندگی اتباع سنت ٹھہرتی ہے پھر وہ اس عالم گیتی میں

چلتا پھرتا خاک کی نہیں ہوتا بلکہ رشک قدسیاں بن جاتا ہے اور اتباع سنت مصطفیٰ میں لبریز یہ وجود

انوار ربانیہ میں گھرا رہتا ہے اور فرشتے سلامی کیلئے ترستے ہیں۔



عَنْ أَبِي نَجِيحِ الْعَرْبَابِ بْنِ سَارِيَةَ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلْتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَتْهَا مَوْعِظَةٌ مُوَدَّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ وَإِنَّهُ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحة ۱۷۸
قال شعيب الارنؤوط: اسناده صحیح			
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۵)	جلد ۴	صفحة ۳۰۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۷۶)	جلد ۲	صفحة ۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحة ۴۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو نوح عرباض سارہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا کہ اس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! (ہمیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ) گویا یہ (دنیا کو) الوداع کہنے والے کا وعظ ہے۔ ہمیں کچھ نصیحت فرمائیے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	سندہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۹
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
قال البغوی:	هذا حدیث حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۰۷۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۲
قال المحقق:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۶۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۸
قال الالبانی:	صحیح		

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کا حکم) سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کوئی غلام تم پر امیر مقرر کر دیا جائے بے شک تم میں سے جو آدمی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا تو (اس وقت) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تم بچو (خلاف شرع) نئی باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

-☆-

تقوی اللہ:

تقوی کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ وَلَا يَفْقِدُكَ حَيْثُ أَمَرَكَ ۗ

اللہ تعالیٰ تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے منع فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ تجھے وہاں غیر حاضر نہ پائے جہاں جانے کا اس نے حکم دیا ہے۔
یہ تقوی کی تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اوامر کو بجالانا اور اس کے نواہی سے اجتناب کرنا حقیقی تقوی ہے۔ صلاۃ و صیام کا حکم دیا، زکوٰۃ و حج کو فرض قرار دیا، صدقہ و خیرات سخاوت و دریا دلی شجاعت و بہادری، عفت و عصمت، نرمی و خندہ پیشانی وغیرہ یہ سب کچھ بجالانا تقوی ہے۔ چوری و بدکاری، قتل و جادو، طعنہ زنی و عیب جوئی، چغلی و غیبت، جھوٹ اور اتہام بازی وغیرہ ان سب سے بچ جانا تقوی ہے تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی جملہ ارشاد فرما کر بہت کچھ ارشاد فرما دیا۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

الْمُتَّقِي : مَنْ سَلَكَ سَبِيلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ
الدُّنْيَا وَرَاءَ الْقَفَاوِ كَلَّفَ النَّفْسَ الْإِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَا.
متقی وہ ہے جو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مرضیہ پر
چلے دنیا کو پس پشت پھینکے اور نفس کو اخلاص و وفا کا خوگر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔
وَأَيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

اور بچو تم (خلاف شرع) باتوں سے یقیناً ہر بدعت گمراہی ہے۔

بدعت: ہر اس نئی بات کو کہیں گے جو رافع سنت ہو۔ یعنی جس کے کرنے سے سنت اٹھ
جائے وہ بدعت ہے ایسی بدعت گمراہی ہے اور جو عمل سنت کو ختم کرنے والا ہو اس کی گمراہی میں
کسی کو شک و شبہ نہیں۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الْمُرَادُ بِالْبِدْعَةِ : مَا حَدَّثَ مِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ فِي الشَّرِيعَةِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَا مَا
مَا كَانَ لَهُ أَصْلٌ " مِنَ الشَّرْعِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَلَيْسَ بِبِدْعَةٍ شَرْعاً ۲

بدعت سے مراد وہ کام ہے جو نیا پیدا شدہ ہو جس کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہ ہو جو
اس پر دال ہو۔ بہر حال وہ امر جس کی شریعت میں اصل ہو تو اس نئے کام کو شرعاً بدعت ہرگز نہ
کہیں گے۔

(۱) تفسیر کبیر للرازی

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۷

فَكُلُّ مَنْ أَحَدَثَ شَيْئًا وَنَسَبَهُ إِلَى الدِّينِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَصْلٌ مِنَ الدِّينِ
يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ وَالِدِّينُ بَرِيٌّ مِنْهُ ۱

پس جس نے بھی کوئی ایسی نئی بات نکالی اور اسکی نسبت دین کی طرف کر دی حالانکہ اس
کی دین سے کوئی اصل نہ ہو جس کی طرح اس کا رجوع کیا جاسکے تو وہ نئی بات گمراہی اور دین اس
سے بری ہے۔

حرملة بن تميمي قال سمعت الشافعي رحمه الله عليه يقول:

الْبِدْعَةُ بَدْعَتَانِ بَدْعَةٌ مَحْمُودَةٌ وَبَدْعَةٌ مَزْمُومَةٌ فَمَا وَافَقَ السُّنَّةَ
فَهُوَ مَحْمُودٌ وَمَا خَالَفَ السُّنَّةَ فَهُوَ مَذْمُومٌ ۲

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت محمودہ بدعت
مذمومہ پس جو نیا کام سنت کے موافق ہو وہ محمود ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ مذموم ہے۔

(۱) جامع العلوم والحکم ۲/۱۲۸

(۲) جامع العلوم والحکم ۲/۱۳۱ - قال الارنوط: وهو صحيح عن الامام الشافعي رحمه الله عليه



عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .

صحیح البخاری	رقم الحديث (۲۵۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۹۵۹
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۷۱۸)	جلد ۳	صفحہ ۵۵۴
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال شعيب الارنوط: اساده الشيخ على شرط الشيخين	رقم الحديث (۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
قال شعيب الارنوط: اساده الشيخ على شرط الشيخين	رقم الحديث (۲۵۹۱۱)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۱۸
قال حمزه احمد الزين: اساده صحيح	رقم الحديث (۱۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
شرح النية للبعوى قال المحقق:	رقم الحديث (۲۶۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۵
سنن ابى داود	رقم الحديث (۲۶۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۵
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۲۶۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۵
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه	جلد ۱	صفحہ ۳۳

ترجمة الحديث:

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اُمُّ عَبْدِ اللَّهِ حضرت عائشہ صدیقہ - رضی اللہ عنہا - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جس نے اس امر یعنی دین میں نئی بات نکالی جو اس دین سے نہ ہو تو وہ ردّ ہے۔

امام مسلم کی روایت ہے کہ جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر نہیں تو وہ ردّ ہے۔ دین اسلام میں ایسی نئی بات نکالنا جس کی اصل قرآن و سنت سے نہ ہو وہ کسی طور پر بھی مستحسن نہیں ہے۔ ہمارے دین کا اصل سرچشمہ وحی الہی ہے وہ وحی مَثَلُوْ (قرآن کریم ہو یا وحی غیر مَثَلُوْ (حدیث پاک) ہو جو امور قرآن و سنت سے موافقت رکھتے ہوں وہ نور علی نور ہیں لیکن

صحیح سنن ابن ماجہ	صحیح سنن ابن ماجہ	صحیح سنن ابن ماجہ	صحیح سنن ابن ماجہ
قال الالبانی:	صحیح	صحیح	صحیح سنن ابن ماجہ
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۸)	رقم الحدیث (۸۸)	صحیح سنن ابن ماجہ
قال الالبانی:	صحیح	صحیح	صحیح سنن ابن ماجہ
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۴۲۲)	رقم الحدیث (۱۴۲۲)	صحیح سنن ابن ماجہ
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۴۵۵)	رقم الحدیث (۱۷۴۵۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۵)	رقم الحدیث (۷۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۵۳۶)	رقم الحدیث (۲۰۵۳۶)	صحیح سنن ابن ماجہ
قال المحقق:	ارواء مسلم فی الصحیح	ارواء مسلم فی الصحیح	صحیح سنن ابن ماجہ

وہ امور جن کا قرآن و سنت سے تصادم ہو اور جن کے سرانجام دینے سے سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرف آتا ہو وہ امور کسی طور پر بھی مستحسن نہیں بلکہ قرآن و سنت سے متصادم ہر امر مردود ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس حقیقت کو کتنا واضح کرتا ہے:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهُ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

ترجمة الحديث:

جس (خوش نصیب) نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا اس کیلئے اس کا اجر و ثواب ہے اور ان کا اجر و ثواب بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس (بد نصیب) نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا وزر و گناہ اس پر ہوگا اور ان لوگوں کا وزر و گناہ بھی اس پر ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے اپنے وزر و گناہ میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۹۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۶۲
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الا سناد ولم یختر جاہ		
قال الذہبی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۶۲)		جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۸۳۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱



عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ - رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ " وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ " وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ " مُشْتَبِهَاتٌ " لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ " مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرعى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ إِلَّا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَىً إِلَّا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ إِلَّا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٨٢٨٣)	جلد ١٣	صفحة ١٥٢
قال حمزه احمد الزين:	اسناده حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٨٢٨٨)	جلد ١٣	صفحة ١٥٢
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٥٨٥)	جلد ٢	صفحة ٥٣٢
قال المحقق:	صحيح		
صحيح البخاري	رقم الحديث (٥٢)	جلد ١	صفحة ٢٨
صحيح مسلم	رقم الحديث (١٥٩٩)	جلد ٣	صفحة ٣٠٨

ترجمة الحديث:

حضرت ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۲۰۹)	جلد ۳	صفحہ ۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۲۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۳۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۶۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۴۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۵۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۶۲۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۱

بے شک حلال واضح ہے اور یقیناً حرام (بھی) واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے جس نے اپنے دامن کو مشتبہ امور سے بچا لیا تو اس نے اپنے دین و عزت کو سلامت رکھا اور جو شبہات میں پڑ گیا (گویا) وہ حرام میں پڑ گیا (اس کی مثال) اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے ریوڑ کو) چراگاہ کے ارد گرد چراتا ہے قریب ہے کہ وہ (ریوڑ) اس چراگاہ میں چرنے لگے۔

سن لیجئے! ہر بادشاہ نے (اپنے قانون بنا کر) باڑ لگا دی ہے (اور اپنی رعایا کیلئے حد بندی کر دی ہے) اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی حد بندی وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام قرار دی ہیں۔
سن لیجئے! جسم انسانی میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ سن لیجئے! وہ دل ہے۔

-☆-

شریعت اسلامیہ میں حلال محض بالکل واضح ہیں اور اسی طرح حرام محض بھی بالکل واضح ہیں ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کا حلال یا حرام ہونا عوام الناس کے سامنے عیاں نہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ علماء راہنہ پر بھی وہ چیزیں مشتبہ ہیں بلکہ ان پر تمام امور بالکل واضح و ظاہر ہیں جو چیزیں عوام الناس کے درمیان مشتبہ ہیں علماء راہنہ کے ہاں ایسی چیزوں میں کوئی اشتباہ نہیں بلکہ وہ واضح اور غیر مبہم ہیں ان کا حلال و حرام ہونا علماء راہنہ کے سامنے بالکل عیاں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ.

اور ہم نے نازل کیا آپ پر قرآن کریم جس میں ہر چیز کا بیان ہے یعنی اوامر و نواہی کا بیان ہے، حلال و حرام کا بیان ہے بلکہ تمام امور تکوینہ و شریعہ کا بیان ہے۔ اگر کسی پر تمام امور کا بیان واضح نہ ہو تو یہ اسکے اپنے فہم و ادراک کی کمی ہے علوم قرآنیہ میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔

صلاح قلب:

اگر قلب امراض سے سلامت ہے تو یقیناً اس میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جاگزیں ہوگی اس قلب میں خوف و خشیت الہی ہوگا جس دل میں اللہ اور رسول اللہ کی محبت ہو اور اس دل میں تقویٰ کا بسیرا ہو تو یقیناً ایسے آدمی کے اعضاء گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہیں گے محرمات کے نزدیک نہ جائیں گے قلب سلیم والا اللہ کی رحمتوں میں ہوا کرتا ہے اسے عبادت سے ذوق و شوق ہوتا ہے جب تک وہ اپنی پیشانی علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں جھکا نہیں لیتا اس وقت تک اسے چین نہیں آتا وہ ہر وقت یاد الہی کے مزے لیتا ہے اس کی زبان ذکر الہی سے تروتازہ رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا اتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ.

قیامت کے دن نہ مال و دولت فائدہ دیں گے اور نہ اولاد مگر وہ جو اللہ کی بارگاہ میں قلب سلیم لیکر آیا حسد، کینہ، بغض، تکبر اور ریاکاری یہ قلب کی بیماریاں ہیں اور جس کا قلب ان بیماریوں سے محفوظ ہے یقیناً وہ تندرست ہے ایمان باللہ اور ایمان بالرسول کے تقاضے میں محبت الہی اور محبت مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا اس کے دل میں بسیرا ہے اب ایسے شخص کے اعضاء بھی سلامت رہیں گے جب حسد و کینہ اور بغض وغیرہ امراض قبیحہ سے محفوظ و مامون

ہوگا تو اسکے اعضاء ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے جس سے انسانیت کے حسن کو گہنا جاسکے بلکہ اسکی جملہ حرکات و سکنات عزت و وقار کا سرچشمہ ہونگی اور اسکی ہر ادا دلربا اور ایمان کی مہک سے معطر ہوگی۔

قلب سلیم والے کا ہر کام اللہ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہوگا اور ایسا ہونا اس کے کامل الایمان ہونے کی نشانی ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ ، وَمَنَعَ لِلَّهِ وَ أَحَبَّ لِلَّهِ وَ أَبْغَضَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۵۵۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۵۰
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۵۷۵)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۵۵
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳
قال الترمذی:	هذا حدیث (فكر) حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۱
قال الالبانی:	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۴۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۱۲
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۰۲۸)		جلد ۳	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	حسن		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۷

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے اللہ کیلئے دیا اور اللہ کیلئے منع کیا اور اللہ کیلئے محبت کی اور اللہ کیلئے بغض کیا تو یقیناً
ایسے آدمی کا ایمان مکمل ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کیلئے ہر کام کرنا بڑا محمود ہے یہ آدمی کے سعید ہونے کی نشانی ہے اور خالق
و مالک ایسے آدمی سے راضی ہوتا ہے یہ سعادت اسے ہی ملتی ہے جس کا دل صحیح ہوا کرتا ہے ہاں
جس کا دل صحیح ہے اس کے اعضاء کی حرکات بھی صحیح سمت میں حرکت کرتے ہیں۔

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۶۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۱۴
قال الحاکم:	علی شرط البخاری و مسلم		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۵۸
قال الالبانی:	وهذا اسناد حسن		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۰
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۰۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۹۴



عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ
يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ "عَلَى مَنْ
سَهَّلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعْبُدَ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ
وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمِ
جَنَّةٍ" وَالصَّدَقَةَ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي
جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يِعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا
أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ
الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَا
كِ ذَلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَآخَذَ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكَلْتُكَ أُمَّكَ وَهَلْ يَكْبُ
النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ السِّنْتِهِمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ "صَحِيحٌ".

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے آگ سے دور کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے بہت بڑے عمل کے بارے میں سوال کیا ہے اور یقیناً وہ (عمل) آسان ہے اس آدمی پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۲۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۱۱)	جلد ۸	صفحہ ۳۹۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۹۱۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۱۶۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائے
 اور تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے
 اور رمضان کے روزے رکھے
 اور بیت اللہ کا حج کرے۔

پھر آپ نے ان (حضرت معاذ بن جبل) سے فرمایا:

کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازوں کی طرف راہنمائی نہ کروں؟
 روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے۔

اور صدقہ گناہ (کی آگ) کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔
 اور آدمی کا نماز پڑھنا رات کے وسط میں (یعنی نماز تہجد ادا کرنا)
 پھر آپ نے قرآن کی تلاوت

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مِنْ شَرُوعٍ كِي اَوْر يَعْلَمُونَ تَتَك پھر ارشاد فرمایا
 کیا میں تمہیں راس الامر اور اس (دین) کے ستوں اور اسکی کہان کی چوٹی کی خبر نہ دوں؟
 میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

راس الامر اسلام ہے

اور اس کا ستون نماز ہے

اور اسکے کہان کی چوٹی جہاد ہے

پھر ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کی خبر نہ دوں؟
میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور خبر دیجئے)
پس آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی پھر فرمایا اس کو اپنے تک رو کے رکھو۔
میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کیا ہم پکڑے جائیں گے ان باتوں سے جو ہم
بولتے ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تیری ماں تجھے کھوئے

لوگوں کو (قیامت کے دن) آگ میں ان کے چہروں کے بل یا نتھنوں کے بل نہیں
گرائے گی مگر ان کی زبانوں کی کاشت

-☆-

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری
دیتے ہیں اور اپنا مدعا عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایسا عمل بتا دیجئے
جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آگ سے دور کر دے یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام جنت
نصیب ہو پروردگار عالم جل جلالہ اپنی رضا و خوشنودی کی سند عطا فرمادے اور جو مقام غضب الہی
ہے جہنم سے چھٹکارا مل جائے اللہ تعالیٰ کی غضب و ناراضگی سے نجات مل جائے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ تم نے ایک بہت بڑی
بات کے بارے میں استفسار کیا ہے واقعی بات بہت بڑی ہے جس عمل سے نجات ابدی مل
جائے عذاب الہی سے چھٹکارا مل جائے اللہ کی خوشنودی نصیب ہو اور پروردگار کی ناراضگی سے

بچ جائے یقیناً وہ عمل بہت اہم ہے لیکن جس خوش نصیب کیلئے اللہ الکریم یہ آسان کر دے اس کیلئے واقعی یہ آسان ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق یاوری کرے تو کوئی کام صعب و مشکل نہیں۔ پروردگار عالم جل جلالہ کی رحمت شامل حال ہو تو بڑی سے بڑی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کام ہو جاتے ہیں بظاہر جس کے وقوع سے ناامیدی ہو وہ بھی ہو جایا کرتا ہے۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند امور کا ذکر کیا ان میں سے کچھ فرائض ہیں کچھ نوافل اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا :

عبادت:

عبادت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور بنی نوع انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عبادت کسے کہتے ہیں۔

علامہ محمد طاہر الیٹنی عبادت کا معنی لکھتے ہیں

العبادة : الطاعة او المعرفة۔

عبادت اطاعت یا معرفت کو کہتے ہیں۔

کیا ہر اطاعت یا معرفت کو عبادت کہیں گے؟

ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم ہے۔

(۱) مجمع بحار الانوار ۳/۵۱۲

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ.

اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔

بدیہی بات ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عبادت نہیں کہہ سکتے۔

ابو اسحاق الزجاج لکھتے ہیں

مَعْنَى الْعِبَادَةِ فِي اللُّغَةِ الطَّاعَةِ مَعَ الْخُضُوعِ.

لغت میں عبادت کا معنی ایسی اطاعت ہے جس میں عاجزی ہو۔

علامہ بیضاوی اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں

الْعِبَادَةُ : أَقْصَى غَايَةِ الْخُضُوعِ وَالتَّذَلُّلِ. ۲

عبادت انتہا درجہ کی عجز و انکساری کو کہتے ہیں۔

انتہا درجہ کی عجز و انکساری کیا ہے؟

فرمانبردار بیٹا اپنے باپ سے انکساری سے پیش آتا ہے۔ ایک لائق شاگرد اپنے استاد

کے سامنے عاجزی سے بیٹھتا ہے۔ تو کیا اسے عبادت کہیں گے؟ ہرگز نہیں۔

ایک مخلوق دوسری مخلوق سے انکساری تو کر سکتی ہے لیکن حد درجہ کی انکساری نہیں ہو سکتی

کیونکہ شعور میں یہ بات موجود ہے کہ یہ بھی تو مخلوق ہی ہے۔ اس کا وجود بھی کسی ذات کا محتاج ہے۔

(۱) معانی القرآن و اعرابہ ۱/۳۸ دار الحدیث القاہرہ ۱۹۹۴ء

(۲) تفسیر البیضاوی ۱/۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۵ء

تفسیر المنظر ۱/۹ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

ہاں وہ ذات جو غیر محتاج ہو واجب الوجود ہو اسکی بارگاہ میں انکساری عبادت کہلائے گی بلکہ اسکی اطاعت، اسکی تعظیم اور اسکی حمد بھی عبادت کہلاتی ہے۔ وہ بد بخت آدمی جو کسی محتاج کو غیر محتاج سمجھ لے اور کسی ممکن الوجود کو واجب الوجود جانے تو اس بد بخت کا اس نظریہ سے انکساری کرنا یا اطاعت کرنا عبادت کہلائے گا۔ مفسر قرآن علامہ ابن جریر طبری اسی مفہوم کو واضح کرنے کیلئے لکھتے ہیں:

وَتَاوِيلُ قَوْلِهِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ : لَكَ اللَّهُمَّ نَخْشَعُ وَنَذِلُّ وَنَسْتَكِينُ إِقْرَاراً
لَكَ يَا رَبَّنَا بِالرَّبُوبِيَّةِ لَا لِغَيْرِكَ ۱

ایاک نعبد کا معنی ہے: اے اللہ! آپ کیلئے ہم عجز کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کیلئے ہی فروتنی اور انکساری کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! یہ سب کچھ آپ کیلئے ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے کرتے ہیں آپ کے غیر کیلئے نہیں۔

ان ساری باتوں کا ما حاصل یہ ہے کہ

کسی ذات کو واجب الوجود، مستقل بالذات اور غیر محتاج ماننا اسکی اطاعت کرنا یا اسکی تعریف و تعظیم کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

نعمتِ ایمان سے معمور شخص جب بھی اللہ کا حکم مانتا ہے تو اسے واجب الوجود جان کر مانتا ہے۔ جب بھی اسکی حمد بیان کرتا ہے تو مستقل بالذات مان کر اور جب بھی اسکی تعظیم کرتا ہے تو غیر محتاج یقین رکھ کر۔ اس مرد مومن کا یہ سب کچھ کرنا عبادت کہلاتا ہے۔

(۱) جامع البیان ۱/۱۰۳ ادار فکر بیروت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء

شُرک:

اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کسی کو واجب الوجود، مستقل بالذات، غیر محتاج جان کر اسکی تعظیم کرنا اسکا حکم ماننا شرک کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ.

بیشک اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ جسکی چاہے مغفرت فرمادے۔

اس جگہ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً سے مراد افرال شہادتین ہے یعنی زبان قلب و قالب کہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

کلمہ طیبہ جب تک زبان سے ادا نہ کیا جائے کسی کو مسلم نہیں کہہ سکتے کسی کے مسلم و مومن ہونے کیلئے شرط ہے کہ وہ دل سے اللہ کی واحد نیت کا قائل ہو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہو اور زبان سے بھی اس کا اقرار کرے۔

ایک مرتبہ تو اس کلمہ طیبہ پڑھنا فرض ہے بلکہ ایمان کی شرط ہے پھر اس کے بعد زندگی بھر اس کا تکرار ہوتا رہے تاکہ تجدید ایمان ہوتی رہے اور اس کلمہ طیبہ کے ثمرات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔

تُقِيمُ الصَّلَاةَ:

صلوة (نماز) مومن کی پہچان ہے۔ صلوة کے بغیر مومن کو سکون و قرار نہیں جب تک یہ بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز نہ ہو جائے اس وقت تک اسکی روح کو سکون نہیں ملتا۔ پس صلوة قرب الہی کا ذریعہ ہے۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أَعِيدُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ إِنَّهَا سَتَكُونُ أَمْرَاءَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكُذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقَهُمْ بِكُذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرُ عَلَيَّ الْحَوْضَ .

يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقٌ رَقَبَتَهُ وَمُؤَبِّقُهَا .

يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ .

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۲۳) جلد ۵ صفحہ ۹

قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۲۰۸۱۹) جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۵

المستدرک رقم الحدیث (۶۰۸۴) جلد ۴ صفحہ ۲۰۶



ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے کعب بن عجرۃ!

میں تجھے سفہاء کی حکومت کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہاں عنقریب سفیہ حکمران ہوں گے جس شخص نے ان سے راہ و رسم رکھا ان کے ظلم و عدوان پر ان کی اعانت کی اور

۴۴۹ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۱۱۸ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۵۲۲۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۴۴۵ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۹۲۶۳)	مجمع الزوائد
		رواہما رجال اصحیح	قال المحقق:
۴۷۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
		اسنادہ قوی	قال المحقق:
۶۶۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۶۸)	الترغیب والترہیب
		رواہ ابویعلیٰ باسنادہ صحیح صحیح	قال المنذری: وقال المحقق:
۳۷۵ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۳۳۵)	شرح مشکل الآثار
		اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	قال المحقق:

ان کے جھوٹ کو سچ کہا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میری بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے نہ ان ظالم و سفیہ حکمرانوں سے راہ ورسم رکھا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد و اعانت اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا وہ خوش قسمت مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض کوثر پر میری خدمت میں حاضر ہوگا۔

اے کعب بن عُجرہ! صلاۃ قرب الہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک اطاعت الہی کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے دوسرا اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اے کعب بن عُجرہ! جو گوشت حرام سے پرورش شدہ ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں صلاۃ کو قرب الہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قرب الہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شان رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو صلاۃ کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قرب الہی کی چاشنی سے بہرور ہے۔

تَوْتِي الزَّكَاةَ:

زکاۃ بنائے اسلام ہے۔ اسلام کی حسین جمیل عمارت جن ستونوں پر استادہ ہے ان میں ایک زکاۃ ہے زکاۃ ادا کرنے والا اپنے دین و ایمان کا محافظ ہوا کرتا ہے اور زکاۃ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔



عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُوحَّدَ اللَّهُ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَابْتِئَاءَ الزَّكَاةَ
وَصِيَامَ رَمَضَانَ وَالْحَجَّ.

صحيح البخارى	رقم الحديث (٨)	جلد ١	صفحة ٢٨
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (١٥٨)	جلد ١	صفحة ٣٤٢
قال شعيب الارنؤوط: اساده صحيح على شرط الشيخين			
سنن الترمذى	رقم الحديث (٢٦١٨)	جلد ٢	صفحة ٢٤٥
قال الترمذى:	هذا حديث حسن صحيح		
صحيح سنن الترمذى	رقم الحديث (٢٦٠٩)	جلد ٣	صفحة ٣٤
قال الالبانى:	صحيح		
ارواء الغليل	رقم الحديث (٤٨١)	جلد ٣	صفحة ٢٢٨
قال الالبانى:	صحيح		
صحيح مسلم	رقم الحديث (١٦)	جلد ١	صفحة ٤٣
سنن النسائى		جلد ٨	صفحة ١٠٨
صحيح سنن النسائى	رقم الحديث (٥٠١٦)	جلد ٣	صفحة ٣٢٢
قال الالبانى:	صحيح		

۵۲۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۶۷۵)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۱۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶)	شرح سنۃ للبعوی
		هذا حدیث صحیح متفق علی صحته	قال البغوی:
۳۰۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۷۰۳)	مسند الحمیدی
۲۳۸ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	المعجم الکبیر للطبرانی
۵۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۰)	شعب الایمان للبیہقی
۲۸۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	شعب الایمان للبیہقی
۲۲۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۹۷۲)	شعب الایمان للبیہقی
۶۲ صفحہ	جلد ۳		حلیۃ الاولیاء
۳۳۰ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۶۶۸۲)	تحفۃ الاشراف
۲۲۰ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	تحفۃ الاشراف
۴۱ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۷۴۲۹)	تحفۃ الاشراف
۱۷ صفحہ	جلد ۳		الکامل (لابن عدی)
۱۵۹ صفحہ	جلد ۵		الکامل (لابن عدی)
۱۵۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۰۸)	صحیح ابن خزیمہ
۲۰۳ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۷۹۸)	مسند الامام احمد
		اسنادہ متقطع	قال احمد محمد شاکر:
۳۴۴ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۰۱۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاکر:
۲۹۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاکر:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

اللہ کی واحدیت، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا، صلاۃ قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا ہے۔

زکاۃ کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی قابل

غور ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ.

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۴۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۳۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۴
وقال الذهبي:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۷
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۷۱۹)		جلد ۲	صفحہ ۳۱۸
قال الالبانی:	حسن		
التمہید		جلد ۲	صفحہ ۲۱۲
اتحاف السادة المتقين		جلد ۴	صفحہ ۱۰۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو اپنے مال کی زکاۃ ادا کر دے تو تو نے جو تجھ پر لازم تھا اس کو پورا کر دیا۔

زکاۃ اپنے مال سے سال کے بعد ۴۰ واں حصہ نکالنا ہے سال کے بعد یہ معمولی چیز ہے لیکن اس کیلئے جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت کے بغیر زکاۃ بھی مشکل نکلتی ہے ہاں جو مرد مومن خوشدلی سے زکاۃ ادا کرتا ہے گویا اس پر جو حقوق مالیہ تھے وہ ان کی ادائیگی سے فارغ ہو چکا ہے۔ اللہ رب العزت ہر مسلم کو دین حق کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

وَتَصُومَ رَمَضَانَ:

اہل ایمان بڑی خوشدلی سے رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں وہ پورا سال اس سعادتوں سے لبریز ماہ کا انتظار کرتے ہیں اہل ایمان کی سحری و افطاری کا اہتمام ان کی اندورنی خوشی و جذبہ ایمانی کو اجاگر کرتا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی روزہ کی اہمیت کو کیسے بیان کرتا ہے

ملاحظہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ احْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض ہے اور میں نے تم پر اس کی راتوں کا قیام سنت قرار دیا پس جس نے رمضان المبارک میں دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا حصول ثواب کیلئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک و صاف ہوگا جس دن وہ اپنی ماں سے پیٹ سے باہر آیا تھا۔

-☆-

سبحان اللہ! حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت پر کس درجہ مہربانی ہے یہ آپ ہی کی نظر کرم کا فیض ہے کہ بندہ رمضان کے روزے رکھے اور اسکی راتوں کو قیام کرے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ انسان خود سوچے وہ روزانہ کتنے گناہ کرتا ہے

المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۲

اس سے کس قدر معصیتیں سرزد ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں پر نافرمانیاں کیے جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اس درجہ شفقت فرمائی کہ اگر وہ رمضان کے روزے رکھ لے اور حصولِ ثواب کیلئے اس کی راتوں کو صلاۃ التراويح ادا کرے تو وہ گناہوں سے اپنی پیدائش کے دن کی طرح پاک و صاف ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرَفْتُ وَلَا يَصْحَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُءٌ وَصَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرِحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۹۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۶
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۸۳۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۴۴۸
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۱۳۴)	جلد ۷	صفحہ ۶۰۱
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۶
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۰
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۵
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۳
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۳۴۰۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۲۹
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۹۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۵۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۶۷۹)	جلد ۷	صفحہ ۴۱۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۶
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۸۵۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۰۱
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۲۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۱۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۰۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۲۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۰
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فرزند آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزے کے یہ روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء میں دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ بے ہودہ بات نہ کرے اور نہ کسی کو درشت طریقے سے پیش آئے اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو اسے چاہے کہ وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزاہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ کی افطاری سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے اس ملاقات سے خوش ہوگا۔

سبحان اللہ! ایک روزہ دار کیلئے کتنی بڑی بڑی نویدیں ہیں اللہ الکریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت کو جس انداز سے نوازتا ہے اگر یہ امت ساری زندگی اس کے شکرانے میں سر بسجود ہو کر گزار دے تو حق شکر ادا نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا روزہ میرے لیئے ہے اور اسکی جزا میں دوں گا کتنا پر کیف ارشاد ہے جو روزہ رکھتا ہے اس ارشاد کو سن کر اس کی اندرونی کیفیت کا عالم کیا ہوگا جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہو جائے اور پھر یوں راضی ہو کہ فرمائے اس کے اس عمل کی جزاء میں دوں گا اب اس

روزہ دار کو کس چیز کی ضرورت رہ جاتی ہے۔ ویسے ہر عمل کی جزا اللہ ہی عطا فرماتا ہے لیکن روزہ کے بارے میں یہ فرمانا کہ اس کی جزا میں دو زکا بہت بڑی نوید ہے یعنی روزہ دار پر جب روزہ کی وجہ سے کرم ہوگا تو درمیان میں کوئی فرشتہ واسطہ نہیں ہوگا دینے والا اللہ ہوگا اور اپنے دست کرم سے دیگا۔

روزہ ڈھال ہے۔ ڈھال سے انسان دشمن کے وار سے بچ جاتا ہے جنگ کے دوران ڈھال انسان کو بچاتی ہے تو اللہ الواحد روزہ کو اہل ایمان کی ڈھال قرار دیا کہ تمہارے دشمن بے شمار ہیں دیکھے بھی اور ان دیکھے بھی ان سب سے بچاؤ کیلئے ان کے حملوں اور ان کے مکر و فریب سے بچنے کیلئے روزہ ڈھال ہے روزہ کی موجودگی میں ان کا کوئی وار کارگر ثابت نہ ہوگا بلکہ یہ اپنا سامنہ لیکر ناکام و نامراد واپس پلٹیں گے۔

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے یہ اہل ایمان پر روزانہ مختلف انواع حملے کیا کرتا ہے اس کے حملے بڑے اچانک اور اتنے گہرے ہوا کرتے ہیں کہ اگر اس کا حملہ ہو جائے تو بندہ کیلئے سنبھلنا مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ الکریم نے روزہ دار پر کرم کیا کہ روزہ کو اس کی ڈھال بنا دیا جس کے ہوتے ہوئے اس ازلی دشمن کے حملے ناکام جاتے ہیں وہ پورا زور لگا کر بھی آئے لیکن اخلاص و للہیت سے روزہ رکھنے والے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کی ڈھال یہ انسان کی بنائی ہوئی ڈھال یہ بندے کا بنا ہوا مدافعتی نظام خراب ہو سکتا ہے ناکارہ ہو سکتا ہے لیکن اللہ القادر کا دفاعی نظام اس کی عطا کردہ ڈھال کو کوئی نہیں توڑ سکتا روزہ کو پروردگار عالم جل جلالہ نے ڈھال بنایا ہے آئیے روزے رکھ کر اپنے آپ کو حفاظتی قلعہ میں لے آئیں اور جو اللہ کی حفاظت میں آجاتا ہے پھر وہ محفوظ ہی رہا کرتا ہے۔

قیامت کے دن جب پل صراط سے گزر ہوگا آتش جہنم خوب جوش میں ہوگی اس وقت اللہ الکریم کا کرم ہی بچائے تو بچا جاسکتا ہے ورنہ اس جہنم سے کون بچنے والا ہے۔ روزہ دار کو یہ نوید ہے کہ تیرے پاس ڈھال ہے اور جب تو پل صراط سے گزرے گا جہنم ہزار جوش میں آئے تیرے پاس اللہ کا حفاظتی نظام ہے تجھے جہنم کچھ نہیں کہہ سکتی بلکہ تو جہنم سے خیر و عافیت سے گزر جائے گا۔

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول اور آپ کا ہر فرمان سچا ہے بلکہ صداقت در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیرات لیتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سادا انداز میں روزہ دار کے شرف کو ذکر نہیں کیا بلکہ قسم سے ذکر کیا ہے پھر قسم کا انداز بھی جدا گانہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اس سے بڑھ کر اس کی اور کیا اہمیت ہو سکتی ہے اس قسم کے بعد جو بات بیان کی اس پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے بلکہ اگر زمین و آسمان اس پر قربان کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

لَخَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

بو سے انسان کو نفرت ہے کسی کے منہ سے بو نکلے اور دوسرا اس کو محسوس کرے تو اسے ناگواری ہوتی ہے لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی پر اللہ الکریم کا کتنا کرم ہے اور اللہ کو اس سے کتنا پیا ہے کہ اس کے منہ سے روزہ کی حالت میں نکلنے والی بو اللہ الطیب کو کستوری کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ:

روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت۔ اہل ایمان جانتے ہیں کہ روزہ دار پورا دن افطاری کے وقت کا انتظار کرتا ہے وہ لمحہ لمحہ گنا کرتا ہے تلخ دنوں میں تو افطاری کا انتظار بڑی شدت سے ہوتا ہے پھر افطاری کے وقت حسب استطاعت اہتمام اہل ایمان کی اندرونی خوشی کا اظہار کرتا ہے یہ خوشی یہ مسرت ایمان کی نشانی ہے اس خوشی سے ہر اہل ایمان واقف ہے۔

دوسری خوشی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت۔ جب تک بندہ مومن اس دنیا میں ہے اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں ہے جب وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا پھر اس کی ملاقات وحدہ لا شریک سے ہوگی جیسے روزہ دار افطاری کا انتظار کرتا ہے اسی طرح وہ دنیا سے رخصتی کے دن کا بھی انتظار کرتا ہے اسے اس دن جو مسرت و شادمانی نصیب ہوگی اس کو اس ناپائیدار دنیا کے ناپائیدار الفاظ میں کیسے بیان کیا جاسکتا ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ.

جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ یہ محبت طرفین سے ہے اے روزہ رکھنے والے سعید و فیروز بخت! اپنے مقدر پر ناز کر کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چاہت ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی ملاقات کا مشتاق ہے۔ اس ملاقات پر جو خوشی ہوگی اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو ملاقات سے بہرور ہو چکے ہیں۔

اللَّهُمَّ شَرَّفْنَا بِهَذِهِ السَّعَادَةِ الْعُظْمَى اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا لِقَائَكَ وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ.

تَحَجُّجُ الْبَيْتِ:

بیت اللہ کا حج کرنا اسلام کا پانچواں رکن ہے یہ جامع عبادت ہے اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو حج بیت اللہ نصیب فرمائے۔ حج بیت اللہ کی فضیلت و شرف کو سمجھنے کیلئے درج ذیل فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش نظر رہے۔

عَنْ مَاعِزِ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ "بِاللَّهِ وَحُدَّةٌ ثُمَّ حَجَّةٌ" مَبْرُورَةٌ تَفْضُلُ سَائِرَ الْأَعْمَالِ كَمَا بَيْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ إِلَى مَغْرِبِهَا.

حضرت ماعز تمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لانا پھر مقبول حج یہ حج باقی اعمال پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی مطلع الشمس (مشرق) کو اس کے مغرب پر ہے۔

حج بیت اللہ میں جو کہ تمام اعمال کا جامع ہے اس میں مال خرچ کرنا ہے حالت سفر ہے پھر ان سلے کپڑے (مردوں کا لباس) پہن کر زبان حال سے عرض کی جاتی ہے جسے مردہ کی کوئی خواہش نہیں ایسے ہی میری بھی کوئی خواہش نہیں اے اللہ! آج کے بعد اپنی رضا پر چلنے کی سعادت بخش دے مجھ سے اپنے نفس کی اتباع کرنے کی قوت چھین لے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نصیحتیں فرمائیں ان میں یہ پانچ فرائض تھے ان کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

(۱) مسند الامام احمد ۲/۳۴۲-المجتز الرابع صفحہ ۱۲۱۸ سنادہ جید

أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابِ الْخَيْرِ:

کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟ دروازے چیزوں کو داخل و خارج کیا جاتا ہے جس کے پاس دروازہ آجائے وہ سہولت اندر جاسکتا ہے اور اندر کے انعامات سے شاد کام ہو سکتا ہے۔ جس خوش نصیب کو خیر و بھلائی کے دروازوں کی خبر ہو جائے وہ جب چاہے خیر و برکت سے اپنا دامن بھر سکتا ہے۔

الصَّوْمُ جُنَّةٌ:

روزہ ڈھال ہے۔ یہ وہ مضبوط ڈھال ہے جسے شیطان قوتیں توڑ نہیں سکتیں جس کے پاس روزہ کی ڈھال ہے یعنی جو روزے رکھنے کا عادی ہے اس پر اللہ کا لطف و کرم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر رحمت ہے جس کے سبب وہ روزے رکھتا ہے ایسا خوش نصیب اس رزم گاہ حیا میں اپنی نعمت ایمان سلامت لے جاتا ہے اور شیطان کے دست برد کے محفوظ رہ کر تیری آخرت میں وقت گزارتا ہے۔

الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ:

صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ گناہ کرنے سے اللہ الواحد ناراض ہوتا ہے جس سے اس گناہ کرنے والے کے حصہ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے گناہ جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے اس کے حصہ کی آگ میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ صدقہ کرنے سے اللہ الکریم راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے اللہ کی خوشنودی نار جہنم کو بجھا دیتی ہے جیسے آگ کے الاؤ پر پانی ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے بشرطیکہ پانی آگ سے زائد مقدار میں ہو اسی طرح صدقہ

گناہ سے زائد مقدار میں ہو تو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اخلاص و للہیت سے کیا گیا کوئی بھی عمل رائگاں نہیں جاتا اس عمل کی بدولت اللہ الکریم اس کے حصہ کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ جب آگ بالکل سرد ہو جائے تو پھر اس کے لیے تعمیر جنت شروع ہو جاتی ہے جیسے جیسے نیکیاں کرتا جائے گا جنت کی تعمیر بڑھتی جائے گی۔

صَلْوَةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ :

نرم و گرم بستر چھوڑ کر اللہ القدیر کی بارگاہ میں صلاۃ التہجد کیلئے اٹھنا بہت بڑی سعادت ہے یہ سعادت توفیق الہی کے بغیر ناممکن ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہوتا ہے وہ رات کو اٹھ کر اس کی بارگاہ میں سجدے کیا کرتا ہے اسے کبھی قیام میں لطف آتا ہے تو کبھی رکوع میں کبھی سجدہ سے پر بہار ہوتا ہے تو کبھی استغفار سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَالَّذِينَ يَبْتُؤْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا.

وہ بڑے خوش نصیب ہیں جو رات اپنے رب کی بارگاہ میں سجدے کرتے اور قیام کرتے گزارتے ہیں انہیں رات کی گھڑیوں میں سجدوں کا یوں کیف آتا ہے کہ دنیا کی ساری نعمتیں اس کیف کے سامنے ہچھوٹی ہیں۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:

يُنزَلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥٠٩)	جلد ٥	صفحة ٢٩٩
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
سنن الکبری للبيهقي	رقم الحديث (٢٦٥٢)	جلد ٣	صفحة ٣
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٣٦٦)	جلد ٢	صفحة ١٦١
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
سنن الدارمی	رقم الحديث (١٣٤٨)	جلد ١	صفحة ٢١٢
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (٩٢٠)	جلد ٣	صفحة ١٩٩
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحيح على شرط الشيخين		
شرح السنن للبعقوى	رقم الحديث (٩٠)	جلد ١٠	صفحة ١٦٩
صحيح البخاری	رقم الحديث (٤٠٣١)	جلد ٢٥	صفحة ١٨٨ (كتاب التوحيد)
جامع الاصول	رقم الحديث (٢٠٩٤)	جلد ٥	صفحة ٥
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٥١٢٩)	جلد ١١	صفحة ٢٣

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔ رات کا نصف برکات الہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جو بن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

تختہ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا لامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْأَعْلَىٰ کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز
کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں
آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق
و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائف حضرت جنید بغدادی - رضی اللہ عنہ - کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس
نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنائیے اور سنائیے کیسی بیتی؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا
میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو
چندرکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بیان فرمایا تو قرآن کریم یہ آیت
تلاوت فرمائی: تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا خَفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۗ
ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں وہ اپنے رب کو (اسکے عذاب کے) خوف
سے اور (اسکے انعامات کی) امید سے پکارتے رہتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس
سے وہ اس کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ جو نعمتیں ان کیلئے چھپا کر رکھی گئی
ہیں جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ جزا وصلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

فہرست

5	انتساب	
17	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہر کام سے پہلے	1
29	ایمان باللہ	2
45	اللہ یکتا ہے	
50	اللہ صمد ہے	
54	اللہ حَیٌّ وَ قَیُّوْمٌ ہے	
56	اللہ علیم ہے	
61	اللہ کا کوئی بیٹا نہیں	
69	اللہ فَعَّالٌ " لِمَا یُرِیدُ ہے	
75	حضرت مجدد الف ثانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا قول	
77	ذات الہی میں غور و خوض منع ہے	
81		
87	ایمان بالرسول	3
91	رسولان کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والے صدیق و شہید ہیں	
93	ہر قوم کے لئے ایک رسول	
94	رسول قوم کی زبان میں	
96	تمام رسول مرد تھے	
97	بعض کو بعض پر فضیلت	
99	تمام انبیاء پر ایمان	
101	دنیا میں سب سے پہلے نبی	
111	ایمان بالقدر	4
131	علم الساعة	5

6	حیات النبی
135	
138	زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آج بھی ملائکہ و فرشتے سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں
141	زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آج بھی جہاں سے بھی درود شریف بھیجا جائے پہنچ جاتا ہے
143	زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس پر آج بھی فرشتہ مقرر ہے جو درود شریف بھیجنے والوں کا نام لے کر درود شریف پہنچاتا ہے
144	اسماع الخلاق
150	زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی سلام عرض کرنے والے امتیوں کا سلام خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں
154	زندہ و جاوید نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے مزارات میں نمازیں ادا فرماتے ہیں
7	علم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
157	
170	وسعت نگاہ نبوت
189	کل شی کا مشاہدہ
192	مشارق و مغارب کا مشاہدہ
195	موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر میں صلاۃ (نماز) پڑھتے ہوئے دیکھنا
197	فلاں کافر کہاں گر کر مرے گا
201	اس بات کا مشاہدہ کہ سرزمین عرب میں شرک نہ ہوگا
203	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر امتی شرک سے پاک ہوگا
206	ورقہ بن نوفل کی جنت کا مشاہدہ
210	اہل جنت اور اہل نار کے نام

213	سُنَّةُ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَرْكَهَهَا	8
215	نشان بندگی	
217	ہدایت یافتہ	
219	کامیاب و کامران	
221	انبیاء و صدیقین / شہداء و صالحین کی معیت میں	
223	جنتوں میں ابدالآباد تک قیام	
225	وصف ایمان سے متصف	
226	محبوب الہی	
227	ہمیشہ راہ ہدایت پر	
230	سنتِ رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بغیر دین نامکمل ہے	
233	حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا حرام کیا ہوا ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے	
236	رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا مطیع جنت میں داخل ہوگا	
238	حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہی فرق ہیں لوگوں کے درمیان	
243	حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی اطاعت کرنے والا اللہ کے عذاب سے نجات پانے والا ہے	
246	ایمان و اسلام حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی عطا و کرم نوازی سے ہے	
251	ایمان حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نظر کرم سے	
254	زمین کی تین قسمیں	
258	الإعتصام بالكتاب والسنة	
269	ختم نبوت	9
272	خَاتَمَ النَّبِيِّينَ	
283	ختم نبوت پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عہد و میثاق	
286	قصر نبوت کی آخری اینٹ	
290	الْعَاقِبُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)	

295	المُقَفِّی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)	
298	حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی نہیں ہے	
307	اخلاص و للہیت	10
310	اعمال صالحہ نیت صالحہ پر موقوف ہیں	
315	نشان بندگی	
318	قبولیت عمل کیلئے اخلاص شرط ہے	
321	فلاح پانے والا	
327	نفس کی تین قسمیں	
332	حلاوة الایمان	
334	ایمان کامل	
337	حسن نیت کے سبب قیام اللیل کا اجر و ثواب	
340	اخلاص کے سبب ایک نیکی کا اجر و ثواب سات سو نیکی تک	
345	حسن نیت سے خیوں کا مرتبہ پانے والا	
351	اخلاص کا فیض عام	
355	حسد و بغض سے پاک	
360	مستجاب الدعوات	
365	والدین کا خدمت گزار	
370	غنا کی دولت سے لبریز	
378	ہر عمل صالح کا اجر پانے والا	
383	امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و اعانت	
388	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں	
394	رزق کی دو قسمیں	
396	رحمت الہی سے لبریز	

398	اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں	
402	اللہ تعالیٰ کا محبوب	
404	حشر و شرنیتوں پر	
411	ظن الہی میں	
413	عذاب الہی سے محفوظ ابدی انعامات سے سرور	
419	اسلام	11
428	إِقْرَارُ الشَّهَادَتَيْنِ	
432	وَأَقَامِ الصَّلَاةَ	
436	أَيْتَاءِ الزَّكَاةِ	
438	حَجِّ الْبَيْتِ	
442	صَوْمِ رَمَضَانَ	
450	ارکانِ اسلام بجالانے والے کامل و جان محفوظ	
454	نارِ جہنم سے دور بہت دور	
459	شُرک	
461	امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرک سے بری	
475	دخولِ جنت	
483	ایمان اور اسلام سے متعلق چند احادیث مبارکہ	12

